اُردو

ضرب الامثال

پروفیسر نذیر احمد تشنہ

پروفیسر نذیر احمد تشنہ

مقبول اکیڈمی
سرکلر روڈ چوک اُردو بازار لاہور

اہلِ قلم ''بزمِ چنار'' کے نام

پیش لفظ

دیوار کی چنت میں اینٹیں اور زبان کی بنت میں حروف بنیادی اور ابجدی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو زبان کی اصطلاح میں حروف، حروف ابجد یا حروفِ تہجی کہلاتے ہیں۔ ان ہی حرفوں سے لفظ اور الفاظ سے جملے ترتیب پاتے ہیں۔ ''انسان کے منہ سے جو مختلف آوازیں یعنی طرح طرح کے حرف نکلتے ہیں۔ انہیں لفظ کہتے ہیں۔'' اہلِ زبان اپنی روزانہ کی بول چال میں جن سلیس موزوں اور مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہیں، اسے روزمرہ کہتے ہیں۔ روزمرہ کی ساخت میں حروف کی تعداد ۵۰ ہے، جو درج ذیل ہیں۔

'' آ ا ب بھ پ پھ ت تھ ٹ ٹھ ث ج جھ چ چھ ح خ د دھ ڈ ڈھ ذ ر رھ ڑ ڑھ ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک کھ گ گھ ل لھ م مھ ن نھ و ہ ء ی ے

اہلِ زبان اپنے روزمرہ میں ایسے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں، جن کے کچھ نہ کچھ معنی ہوتے ہیں اور ان کے کہنے سننے سے سننے والے کو کچھ نہ کچھ سمجھ آتی ہے، ایسے لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ بعض اوقات اہلِ زبان ایسے الفاظ بھی بولتے ہیں جن کے سننے سے کچھ معنی سمجھ میں نہیں آتے۔ ایسے الفاظ مہمل کہلاتے ہیں، جیسے روٹی کے ساتھ ووٹی، پانی کے ساتھ وانی۔ وغیرہ

کلمہ یعنی بامعنی، اسم، فعل اور حرف کی شکل میں ہوتا ہے۔ مہمل الفاظ بولنے میں کم آتے ہیں، زیادہ بول چال کلمہ یعنی بامعنی الفاظ ہی میں ہوتی ہے۔ بامعنی لفظ موضوع کہلاتا ہے۔ اگر موضوع کلام کا سننے والے کو پورا مطلب سمجھ میں آ جائے اور کسی بات کا انتظار باقی

نہ رہے تو اسے کلام تام یا مرکب مفید اور جملہ کہتے ہیں۔" لفظوں کے مجموعے کو جو با معنی ہوں، کلام کہتے ہیں۔ کلام جو سامع یعنی سننے والے کو پوری طرح سمجھ آ جائے، کلام تام اور اگر سننے والے کو پوری بات سمجھ میں نہ آئے اور انتظار باقی رہے تو اسے کلام ناقص یا مرکب غیر مفید کہتے ہیں۔"

کلام کی ایک قسم نثر ہے۔ اصطلاح فنِ ادب میں ایسے کلام کو نثر کہتے ہیں جس میں اوزان شعر میں سے کوئی وزن نہ ہو اور اس میں علم نحو کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ کلموں کی موزونیت، صحیح ترتیب اور درست باہمی تعلق کا علم، علم نحو کہلاتا ہے۔ کلام کی دوسری قسم نظم ہے۔ اصطلاح فنِ ادب میں ایسے موزوں کلام کو نظم کہا جاتا ہے۔ جو عروض کے مقررہ اوزان میں سے کسی وزن پر ہو، یعنی اس کلام موزوں میں ردیف، قافیے کا استعمال لازمی سمجھا جاتا ہے۔

کلمہ، کلام کو اہلِ زبان جب موزوں اور مناسب اسلوب میں اپنی معمول کی گفت گو اور تحریر میں استعمال کرتے ہیں تو اس اسلوب اور فصیح کلام کو روزمرہ کہتے ہیں۔ روزمرہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے "مجھے اکرم کی گفت گو سن کر بڑی حیرانی ہوئی کہ فہیم روز بروز کمزور ہو رہا ہے۔ چناں چہ میں راتوں رات کراچی پہنچ گیا۔ وہاں اس سے مل کر پتا چلا کہ اس کی آنکھ میں درد ہے۔ مگر اس کے باوجود، وہ بلاناغہ دفتر جاتا ہے۔"

روزمرہ میں محاورہ بڑا اہم ہے۔ محاورے کے لغوی معنی بات چیت کرنے کے ہیں، لیکن قواعد میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا مجموعہ، محاورہ کہلاتا ہے۔ محاورے میں مصدر اپنے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محاورے میں کسی قسم کا تصرف جائز نہیں سمجھا جاتا، تاہم مصدر کے تمام مشتقات استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ محاورے کے برمحل استعمال سے کلام میں حسن، زور، اثر، معنوی گہرائی، ایجاز اور

اختصار پیدا ہو جاتا ہے۔محاورہ کلام کا جزو بن کر اس میں جذب ہو جاتا ہے اور اگر اسے کلام سے الگ کر دیں تو وہ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے، مثلاً: اس کے آب و دانہ اٹھ جانے کے ساتھ ہی رشتہ داروں نے آنکھیں پھیر لیں۔اس کا دماغ آسمان پر تھا، جب میں نے اسے آڑے ہاتھوں لیا تو وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا۔وغیرہ

روزمرہ میں ضرب المثل کو بڑا اہم سمجھا جاتا ہے۔ضرب المثل کو اردو میں کہاوت، مقولہ اور مثل بھی کہا جاتا ہے۔داناؤں کی باتیں، حکیموں کے اقوال، اہل الرائے کے تجربات، ادبا کے جملے اور شعرا کے مصرعے ایک مسلمہ حقیقت کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں تو وہ ضرب المثال کے طور پر وجود میں آ جاتی ہیں۔ضرب المثل میں قرنوں کے تجربات، انسانی زندگی کے مشاہدات اور بزرگان سلف کے احساسات کا نچوڑ موجود ہوتا ہے۔اسی لیے کہا جاتا ہے کہ ضرب المثال ''طویل تجربات، لامتناہی مشاہدات، ناقابل تردید حقائق اور مسلمہ حکمتوں کا خزانہ ہوتی ہیں۔'' ہر زبان میں ماضی کے بے شمار قابلِ قدر واقعات، مشاہدات اور تجربات ضرب المثال کی شکل اختیار کرتے رہے ہیں، اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تجربات کے خزینے، حکمت کے زینے اور علم و ادب کے جوہر پارے ''ضرب المثال'' کسی قوم کی علمی و ادبی فصل کی حیثیت رکھتے ہیں، جن سے اس قوم کی ماضی کا کھوج لگایا جاسکتا ہے۔

ضرب المثل کے پس منظر میں کوئی کہاوت ہوتی ہے اور وہ کہاوت اپنے دامن میں بہت سے موضوعات کا جوہر سمیٹے ہوتی ہے۔ضرب المثل کی بنیاد میں کسی حکیم کی دانائی کا جوہر ہوتا ہے، جسے ایک جملے یا جملے کے ایک حصے میں سمو دیا جاتا ہے کہ ضرب المثل اپنی اساس میں کسی دانا کا قول لیے ہوتی ہے۔یہ مختصر الفاظ سنہری حروف میں لکھے اور جواہرات کی میزان میں تولے جاسکتے ہیں اور انہیں خیر الکلام من قلّ و دلّ کی ذیل میں رکھا جاسکتا ہے۔اس طرح نابغہ روزگار ہستیوں اور غیر معمولی انسانوں کی فکرِ رسا کے اخذ کردہ نتائج چند لفظی سانچوں میں ڈھل کر کہاوت وضع ہوتی ہے اور وہ زبانِ خلق کا درجہ حاصل کر لیتی

ہے۔ ''کہاوت کی بنیاد کسی مسلمہ حقیقت، تمثیل اور تلمیح پر ہوتی ہے۔''

اردو زبان و ادب کا دامن ضرب الامثال سے مالا مال ہے، ان سب کا احاطہ کرنے کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔ تاہم اردو ادب میں کثرت سے استعمال ہونے والے ضرب الامثال کو کتابی شکل دی گئی ہے۔ اس کا ایک مقصد ان اصطلاحات کو محفوظ کرنا ہے جو متروک ہوتی جا رہی ہیں۔ مثلاً: قرارداد لاہور، تحریک پاکستان میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ دیے سے دیا جلاتے چلو۔ قائداعظم کا فرمان سوا سولہ آنے درست ہے، دمڑی کی بڑھیا، ٹکا سر منڈائی۔ وغیرہ

اردو لشکری زبان ہے۔ مغلوں کے لشکر میں عربی، افغانی، ایرانی، ترکی اور ہندوستانی شامل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو زبان عربی، فارسی، ترکی اور ہندی زبان کے الفاظ سے ریختہ ہے۔ اردو ادب میں ان الفاظ کو استعمال کرنے کے لیے ان کی اصل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اردو حروف تہجی ہائے ہوز ''ہ'' عربی، فارسی میں ہے جب کہ اردو زبان میں شامل دیگر زبانوں میں نہیں ہے۔ اس لیے عربی، فارسی کے علاوہ جن الفاظ کا خاتمہ ہائے ہوز کی آواز پر ہو رہا ہو ان الفاظ کو الف کے ساتھ املا کرتے ہیں۔ مثلاً راجا، آریا، رکشا، ڈاکیا، ڈراما، پتا، اکھاڑا، چٹکا، چرکا، دھاگا، ٹیکا، میلا، میلا، پچھواڑا، بھٹا، اتھلا، گہرا، آرل، بچھڑا، بٹیرا، پلا، ٹکا، دیا، ہوا۔ وغیرہ

اردو میں ہائے ہوز کی طرح دو چشمی حروف بھی اپنی مستقل حیثیت، شناخت، اور پہچان رکھتے ہیں۔ اس لیے انھیں ایک مستقل حرف کے طور لکھا جاتا ہے۔ مثلاً: چودھری، کولھو، کمھار، تمھارے، گھٹا، گھن، چھوٹا، بدھ، پھل، اندھا، ادھ، دودھ، پچھلا، چھانٹ، چھوٹا، دلھا، دلھن،، پڑھنا، بانجھ، بوجھ، بوجھل، جھڑ، جتھا، اچھا، اچھلنا، اچھوتا، چھے، باچھیں، ادھر، ادھ، دھمکوں، بڈھا، ڈھاک، ڈھال، ڈھانچہ، گیارھواں، تیرھواں، بڑھاپا، بڑھیا، اوکھلی، برکھا، باگھ، بگھارنا، بکھی، چولھا، الھڑ، تمھیں، تمھارا، کلھاڑی،

جنھیں۔وغیرہ

اردو میں عربی فارسی کے الفاظ جن میں ہائے ہوز آتی ہے یا ان کا خاتمہ ہائے ہوز پر ہوتا ہے۔ان کا املا ہائے ہوز سے کیا جاتا ہے اور انہیں دو چشمی حرف بنانے سے دامن بچایا جاتا ہے۔مثلاً: خاتمہ، المیہ، دورانیہ، ریختہ، عامہ، بہرہ، زہرہ، قہوہ ہم، زہر، باہر، قہر، مہر، عہد ،بہار، اظہار، جہل، پہل، چہل، شہاب، غلّہ، ہوا، ہوش، ہلال۔وغیرہ اس جملے ''بکری کا دودھ دوہنا اور اسے بیگنیوں سے بچانا مشکل ہوتا ہے'' میں دودھ اور دوہنا اس فرق کو واضح کرتے ہیں۔مہنگی اور منہدی کو منہ کی طرح املا کیا جاتا ہے اور پرتال کو ''ر'' کے ساتھ، کیوں کہ یہ لفظ پرت ال ہے۔

اردو زبان میں واحد، جمع بناتے وقت بھی الفاظ کی بنیاد کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ہندی الفاظ کی جمع عموماً ''وں'' سے ،عربی الفاظ کی جمع ''ات'' لفظ کے آخر میں بڑھانے سے اور فارسی میں ''ہا اور ہائے'' لگانے سے بنتی ہے۔دیگر زبانوں کی جمع میں ہندی انداز ہی اختیار کیا جاتا ہے۔تاہم ان معروف طریقوں کے علاوہ بھی دیگر طریقے واحد سے جمع بنانے کے استعمال ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا اصولوں کو مدِنظر رکھ کر اردو ضرب الامثال کا انتخاب کیا گیا ہے۔ضرب الامثال میں الفاظ کی تقدیم وتاخیر کو معیوب نہیں سمجھا جاتا۔یہی وجہ ہے کہ ایک ہی ضرب المثل کئی حروف کے تحت دی گئی ہے۔ضرب الامثال ہمارے مشاہدات وتجربات کا نچوڑ ہوتی ہیں، اس لیے جلد ہی مقبولیت عامہ کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں اور ان کا مطالعہ ہماری دل چسپی کا باعث بن جاتا ہے۔

ہم اپنے اقوال کی صداقت ثابت کرنے کے لیے ضرب الامثال کا سہارا لیتے ہیں اور ان کو اپنے خیالات کی توثیق اور تشریح کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ضرب المثل کا استعمال اس انداز سے کیا جاتا ہے کہ اگر اسے اصل عبارت سے الگ بھی کر دیا جائے تو بھی

اس کی معنویت میں کوئی فرق نہیں آتا مثلاً: یہ لڑکا تو باپ سے بھی بڑھ بڑھ کر باتیں بناتا ہے۔اس پر تو یہی مثل صادق آتی ہے کہ بڑے میاں تو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ۔انھیں تو رات دن یہ لگی رہتی ہے کہ کسی طرح ان کا بیاہ ہو جائے۔ہاں صاحب! بلی کو خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں ضرب الامثال، فیروز اللغات، نوراللغات اور لغات نظامی سے انتخاب کیا گیا ہے۔باب اوّل میں ۸۵ ضرب المثل کے پس منظر میں کارفرما حکایات، تلمیحات اور تمثیلات بیان کی گئی ہیں۔باب دوم میں حروف ابجد کی ترتیب ضرب الامثال کو جملوں میں استعمال کر کے وضاحت کی گئی ہے۔باب سوم میں ضرب الامثال کو حروف تہجی میں ترتیب دے کر تشریح کی گئی ہے۔اس تدوین وتسوید سے اپنی نوعیت کا یہ نقش اوّل انتہائی معلوماتی بن گیا ہے، مولف کہاں تک اپنی کاوش میں عہدہ برآ ہوا ہے، آپ اردو ضرب الامثال کے مطالعے کے بعد ہی کچھ کہ سکیں گے۔

میرے زمانہ طالب علمی میں علم وادب کے حوالے سے دو نام مولانا محمد عبداللہ مرحوم اور پروفیسر بشیر احمد مغل بڑے اہم ہیں۔اُنھوں نے ہی میرے من میں اردو ادب کی جوت جگائی۔ایم فل میں پروفیسر ڈاکٹر محمد صدیق شبلی، پروفیسر اعجاز راہی مرحوم اور پروفیسر نظیر صدیقی مرحوم سے استفادہ کرنے کا موقع ملا جس سے ادب کی راہ پر گامزن ہونے کی تحریک ملی۔

اپنے رفقاء میں جو علم وعرفان کے درخشندہ ستارے ہیں اور ہر ایک اپنے فن میں یکتائے روزگار ہے۔ان میں پروفیسر رشید احمد قاسمی، پروفیسر مرزا فضل حسین، پروفیسر محمد امین مشتاق مرزا، پروفیسر نعیم اقبال مرزا، پروفیسر شاہد حسرت چودھری، ماسٹر علی اکبر، ڈاکٹر عطاالرحمٰن، پروفیسر عبدالرحمان، عتیق الرحمان اور خاور الصمد راجا کا بطور خاص ممنون احسان ہوں جن کی قدم قدم پر رفاقت میسر رہی۔ریحانہ، صائمہ، شازیہ، شبانہ، عائشہ اور میمونہ کا بھی شکرگزار ہوں جنھوں نے میری اس کاوش کو حتمی شکل دینے میں معاونت کی۔

اردو بازار لاہور، ایشیا کا سب سے بڑا کتابوں کا تجارتی مرکز ہے۔ اسے سب سے بڑا اشاعتی مرکز بنانے میں چند بڑے لوگوں کا تدبّر، حکمت، ذوق، فکر اور فن شامل ہے۔ ملک مقبول احمد بھی ان میں سے ایک ہیں۔ اشاعت کا "ابھی سفر جاری ہے۔" اللہ کرے یہ جاری رہے۔ موصوف نے بڑے بڑے ادیبوں اور شاعروں کی فکری اور شعوری کاوشوں کو کاغذی پیرہن دیا ہے۔ ان کی دیدہ زیب اشاعت سے مصنف کی آنکھوں میں چمک اور دل میں سرور پیدا ہوتا ہے اور وہ پھر سے قلم تھامے شعور و فکر کی راہوں پر چل نکلتا ہے۔

آخر میں جناب ملک مقبول احمد، مقبول اکیڈمی لاہور کا احسان مند ہوں۔ جنھوں نے اس کتاب کی تدوین کی تحریک پیدا کی اور طباعت کا بیڑا اٹھایا۔ الحمدللہ! اردو ضرب الامثال کی خوب صورت کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ابھی سفر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بخیر و خوبی اس سفر کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

الحمدللہ رب العالمین

پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ

☆......☆......☆

باب اوّل

اُردو ضرب الامثال

جب ایک یا دو جملے مدّت مدید سے کسی خاص موقعے پر استعمال ہوتے ہوں اور اپنے لفظی معنوں کے علاوہ کچھ اور معنی دیتے ہوں۔ بارہا تجربہ کرنے سے ان کی حقیقت اور ماہیت، درست ثابت ہو چکی ہو تو ایسے الفاظ کے مجموعے کو ضرب المثل کہتے ہیں۔ اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ضرب الامثال ہمارے مشاہدات اور تجربات کا نچوڑ ہوتی ہیں۔ چوں کہ ان کا پس منظر بڑا دل چسپ اور سبق آموز ہوتا ہے، اس لیے وہ زبان زدِ خواص و عوام ہو کر مقبولیتِ عامہ حاصل کر لیتی ہیں۔

بعض ضرب الامثال اپنے اندر تاریخی واقعات پوشیدہ رکھتی ہیں، اس لیے ان کا کھوج بڑا دل چسپ رہتا ہے۔ بعض ضرب الامثال کے پس منظر میں داناؤں کے قول، حکماء کے تجربے، ادباء کے فقرے اور شعراء کے جملے کارفرما ہوتے ہیں، وہ مقبولیت کی سند حاصل کر لیتے ہیں، اور خالی از دل چسپی نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ ضرب الامثال ہر زبان میں پائی جاتی ہیں اور شوق سے پڑھی جاتی ہیں۔

اردو ادب کا دامن ضرب الامثال سے مالا مال ہے۔ اس کے لیے کئی دفتر درکار ہیں، ان میں سے اپنی پسند کا ذخیرہ یک جا کرنے کی سعی کی ہے۔ جن کا مطالعہ زبان کی معلومات عامہ اور ادب کی واقفیت تامہ کا سبب بنے گا۔

ضرب المثل میں الفاظ کی تقدیم و تاخیر درست ہے، تاہم محاورے کی طرح مصدر کے تمام مشتقات کا استعمال ناجائز ہے۔ باب اوّل میں ضرب الامثال کی تاریخی، علمی اور ادبی حیثیت معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو یقیناً دلچسپی کے علاوہ معلومات میں اضافے کا سبب بنے گی۔

۱۔ اِن شاء اللہ

اختر اور امجد پنجاب کے ایک بڑے قصبے میں رہتے تھے۔وہ دونوں دسویں جماعت تک ہم جماعت رہے تھے۔اب بھی خوشی ،غمی میں ایک دوسرے کے ہاں پہنچ جایا کرتے تھے۔ایک دن نہر والے پل پر دونوں کی ملاقات ہوگئی اور وہ وہاں چند لمحے رکے۔ اس دوران میں ان دونوں کے مابین جو گفت گو ہوئی ،وہ آپ کو بھی سناتے ہیں۔

اختر: امجد کہاں کے ارادے ہیں؟

امجد: بھئی! ساتھ کے گاؤں میں میلا مویشیاں لگا ہوا ہے وہاں رنگ رنگ کے مویشی آئیں گے۔میں بھی بیلوں کی جوڑی خریدنے کے لیے جا رہا ہوں۔امید ہے وہاں سے مجھے اپنی پسند کے بیل مل جائیں گے۔

اختر: بھئی امجد! کہو، کہ ان شاء اللہ، مجھے اپنی پسند کے بیل مل جائیں گے۔

امجد: دیکھو اختر! روپے میری جیب میں ہیں اور رنگ رنگ کا جانور منڈی میں موجود ہے۔بھلا! اس میں ان شاء اللہ۔

اختر: ہاں ،ہاں! ہر حالت میں ان شاء اللہ کہو، یاد رکھو، جب تک اللہ کی مدد شامل حال نہ ہو تو کوئی شخص دم بھی نہیں مار سکتا۔

امجد: اچھا یار اختر! مجھے دیر ہو رہی ہے، میں چلتا ہوں ،پھر کبھی ملیں گے۔

امجد میلے میں پہنچا۔وہاں چند آدمی مل کر کیلے کھا رہے تھے۔انھوں نے اختر کو بھی دعوت دی ۔پہلے تو اس نے تکلف برتا اور پھر پر خلوص دعوت کو ٹھکرا نہ سکا اور ان کے ساتھ مل کر کیلے کھانے لگا۔ان لوگوں نے اپنے آپ کو سوداگر ظاہر کیا لیکن وہ نوسر بازوں کا گروپ

تھا، جنھوں نے کیلوں میں سرنج کے ذریعے نشہ آور دوائی ملا دی تھی۔ان کیلوں کے کھاتے ہی امجد کی حالت غیر ہونے لگی۔اتنے میں ایک ٹیکسی پاس آ کر رکی۔نوسر بازوں نے اسے ٹیکسی میں ڈالا اور قریب کے شہر میں ایک کلینک پر لے گئے۔انھوں نے ڈاکٹر کو بتایا کہ یہ ہمارا آدمی ہے، میلے میں کچھ کھایا ہے اور اس سے اس کی حالت بگڑتی جا رہی ہے۔ڈاکٹر نے چیک کیا اور ایک نسخہ لکھ کر انھیں دیا کہ قریب کے سٹور سے فوری ٹیکے لے آؤ، اس نے کوئی زہریلی چیز کھائی ہے۔وہ ٹیکے لانے کے بہانے ایک ایک کر کر کے کھسک گئے اور امجد کو ڈاکٹر کے کھاتے میں ڈال گئے۔

ڈاکٹر نے دیکھا کہ وہ سارے ایک ایک کر کے رفو چکر ہو گئے ہیں تو اس کا ماتھا ٹھنکا۔چناں چہ وہ خود بھاگا بھاگا قریب کے سٹور پر گیا اور مطلوبہ ٹیکے لا کر مریض کی جان بچانے میں لگ گیا۔اس نے احتیاطاً پولیس کو بھی فون کر دیا۔پولیس آئی اور ڈاکٹر کی نیک نامی کی وجہ سے ابتدائی رپورٹ اور مریض کی تصویر لے کر چلی گئی۔ڈاکٹر کی سر توڑ کوششوں سے اگلے دن امجد کو ہوش آ گیا۔امجد نے اپنا اتا پتا بتایا اور ڈاکٹر نے ان کو فون کر کے اپنا مریض لے جانے کو کہا۔

امجد جب پوری طرح صحت مند ہوا تو ایک روز اختر سے ملنے کے لیے اس کے گھر گیا۔وہاں جا کر اس نے اختر کو بتایا کہ اس دن نہر والے پل کی ملاقات میں، میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میلے سے دو بیل لینے جا رہا ہوں۔

اختر: ہاں! پھر کیا ہوا؟

امجد: میں ان شاء اللہ میلے میں پہنچا۔وہاں کچھ نوسر باز تھے،انھوں نے دھوکے سے مجھے زہریلے کیلے کھلا دیئے۔میری زندگی تھی کہ ان شاء اللہ وہ مجھے ایک کلینک پر چھوڑ گئے اور میری جیب سے سارے پیسے نکال کر لے گئے۔اس طرح میں ان شاء اللہ بیلوں کی جوڑی نہ خرید سکا،لیکن اس سے مجھے ایک سبق مل گیا ہے کہ کسی کام کے کرنے کے دعوے میں پہلے ان

شاء اللہ ضرور کہہ لینا چاہیے۔

اختر: ہاں بھئی! اس سے کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اپنے دعووں میں ان شاء اللہ، کوئی بھی نعمت کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا اور کھانے، پینے کے بعد الحمد للہ کہنا چاہیے۔ اچھی اچھی چیز کو دیکھ کر سبحان اللہ اور بڑی چیز کو دیکھ کر اللہ اکبر کہنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

امجد: اختر! آپ نے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں بتائی ہیں، میں اِن شاء اللہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

۲۔ آب آمد تیمّم برخاست

ایک اعرابی صحرا میں خیمہ زن ہوا اور اونٹ کو خیمے کے باہر بٹھا دیا۔ موسم قدرے سرد تھا۔ مگر صحرا کی ہوا اسے اور بھی ٹھنڈا بنائے جا رہی تھی۔ آدھی رات کے وقت سردی اونٹ کے لیے نا قابل برداشت ہوگئی۔ چناں چہ اونٹ نے مالک سے درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو وہ گردن خیمے کے اندر کر لے۔ مالک ''شتر کینہ'' سے آگاہ تھا۔ اس لیے اس نے اونٹ کو گردن خیمے کے اندر کرنے کی اجازت دے دی۔ تھوڑی دیر کے بعد اونٹ نے پھر درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو اگلی ٹانگیں خیمے کے اندر کر لے۔ مالک نے اجازت دے دی۔ ابھی تھوری ہی دیر گزری تھی کہ اونٹ نے پھر عرض کی کہ آقا اگر اجازت ہو تو پچھلی ٹانگیں بھی اندر کر لے۔ آقا نے اجازت دی۔ اب کی بار اونٹ خیمے کے اندر تھا اور مالک دیکھ رہا تھا کہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ اونٹ جب بیٹھا تو مالک خیمے سے باہر تھا۔ اس سے مثل مشہور ہوئی کہ آب آمد تیمم برخاست۔

۳۔ آبِ حیات

حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت خضرؑ کا واقعہ قرآن مجید میں ہے۔ اللہ تعالےٰ

نے وحی کے ذریعے حضرت موسیٰؑ کو بتایا کہ ایک تلی ہو مچھلی لے کر ساحل سمندر کے ساتھ چلتے جاؤ۔ جہاں مچھلی چھلانگ لگا کر سمندر میں کود جائے، وہاں آپ کی ملاقات حضرت خضرؑ سے ہو جائے گی۔

ملاقات کے بعد حضرت موسیٰؑ، ان کا صحابیؓ اور حضرت خضرؑ کا کارواں چل دیا۔ چلتے چلتے راستے میں ایک دریا آیا۔ وہاں ایک کشتی موجود تھی۔ تینوں نے اس میں بیٹھ کر دریا عبور کیا اور جب یہ قافلہ ساحل پر اترا تو حضرت خضرؑ نے اُس کشتی کے چند تختے اکھاڑ کر دریا میں پھینک دیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضرؑ کی اس حرکت پر سخت حیران ہوئے۔ آپ نے پوچھا اے رفیق معزز! یہ کام آپ نے کیوں کیا؟ حضرت خضرؑ نے کہا کہ اگر میرے ساتھ سفر کرنا ہے تو میرے کسی کام پر باز پرس نہیں کرنی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال نہ کرنے کا وعدہ کر لیا۔

یہ کارواں آگے بڑھا تو آگے سے ایک لڑکا ہنستا کھیلتا آتا ہوا دکھائی دیا۔ حضرت خضرؑ نے اُسے اٹھا کر زمین پر دے مارا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ حضرت موسیٰؑ سے نہ رہا گیا۔ آپؑ نے غصے سے خضرؑ کی طرف دیکھا اور پوچھا رفیق مکرم! اس لڑکے کو ناحق کیوں قتل کیا؟ حضرت خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا کہ آپؑ نے پھر سوال کر دیا۔ اس پر حضرت موسیٰؑ نے آئندہ سوال نہ کرنے کا دوبارہ وعدہ کیا۔

یہ قافلہ پھر سے رواں دواں ہو گیا۔ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ آگے ایک بستی آ گئی۔ خضرؑ ایک ٹوٹی پھوٹی دیوار کے پاس کھڑے ہو گئے اور اس دیوار کو از سرِ نو تعمیر کرنا شروع کر دیا۔ دیوار کی مرمت کے بعد جب ستانے کے لیے بیٹھے تو حضرت موسیٰؑ نے پوچھ ہی لیا۔ رفیق محترم! اس بستی والے بڑے بد اخلاق ہیں، مہمانوں کو کھانے پینے کا نہیں پوچھتے اور آپ نے بلا اجرت ان کے ایک مکان کی گرتی ہوئی دیوار کو پھر سے بنا دیا۔

خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں

اور بے سبب کام کرتے دیکھ کر آپ بے صبرے ہو جاتے ہیں۔ بدیں وجہ اب ہماری رفاقت قائم نہیں رہ سکتی۔ لو سنو! میں نے کشتی میں چھید کیا کیوں کہ ایک ظالم بادشاہ وہاں پہنچنے والا تھا، جسے کشتی مطلوب تھی۔ جب وہ وہاں پہنچا تو ناکارہ کشتی کو چھوڑ گیا اور غریب مالک ایک دو تختے لگا کر دوبارہ کام میں لے آیا۔ لڑکا قتل کیا! وہ صالح والدین کا بیٹا تھا، اگر وہ زندہ رہتا تو لٹیا ڈبو دیتا۔ دیوار دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی، اس کے نیچے ان کے والدین نے ان کے لیے خزانہ دفن کر رکھا تھا۔ اگر ہم اس کی تعمیر نہ کرتے تو خزانہ بستی والوں کے ہاتھ لگ جاتا اور یہ محروم رہ جاتے۔ خضرؑ السلام علیکم کہہ کر چل دیئے۔

اس واقعے سے اردو ادب میں آب خضر، آب حیات، آب حیواں اور خضرؑ کی تلمیحات بنیں۔ خضرؑ کو دریا اور صحرا کا راہ بر مانا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت خضرؑ نے آب حیات پیا ہے اور آب حیات دنیا میں موجود ہے۔ اس سے ''خضر ملے'' کی ضرب المثل بنی جس کا مطلب ''مراد حاصل ہوئی، کامل رہنما مل گئے۔ کام بن گیا'' کہا جاتا ہے کہ جو آب حیات کے چشمے سے پانی پیتا ہے وہ امر ہو جاتا ہے۔

۴۔ آپ سے آئے، تو آنے دے

کہتے ہیں کہ ملا نصر الدین گھر آئے۔ بیوی سے پوچھا۔ ''نیک بخت! کیا پکا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مرغ پکا ہے۔ مرغ! پر آیا کہاں سے؟ ملا نے دوبارہ پوچھا۔ یہ تو مجھے پتا نہیں کہ کہاں سے آیا تھا، میں تو صرف اتنا جانتی ہوں کہ ہمارے صحن میں پھر رہا تھا، میں نے پکڑا، ذبح کیا اور بھون بھان کر رکھا ہے۔ بیوی نیک اختر نے جواب دیا۔

ملا نصر الدین نے سن کر ''لاحول ولاقوۃ اِلا باللہ'' پڑھا، نامعقول حرام کا مرغا، تکبیر پڑھنے سے حلال تو نہیں ہو جاتا۔ شرعی مسئلہ الگ ہے کہ عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا

حلال ہے کہ حرام! بیوی نے کہا کہ میں ان جھمیلوں میں نہیں پڑتی۔ میں نے بڑے چاؤ سے ہنڈیا پکائی ہے، گرم گرم چپاتیاں پکا رہی ہوں۔ کھاتے ہو تو کھاؤ، وگرنہ میں ساری ہنڈیا خود چٹ کر جاؤں گی۔ ملا نے معاملہ ہاتھ سے نکلتے دیکھا تو پوچھا! نمک مرچ تو اپنی ڈالی ہے بیوی نے کہا کہ باقی سب کچھ اپنا ہے۔ ملا نصرالدین نے کہا شوربا ڈالو! بیوی جب شوربا ڈالنے لگی تو ایک، دو بوٹی بھی ڈوئی میں آ گئی۔ ملا نصرالدین نے بیوی سے کہا کہ "آپ سے آئے، تو آنے دے۔"

اس وقت سے یہ ضرب المثل "آپ سے آئے، تو آنے دے۔" یعنی خود ہی بے بلائے آئے تو آ جائے۔ زبان زد عوام ہو گئی ہے۔

۵۔ آپ کا نوکر ہوں، کچھ بینگنوں کا نوکر نہیں

مشہور ہے کہ کسی راجا نے کہا کہ بینگن کیا خوب ترکاری ہے۔ ایک برہمن بولا مہاراج! یہ تو کنہیا روپ ہیں یعنی بینگن کی صورت کنہیا (ہندوؤں کا مشہور دیوتا) کی سی ہے۔ دوسرا بولا ان داتا! یہ تو چتر دھاری (ایک قسم کی بڑی چھتری جو بادشاہوں یا سادھوؤں کے سر پر رہتی ہے) ہے۔ پھر تیسرا بولا عالم پناہ! یہ سبزیوں کا راجا ہے، اس کے سر پر تاج ہے۔

دوسرے دن راجا بولے کہ بینگن کیا بدمزہ ہوتے ہیں۔ برہمن بولا کہ پرتھی راج! جب ہی تو ان کا منہ کالا ہے۔ دوسرا بولا مہاراج! جیسا اس کا ظاہر ہے ویسا ہی اس کا باطن ہے۔ پھر تیسرا بولا جہاں پناہ! ان شودروں کا بڑے گھروں میں کیا لینا دینا۔ راجا نے کہا کہ کل تو تم سب تعریف کرتے تھے اور آج مذمت کرتے ہو۔ انہوں نے یک زبان ہو کر کہا مہاراج! ہم آپ کے نوکر ہیں کچھ بینگنوں کے نوکر نہیں ہیں۔ یہاں سے یہ مثل "آپ کا نوکر ہوں کچھ بینگنوں کا نوکر نہیں ہوں۔" زبان زد عام ہوئی یعنی جس کو آپ پسند کریں گے، اس کی تعریف کروں گا جس کو آپ

ناپسند کریں گے اس کی مذمت کروں گا۔

۶۔ آٹا دال اُلّو بھی ہے

ایک سپاہی کسی بنیے کا قرض دار تھا اور اس سے خلاصی کی کوئی صورت نہیں نکلتی تھی۔ ایک دن اُسے ایک تدبیر سوجھی۔ اُس نے ایک اُلّو پکڑا، اُسے باز کی سی ٹوپی پہنائی اور ہاتھ پر بٹھا کر عمداً بنیے کی دکان کی طرف جا نکلا۔ بنیے نے جو دیکھا تو اُسے بلا لیا اور پوچھا یہ کون سا جانور ہے سپاہی نے کہا باز ہے۔ اُس نے اُس کے ایسے اوصاف بیان کیے کہ بنیا لوٹ ہو گیا۔ سپاہی بنیے کو چاٹ لگا کے چلتا بنا۔ بنیے نے سب سے باز کی قیمت دریافت کی، باز کی جو قیمت ہوتی ہے، وہی سب نے بتائی۔ بنیا اپنی جورو سے صلاح کر کے دوسرے دن سپاہی کے دروازے پر قرضے کی واپسی کے تقاضے کے لیے آ موجود ہوا۔ سپاہی نے کہا ابھی روپیا کہاں، جب باز فروخت ہو جائے گا تو میں اس وقت تمہاری رقم ادا کر دوں گا۔ بنیے کو باز لینا منظور ہی تھا، بولا اگر روپیا نہیں ہے تو باز ہی دے دو۔ سپاہی کے ذمّے جتنا قرض تھا، اس سے کچھ زیادہ دام باز کی قیمت ٹھہری۔ بنیے نے اپنا قرض منہا کر کے زائد رقم سپاہی کو دے دی اور باز لے کر گھر چلا آیا۔ گھر میں جورو نے جو اس کو دیکھا تو گالیاں دینے اور کہنے لگی کہ یہ تو اُلّو ہے اور سپاہی حرام زادے نے تجھے بھی اُلّو بنایا ہے۔ اُلّو تو نہایت ہی منحوس ہوتا ہے، جاؤ ابھی پھر آؤ۔ بنیا سپاہی کے دروازے پر پہنچا تا کہ اُسے اُلّو واپس کرے لیکن سپاہی مکان بدل کر کہیں اور جا بسا تھا۔ مجبور ہو کر بنیے نے جورو کی صلاح سے وہ اُلّو دکان پر رکھا کہ شاید کوئی آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا اس کو خریدے، اس کے بعد جو بھی شخص دکان پر آ کر پوچھتا کہ تمہاری دکان میں کیا کیا ہے تو بنیا کہتا آٹا، دال اور اُلّو بھی ہے۔ اس وقت سے یہ فقرہ ''آٹا، دال، اُلّو بھی ہے'' یعنی اچھائیوں کے ساتھ کچھ برائیاں بھی ہیں، مشہور ہو گیا۔

۷۔ آنکھوں کی سوئیاں رہ گئی ہیں

کہتے ہیں کہ سوداگر بچے کی دوستی کسی جادوگرنی سے ہو گئی۔ وہ اس کی بیوی کے نام سے

جلا کرتی تھی۔ ایک روز اس نے سوداگر کو سحر زدہ کر کے پورے جسم میں سوئیاں اتار دیں جس سے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ صبح کی نماز پڑھ کر نیک بخت بیوی نے میاں کی یہ حالت دیکھی تو وہ فوراً سوئیاں نکالنے میں مشغول ہو گئی۔ ہاتھ سے سوئیاں نکالنے میں تکلیف ہونے لگی تو اُس نے ہونٹوں سے نکالنی شروع کیں۔ تھوڑی سی سوئیاں نکالنی باقی تھیں کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ اس نے باندی سے کہا کہ میں ظہر کی نماز ادا کر لوں، اُس دوران میں تھوڑا سا کام باقی رہ گیا ہے، اب میری جگہ تو کام کر۔ باندی سوئیاں نکالنے لگی۔ بیوی ظہر کی نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ سوئیاں تمام نکال لی گئیں۔ سوداگر بچے کو ہوش آیا۔ اس نے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ بیوی اس کے پاس نہ تھی اور باندی اس کی خدمت کر رہی تھی۔ سوداگر سحر سے نجات پا کر اٹھ بیٹھا۔ اُس نے باندی کا ہاتھ چوما اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ بیوی جس نے پورے بدن کی سوئیاں نکالی تھیں وہ منہ دیکھتی رہ گئی اور باندی جس نے صرف آنکھوں کی سوئیاں نکالی تھیں وہ بازی لے گئی، گویا محبت اور ہمدردی اس کی ثابت ہوئی جس نے آنکھوں کی سوئیاں نکالی تھیں۔ سوداگر نے باندی کو بیوی بنا لیا اور بیوی کو باندی کی خدمت پر مامور کر دیا۔ اسی سے یہ ضرب المثل "آنکھوں کی سوئیاں نکالنی رہ گئی ہیں" مشہور ہوئی۔ یہ اس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی کام میں بہت کچھ محنت و مشقت ہو چکے، تھوڑی سی کسر باقی رہے۔

ع   جو بیٹھیں آنکھیں تو پلکیں بھی کوئی پل کی ہیں
رہی ہیں بس یہی آنکھوں کی سوئیاں باقی

(داغ دہلوی)

۸۔ اپنا اُلّو کہیں نہیں گیا

کہتے ہیں کہ کسی راجا کے یہاں کوئی گھوڑوں کا سوداگر آیا۔ راجا نے ایک لاکھ روپیا دیا کہ ہمارے لیے عرب سے گھوڑے لے آنا۔ سوداگر روپے لے کر چلا گیا۔ اسی شہر میں ایک

مورخ (تاریخ نویس) رہتا تھا۔اس نے جب یہ واقعہ سنا تو تاریخ میں لکھا۔''راجا اُلّو ہے۔''
راجا کو معلوم ہوا تو تاریخ نویس کو دربار میں بلایا اور پوچھا۔تم نے ''راجا اُلّو ہے۔'' کیوں لکھا ہے؟ تاریخ نویس نے جواب دیا کہ یوں ہی ناواقف آدمی کو ایک لاکھ روپے دے دینا اُلّو پن ہی تو ہے۔سوداگر پاگل نہیں کہ ایک لاکھ روپے گھر بیٹھ کر نہ کھائے اور آپ کو گھوڑا لا دے۔راجا نے کہا۔''اگر وہ گھوڑا لے آیا تو؟ مورخ نے جواب دیا۔پھر آپ کا نام کاٹ کر، اس جگہ سوداگر کا نام لکھ دوں گا۔لہذا اپنا اُلّو کہیں نہیں گیا، وہ تو اپنی جگہ ہی رہا۔یعنی کوئی نفع اٹھائے یا نقصان، ہم اپنے ٹکے سیدھے کرلیں گے۔

۹۔ ادلے کا بدلا

کہتے ہیں کہ ایک جنگل میں جنگل کا بادشاہ گرمیوں کے موسم میں استراحت فرمارہا تھا۔اسی درخت کے اوپر ایک گلہری رہتی تھی۔وہ درخت سے نیچے اتری تو اس کے پاؤں شیر پر پڑے۔اس نے اس کے جسم کو سبزہ زار کی طرح ملائم اور روح پرور محسوس کیا۔چناں چہ وہ مست ہو کر اس کے جسم پر لوٹنے لگی۔گلہری جب دو چار بار ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر لوٹی تو شیر نے اسے پنجے میں دبوچ کر کہا۔او گولڑ کی بچی! تجھے پتا نہیں' میں جنگل کا بادشاہ ہوں' تمھاری یہ جرأت! میں تجھے جان سے ماردوں گا۔
گلہری نے عاجزی سے جواب دیا۔بادشاہ سلامت! تقصیر ہوگی' میں اپنی غلطی کے لیے معافی کی خواستگار ہوں۔اگر آپ مجھے معاف کردیں تو ہوسکتا ہے کہ میں بھی کسی دن آپ کے کسی کام آسکوں۔شیر' گلہری کی باتیں سن کر ہنس دیا اور کہا' جا' تو بھی کیا یاد کرے گی۔کہ کس بادشاہ سے پالا پڑا ہے۔
خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی جگہ ایک شکاری نے شیر پکڑنے کے لیے جال پھیلایا اور

اس کے اندر ایک میمنے کو لا کھڑا کیا۔ شیر لالچ میں جال میں کود گیا اور جال میں گرفتار ہو گیا۔ گلہری یہ سب ماجرا دیکھ رہی تھی۔ وہ درخت سے نیچے اتری اور جال کو کترنا شروع کیا۔ چند ہی لمحوں میں گلہری نے جال کتر کر شیر سے کہا کہ بادشاہ سلامت! بندی نے جال کو کتر دیا ہے' تھوڑا سا زور لگائیے اور آزاد ہو جائیے۔ شیر نے ایسا ہی کیا اور جال سے خلاصی پانے میں کامیاب ہو گیا۔ شیر نے کہا۔ بے شک قدر کہتر اور قیمت بہتر۔

اس موقعے پر ادلے کا بدلا۔ نیکی کر دریا میں ڈال۔ کر بھلا' ہو بھلا' انت بھلے کا بھلا کی ضرب الامثال استعمال ہوتی ہیں۔

۱۰۔ اڑھائی دن کی بادشاہت

ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اس واقعے سے آگاہ ہیں کہ جب ہمایوں مغل بادشاہ شیر شاہ سوری کے ہاتھوں شکست کھا کر دریائے جمنا میں کود پڑا اور منجدھار میں غوطے کھا کر ڈوبنے لگا تو اس وقت نظام سقہ اپنا مشکیزہ لے کر دریا میں کود گیا اور ہمایوں بادشاہ کو ڈوبنے سے بچا کر دوسرے کنارے تک لے گیا۔ ہمایوں بادشاہ نے اُس سے خوش ہو کر اس سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ہندوستان کی بادشاہت دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اُسے اڑھائی دن کی بادشاہت عنایت کرے گا۔

خدا کا کرنا ایسے ہوا کہ شیر شاہ سوری کے انتقال کے بعد ہمایوں بادشاہ سوری خاندان سے چھینا ہوا تخت بازیاب کرانے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ اُس نے حسب وعدہ نظام سقے کو اڑھائی دن کی بادشاہت عطا کر دی۔ اس سے ''اڑھائی دن کی بادشاہ یا ڈھائی دن کی بادشاہت'' کی ضرب المثل بنی جس سے تھوڑے دنوں کی حکومت یا ناپائدار حکومت مراد ہے۔

نظام سقہ نے اپنی اڑھائی دن کی بادشاہت کے دوران میں اپنے مشکیزے کے

چمڑے کے گول روپے بنوا کر اس میں سونے کی کیل جڑ کر بطور روپیا چلایا۔ اس واقعے سے ایک دوسری تلمیح پیدا ہوئی۔ چام کے دام چلانا۔ اس محاورے سے جوتے کے زور سے حکومت کرنا اور جبراً کام لینا مراد ہے۔

۱۱۔ اصیل مرغی کی ایک ٹانگ

کہتے ہیں کہ کسی امیر زادے نے اپنے نوکر کو مرغی پکانے کا حکم دیا۔ نوکر نے مرغی پکائی تو اسے دیکھ کر اس کا جی للچانے لگا۔ چناں چہ اس نے نتائج سے بے پروا ہو کر ایک ٹانگ ہڑپ کر لی۔

نوکر نے کھانا' جب دسترخوان پر چُنا تو مالک یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ ڈونگے میں مرغ کی صرف ایک ٹانگ تھی۔ امیر نے دیکھ کر پوچھا کہ دوسری ٹانگ؟ نوکر نے عرض کی' حضور! اس کی ایک ہی ٹانگ تھی۔ امیر نے فرمایا' نامعقول! بھلا' کہیں مرغ کی ایک ٹانگ بھی ہوتی ہے؟ نوکر نے دوبارہ کہا کہ حضور! اس کی تو ایک ہی ٹانگ تھی۔

اگلے روز امیر' نوکر کے ساتھ بازار سے گزرا' تو اتفاقاً کوئی مرغ ایک ٹانگ اٹھائے کھڑا تھا۔ نوکر نے دیکھتے ہی' دست بستہ عرض کی۔ حضور! دیکھیے' اصیل مرغ کی ایک ٹانگ ہوا کرتی ہے۔

جب سے یہ مثل ''اصیل مرغ کی ایک ٹانگ۔'' مشہور ہو گئی ہے۔

۱۲۔ اکیلے دکیلے کا اللہ بیلی

کہتے ہیں کہ ایک جنگل میں ایک بڑھیا اور اس کے چار ڈاکو بیٹے رہتے تھے۔ بڑھیا بڑی آفت کی پرکالا تھی۔ وہ اندھی بن کر راستے میں بیٹھ جاتی اور آتے جاتے سے

بھیک مانگتی۔ جب بھی کوئی اکیلا دکیلا ادھر سے گزرتا تو بڑھیا اس کی حیثیت کا اندازہ کر کے زور سے صدا لگاتی ''اکیلے دکیلے کا اللہ بیلی۔'' مسافر سمجھتا' بڑھیا اس کی حفاظت کی اللہ سے دعا کر رہی ہے۔ حالاں کہ وہ اس صدا سے اپنے چار بیٹوں کو بتا رہی ہوتی کہ ایک اکیلا مسافر' جو صاحب حیثیت بھی ہے' اس راستے پر گام زن ہے۔

چاروں ڈکیت تھوڑی دور آگے جا کر اس اکیلے مسافر کا راستہ روک لیتے اور سب کچھ لوٹنے کے بعد اسے قتل کر کے اندھے کنوئیں میں ڈال دیتے۔ اس واقعے سے یہ ضرب المثل ''اکیلے دکیلے کا اللہ بیلی'' یعنی تنہا آدمی کا خدا ہی مددگار ہوتا ہے۔

۱۳۔ انگور کھٹے ہیں

کہتے ہیں کہ ایک لومڑی کسی باغ میں جا نکلی۔ باغ میں انگور کی بیل کے ساتھ انگور کے گچھے لٹک رہے تھے۔ انگور کے گچھوں کو دیکھ کر لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔ لومڑی نے بیل سے گچھوں کو توڑنے کے لیے اچھلنا شروع کیا۔ انگور بہت اونچے تھے' اس لیے لومڑی گچھوں تک نہ پہنچ سکی۔ لومڑی نے دوبارہ کوشش کی۔ اس بار وہ پہلے سے بھی زیادہ طاقت سے اچھلی لیکن پھر بھی ناکامی ہوئی۔ لومڑی تیسری بار پہلے سے بھی زیادہ زور سے کودی لیکن نتیجہ وہی رہا۔ لومڑی نے ایسا کئی بار کیا لیکن وہ انگوروں تک پہنچنے میں ناکام ہی رہی۔ آخر مایوس ہو کر اسے اپنی کوشش ترک کرنا پڑی۔ لومڑی اپنے دل کو تسلی دینے کے لیے یہ کہتی ہوئی کہ انگور کھٹے ہیں' چلتی بنی۔ یہ ضرب المثل اس وقت بولتے ہیں۔ جب کسی چیز کے حصول کی خواہش شدت سے ہو لیکن کوششوں کے باوجود اسے حاصل کرنے میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے۔

۱۴۔ اِندر کا اکھاڑا

کہتے ہیں کہ راجا اندر ہندوستان کی ایک ریاست کا حکمران تھا۔ ریاست کی آب وہوا بڑی خوشگوار تھی۔ ریاست کا امن وامان بھی مثالی تھا۔ یہاں کا ہر مرد وزن خوب صورت اور فارغ البال تھا۔ دن رات ہن برستا تھا۔ دوسری ریاستوں کے باسی اس ریاست کو رشک بہشت خیال کرتے تھے۔ اسی لیے راجا اندر کے بارے میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ وہ بہشت کا مالک ہے۔

راجا اندر کو ہندو رام کا اوتار خیال کرنے لگے۔ چناں چہ ریاست کی حسین لڑکیاں اس کے دربار کا نذرانہ قرار پایا۔ ہندو حسین لڑکیوں کو اس کے دربار سے دور رکھنے کو پاپ خیال کرتے تھے۔ چناں چہ حسین دوشیزائیں اس کے دربار کی زینت بننے لگیں۔ راجا اندر نے حسیناؤں کی باقاعدہ فوج بنالی۔ ان کو زرق برق لباس پہنایا جاتا اور راگ ورنگ کی تربیت دی جاتی۔ یہ خوب صورت لڑکیاں ہر وقت ''راجا اندر'' کے دربار میں محو رقص رہتیں۔ اس سے ہر گانے اور ناچنے والی راجا اندر کو اپنا ''پیشوا'' خیال کرتی ہے اور اس کے نام کی نذر و نیاز دیتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ راجا اندر بہشت کے مالک ہیں جن کے سامنے ہر وقت خوب صورت عورتیں محو رقص رہتی ہیں اور ناچنے گانے والی حسین دوشیزائیں ''اندر کے اکھاڑے'' میں جمع رہتی ہیں۔ اس سے یہ ضرب المثل زبان زد عوام ہے کہ اندر کا اکھاڑا۔ جب کسی امیر زادے کے اردگرد حسیناؤں کا جھمگٹا ہو اور اس کی دولت پر خوب صورت عورتیں منڈلاتی پھریں تو اس امیر زادے کو ''راجا اندر'' اور اس کے عشرت کدہ کو ''راجا اندر کا اکھاڑا'' کہا جاتا ہے۔ ہندو راجا اِندر کو بہشت کا مالک مانتے ہیں جس کے سامنے حوریں گاتی اور ناچتی ہیں۔ اِندر کا اکھاڑہ اس مقام کو بھی کہا جائے گا جہاں ثقافتی طائفے اپنے فن کا

مظاہرہ کر کے داد حاصل کریں۔

۱۵۔ اود بلاؤ کی ڈھیری

کہتے ہیں کہ دریا کے کنارے کی ایک بستی میں تین بھائی رہتے تھے۔ انہیں بستی والے اود بلاؤ کے نام سے یاد کرتے تھے۔ وہ قسمت کے جتنے بڑے دھنی تھے اتنے ہی عقل کے اندھے تھے۔ اود بلاؤ مل کر مچھلیاں پکڑتے تھے اور دریا کے کنارے ڈھیر لگاتے جاتے تھے۔ شام کو ہر ایک کا حصہ الگ الگ لگاتے۔ کوئی اُود۔ بلا۔ اُو (دریائی بلی) ایک ڈھیر سے دو چار مچھلیاں اڑا لیتی اس طرح ایک ڈھیری کم ہو جاتی۔ اس ڈھیری والا، پھر سے سب مچھلیوں کو ملا دیتا اور دوبارہ تقسیم کا مطالبہ کرتا۔ دوبارہ تقسیم ہوتی اور پھر وہی معاملہ ہوتا۔ اب دوسرا اود بلا اپنے حصے کو کم سمجھ کر سارے حصوں کا گڈمڈ کر دیتا۔ پھر از سر نو حصے لگاتے جاتے اور اس تقسیم کا انجام بھی وہی ہوتا۔ غرض کہ ان میں جھگڑا برابر ہوتا رہتا اور کسی طرح فیصلہ ہونے میں نہ آتا۔ اس سے یہ مثل ''اود بلاؤ کی ڈھیر'' مشہور ہوئی جس کا مطلب ہے بیوقوف آدمیوں کا جھگڑا جو کبھی طے نہ ہو۔

۱۶۔ اونٹ کے گلے میں بلی

کہتے ہیں کہ ایک شخص کا اونٹ گم ہو گیا۔ اس نے اسے تلاش کرنے میں جنگل کا چپہ چپہ چھان مارا۔ لیکن اونٹ کا کہیں سراغ نہ ملا۔ آخر تھک ہار کر بیٹھ گیا اور غصے میں قسم کھائی کہ اونٹ مل گیا تو ٹکے میں فروخت کر دوں گا۔ اتفاقاً اونٹ مل گیا۔

مالک نے اونٹ ملنے پر سوچا کہ اس سے غلطی ہو گئی۔ ڈیڑھ سو روپے کا اونٹ مفت میں جاتا ہے۔ آخر اس نے یہ تجویز کی کہ اونٹ کے گلے مین بلی باندھ کر منادی کرا دی

کہ ٹکے کو اونٹ اور ڈیڑھ سو کو بلی بکتی ہے' مگر شرط یہ ہے کہ دونوں اکٹھے بکیں گے اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے۔

اس سے یہ مثل ''اونٹ کے گلے میں بلی'' بن گئی۔

۱۷۔ ایسے کو تیسا' جیسے برہمن کو نائی

حالی کہتے ہیں کہ ایک آقا اپنے نوکروں کے حق میں نہایت ظالم تھا۔ وہ نہ کبھی نوکروں کے ساتھ کوئی رعایت کرتا اور نہ ان کی خطاؤں پر چشم پوشی اور درگزر سے کام لیتا چنانچہ وہ ان کو ہر معمولی سی معمولی خطا پر سزا دینا لازمی سمجھتا تھا، اور ان سے اس قدر خدمت لیتا کہ لحہ بھر کے لیے بھی ان کو چین سے بیٹھنے نہ دیتا تھا۔ حسن خدمت کے عوض کسی ملازم کی تنخواہ میں اضافہ کرنا یا صلہ وانعام دینا تو درکنار اس کی منحوس زبان سے کبھی شاباش کا لفظ بھی نہیں نکلتا تھا۔ نوکر جب بھی اس کے سامنے جاتے تو دیکھتے کہ اس کے نتھنے پھولے ہوئے' منہ چڑھا ہوا' ماتھے اور ابروؤں پر بل پڑے ہوئے ہیں (یعنی وہ ہمیشہ غصہ سے لال پیلا رہتا تھا)۔

(گھریلو نوکروں کی تنخواہ بہت قلیل ہوتی ہے۔ اگر وقتاً فوقتاً ان کو کچھ انعام دیتا رہے تو وہ خوش رہتے ہیں ورنہ وہ ضروریات سے مجبور ہو کر بددیانتی کرنے لگتے ہیں یہی حالت وہاں تھی چونکہ وہ کسی نوکر کو کبھی کوئی انعام وغیرہ نہیں دیتا تھا لہٰذا اس کے پاس آ کر ایماندار سے ایماندار نوکر بھی بددیانت ہو جاتا تھا۔ اس کے ہر ملازم کے پاس ایک شرائط نامہ رہتا تھا جس میں آقا اور ملازم دونوں کے فرائض درج ہوتے تھے۔ اگر کبھی کوئی ملازم کسی قسم کی رعایت کا طلبگار ہوتا تھا تو اس کو شہد کی بجائے زہر کے گھونٹ پینے پڑتے تھے (یعنی رعایت کے بجائے آقا کی خفگی اور ناراضی برداشت کرنا پڑتی تھی۔) آقا حکم دیتا

کہ لاؤ! ہمیں وہ شرط نامہ دکھاؤ' تا کہ ہم دیکھیں کہ تمھاری یہ درخواست مناسب بھی ہے یا نہیں، اور جب شرائط نامہ دیکھتے تو اس میں آقا کے ذمے صرف تنخواہ کی ادائیگی کی شرط تھی باقی تمام شرائط ملازمین کے ذمے تھیں۔ پس شرائط نامے کو دیکھ کر وہ بے چارے لاجواب ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے آقا کے اندرونی طور پر سخت دشمن اور مخالف تھے (ہمیشہ موقع کے منتظر رہتے تھے)۔

ایک دن آقا ایک منہ زور گھوڑے پر سوار تھے دفعتہً گھوڑا بدک گیا اور اس کو سنبھالتے آقا کے نازک ہاتھ تھک گئے۔ اچانک گھوڑا بے قابو ہو کر بھاگا اور سوار (آقا) زین کی بلندی سے زمین پر کود پڑا لیکن اس کا پاؤں رکاب میں پھنس گیا اور سخت کوشش کے باوجود نکل نہ سکا۔ آقا کی ملتجی نگاہیں سائیس کو مدد کے لیے پکار رہی تھیں لیکن آقا کی اس حالت کو دیکھ کر اس کے پتھر جیسے سخت دل پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ دور کھڑا' آقا کو وہی شرائط نامہ دکھاتا رہا اور کہنے لگا' سرکار! دیکھ لو اس میں یہ شرط کہیں درج نہیں کہ اگر آقا' گھوڑے سے گر پڑے تو اس کی مدد کی جائے۔

اس کا مطلب یہ ہے "تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔" اور ایسے موقعے پر "ایسے کو تیسا' جیسا برہمن کو نائی" کی ضرب المثل استعمال کی جاتی ہے۔

۱۸۔ اینٹ کا جواب پتھر سے

کہتے ہیں کہ ایک فضول خرچ آدمی نے کنجوس سے کہا کہ اے بیوقوف تو کب تک مال و دولت کی محبت میں مبتلا رہے گا۔ تو دولت جمع کرنے کے اس قدر درپے ہے کہ گویا تو ہمیشہ دنیا میں ہی رہے گا۔

کنجوس نے یہ سنا اور ہنس کر جواب دیا کہ اے بیوقوف! تو اس قدر دولت دونوں

ہاتھوں سے لٹا رہا ہے کہ گویا تو آج ہی دنیا سے کوچ کر جائے گا اور کل دیکھنا تجھے نصیب نہیں ہوگا۔

اس موقعے پر یہ فقرہ ''اینٹ کا جواب پتھر سے دینا'' بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۔ بخشو بی بلی، چوہا لنڈورا ہی بھلا

کہتے ہیں کہ ایک بلی نے چوہے پر ہاتھ مارا۔ بلی کا ہاتھ اوچھا پڑا۔ چوہا بچ کر نکل گیا مگر دم بلی کے ہاتھ میں رہ گئی۔ چوہا جان بچا کر اپنے بل میں جا گھسا۔ بلی نے بل کے پاس بیٹھ کر، چوہے کو آواز دی۔ بھانجے! میں تو تمھارے ساتھ اٹھکیلیاں کر رہی تھی، تو برا مان گیا۔ ادھر آ! یہ لے، اپنی دم لے جا، تو لنڈورا برا معلوم ہوتا ہے۔

چوہے نے بل کے اندر سے ہی جواب دیا کہ خالہ! آپ کی عنایت کا شکریہ، اپنی مہربانیوں کو اپنے پاس ہی رکھیے، میں آپ کی چکنی چپڑی باتوں میں آنے کا نہیں ہوں۔ اس سے یہ ضرب المثل ''بخشو بی بلی، چوہا لنڈورا ہی بھلا۔'' زبان زد عوام ہوگئی ہے۔

۲۰۔ بڑوں کی بڑی بات

حضرت سلیمان علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بے مثال حکم رانی بھی عطا فرمائی تھی۔ انس، جن، پرند، چرند اور درند کو ان کا اطاعت گزار بنا دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن ہد ہد پرندہ آپ کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے بھی اپنی رفاقت میں قبول فرما لیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے چھوٹا سا پرندہ بنایا ہے مگر میری آنکھوں میں بلا کی قوت دید رکھ دی ہے۔ میں آسمانوں کی بلندیوں سے سطح زمین کا

نظارہ کرسکتا ہوں اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بھی بڑھ کر ایک خوبی یہ بھی دی ہے کہ میں سطح زمین کے نیچے موجود پانی کو بھی دیکھ لیتا ہوں۔

حضرت سلیمانؑ ہدہد کی باتیں بڑے غور سے سن رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ ہدہد کی محیرالعقول باتیں سن کر دل ہی دل میں سبحان اللہ کا ورد بھی فرما رہے تھے حضرتؑ کی مجلس کے دیگر پرندے بھی ہدہد کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے لیکن ان میں سے ایک پرندہ کوا حسد سے جل بھن کر کوئلہ ہو رہا تھا۔ آخر اس کی رنگت سفید سے مکمل سیاہ ہو گئی تو حضرتؑ سے مخاطب ہوا۔ یا رسول اللہؑ! یہ سب ہدہد کی لن ترانیاں ہیں۔ اگر اس کی باتوں میں صداقت ہوتی تو شکاری کے بچھائے ہوئے جال کو بھی دیکھ لیتا اور کبھی زیرِ دام نہ آتا۔ ہدہد نے کوے کے سوال کے جواب میں دوبارہ حضرتؑ سے عرض کی۔ یا رسول اللہؑ! ہر کوئی قضا کے کھونٹے سے بندھا ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں چوں قضا آید طبیب آبلہ شود۔ قضا' دانا سے اس کی دانائی چھین لیتی ہے۔

ہدہد کی پرمغز باتیں سن کر حضرت سلیمانؑ نے اسے اپنے طیور کے لشکر میں شامل کر لیا۔ ایک دفعہ ہدہد شوق پرواز میں ایک دوسری سلطنت یمن میں جا نکلا۔ اس کی غیر حاضری میں ایک دن حضرت سلیمانؑ نے اسے طلب کیا اور آپؑ نے فرمایا کہ ہدہد نے اگر اپنی عدم موجودگی کی معقول وجہ بیان نہ کی تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔

ہدہد سیر و سیاحت سے واپس یروشلم پہنچا اور سیدھا حضرتؑ کی قدم بوسی کے لیے حاضر ہوا۔ آپؑ نے لاپتا رہنے کا سبب پوچھا۔ ہدہد نے مودبانہ عرض کی یا رسول اللہؑ! میرا گزر ملک یمن کے پایہ تخت ماوب (صنعا سے ۵۵ میل بجانب شمال مشرق) میں ہوا تو میں نے ایک عجیب منظر دیکھا۔ حضرتؑ! میں نے دیکھا کہ دیدہ زیب تخت پر حسین و جمیل شہزادی بیٹھی ہے اور اس کی قوم ''سبا'' سورج دیوتا کی پوجا کر رہی ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے ہدہد کو مراسلہ دے کر ملکہ بلقیس کی طرف لوٹایا اور اسے دربار میں طلب کیا۔ ملکہ خط ملتے ہی اپنی

کابینہ کے ساتھ یروشلم کی طرف چل دی۔

حضرت سلیمانؑ نے زجاج بچھانے کا حکم دیا اور درباریوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کون ملکہ بلقیس کا تخت ہمارے حضور پیش کرے گا۔ جنوں کے سردار نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہؐ! میں آپ کا اجلاس ختم ہونے تک اسے حاضر کر سکتا ہوں۔ آپؑ نے تبسم فرمایا اور پوچھا اس سے بھی قلیل وقت میں کوئی! ایک مرد مومن اٹھا اور عرض کی' اے اللہ کے نبیؑ! مجھے اللہ نے طاقت بخشی ہے کہ میں آنکھ جھپکنے کی مدت میں اسے آپؑ کے حضور پیش کر سکتا ہوں۔ حضور دیکھیے! تخت حاضر خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روز آفرینش جنوں کے بڑے' عزازیل کو آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم دے کر اور اس موقعے پر جنوں کے سردار پر ایک مرد مومن کو بالا دستی دے کر انسان کی جنوں پر برتری کی مہر ثبت کر دی۔

ملکہ سبا حضرت سلمانؑ کے دربار کی شان و شوکت اور اپنا تخت دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ ملکہ دربار سے محلات میں داخل ہوئی تو فرش زجاج پر پانی ہونے کا گمان ہوا لیکن اس کی حقیقت پاتے ہی کہ اٹھی کہ واقعی آپ ایک عظیم پیغمبر اور عالی شان فرمان روا ہیں۔ آپؑ نے اسے چند دن مہمان رکھ کر دوبارہ قوم سبا میں بھیجا تا کہ ان کا پیغام لا الہ الا اللہ اپنی قوم تک پہنچائے۔ ملکہ بلقیس مسلمان ہو کر اپنی قوم میں پہنچی اور اس کے ذریعے ساری قوم حلقہ بگوش اسلام ہو گئی۔ اس سے یہ ضرب المثل بنی۔ بڑوں کی بڑی بات یعنی بڑوں کے خیالات اعلیٰ ہوتے ہیں۔

۲۱۔ بھیڑ جہاں جائے گی وہیں منڈے گی

حالی کہتے ہیں کہ ایک روز ہیرے نے شیشے سے کہا کہ اے کمینے! دنیا میں تیرا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔ تو ایک ایسی جنس ہے جسے کوئی نہیں پوچھتا۔ تیری کوئی قدر و قیمت نہیں ہے نہ کسی کو تیرے حاصل ہونے کی خوشی ہوتی ہے نہ تیرے گم ہو جانے کا افسوس ہوتا

ہے۔ اگر تو دھوکے سے الماس جیسی آب و تاب پیدا کر لے تو کیا ہے کیونکہ پرکھنے سے تیری حقیقت فوراً کھل جاتی ہے۔ شیشے نے مسکرا کر ہیرے کو جواب دیا۔ کہ اے محترم! میں مانتا ہوں کہ تیرا رتبہ مجھ سے بلند تر ہے۔ لیکن اس دنیا کے بازار میں ایسے صاحب بصیرت بہت کم ہیں۔ جو مجھ میں اور تجھ میں تمیز کر سکیں۔ اگرچہ میری ذات میں تیری جیسی خوبیاں نہیں ہیں، لیکن ایک خوبی مجھ میں ایسی ہے جو مجھے تجھ سے ممتاز کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں آرام و سکون کے ساتھ ایک جگہ پڑا رہتا ہوں اور یہ سکون واطمینان تجھے میسّر نہیں۔ کیونکہ ہر شخص تیرا آرزومند ہوتا ہے، اور تو آج ایک کے پاس ہے۔ تو کل دوسرے کے پاس۔

اس کا مطلب یہ ہے قیمتی چیز ہر ایک کی توجہ کا مرکز بنتی ہے اور وہ اسے ہتھیانے کے لیے سرگرم عمل ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ ضرب المثل بنی کہ بھیڑ جہاں جائے گی وہیں منڈے گی۔'' یعنی امیر اور مال دار آدمی کو ہر جگہ کسی نہ کسی دشمن سے واسطہ رہتا ہی ہے۔

۲۲۔ بھیگی بلی بتانا

کہتے ہیں کہ ایک امیر شخص اپنے مکان کے دالان میں پردے ڈالے' بستر لگائے' رات کو سو رہا تھا۔ اسی جگہ اس کا ایک نوکر بھی چارپائی بچھائے سو رہا تھا۔ سوتے ہی امیرزادے نے محسوس کیا کہ باہر بارش ہو رہی ہے۔ چناں چہ اس نے نوکر کو آواز دی کہ وہ باہر جا کر دیکھ آئے کہ ''کیا بارش ہو رہی ہے؟'' نوکر نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا ''جی بارش ہو رہی ہے۔'' اور پھر سو گیا۔

مالک نے نوکر کو کئی مرتبہ کام کے بہانے باہر بھیجنا چاہا لیکن نوکر ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ٹال دیتا اور یہ کہہ کر سو جاتا کہ ''بارش ہو رہی ہے۔'' آخر میں مالک نے کہا۔ باہر بارش ہو رہی تھی۔ ذرا جا کر دیکھ آؤ کہ بارش تھمی ہے یا نہیں۔ نوکر بولا' ابھی بارش ہو

رہی ہے۔ مالک نے پوچھا' تمھیں کیسے پتا چلا کہ باہر بارش ابھی تھمی نہیں ہے۔ نوکر نے کہا' باہر سے ابھی ابھی بلی اندر آئی تھی۔ میں نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ بھیگی ہوئی تھی۔

اس وقت سے یہ فقرہ ''بھیگی بلی بتانا۔'' بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے اور بے جا عذر کرنے کے موقعے پر بھیگی بلی بتانا بولا جاتا ہے۔

۲۳۔ پانڈے جی پچھتاؤ گے' پھر وہی چنے کی کھاؤ گے

کہتے ہیں کہ کسی غریب کسان نے پنڈت جی کو دعوت میں بلایا۔ جب پانڈے جی بھوجن کرنے آئے تو غریب کسان کے ہاں دیکھا کہ چنے کی روٹی مع دیگر لوازم تیار ہے۔ پانڈے جی چنے کی روٹی دیکھ کر بہت ناراض ہوئے اور کھانے سے انکار کر دیا۔ کسان نے پنڈت جی کی بڑی خوشامد کی مگر ان کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ پنڈت جی نے کسان کی خوشامد کے باوجود کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اس پر کسان کو بھی تاؤ آ گیا۔ اس نے برہم ہو کر کہا' دیکھو! پانڈے جی پچھتاؤ گے' پھر وہی چنے کی کھاؤ گے۔ یعنی گھر جا کر بھی اس وقت چنے ہی ملیں گے۔ اس وقت افسوس کرو گے کہ وہیں کیوں نہ کھائی یعنی جو مقدر میں ہوتا ہے وہی ملتا ہے۔

۲۴۔ پنچ بلی کہیں تو بلی سہی

کہتے ہیں کہ ایک بنیا دکان بند کر کے چار پائی بچھا کر لیٹ رہا۔ اُسے غنودگی نے آلیا۔ بنیے کو غافل پا کر ایک چور دکان کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ بنیا جاگ اٹھا اور تاڑ گیا کہ دکان میں چور ہے۔ چناں چہ اُس نے دکان کو باہر سے کنڈی لگا دی۔ چور بلی کی بولی بولنے لگا۔ بنیے نے کہا کہ ابھی تو بند رہ۔ صبح کو پنچوں کے روبرو پیش کروں گا۔ اگر وہ بلی کہیں

گے تو بلی ہی سہی۔ تب سے یہ مثل ''پنچ بلی کہیں تو بلی سہی'' یعنی چار آدمی اگر ایک اصلاح دیں تو وہی ٹھیک ہے۔ زبان زدعام ہوگئی۔

۲۵۔ پورس کا ہاتھی

سکندر اعظم ۳۵۶ ق م میں یونان میں پیدا ہوا۔ وہ بچپن ہی میں ہونہار تھا۔ ارسطو جیسے قابل استاد کی تربیت نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد بیس برس کی عمر میں وہ مقدونیہ کے تخت پر بیٹھا اور تھوڑے ہی عرصے میں افغانستان تک کا علاقہ فتح کر لیا اس کے بعد ۳۲۶ ق م میں اس نے ہند پر فوج کشی کی۔

دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان ٹیکسلا کی مشہور ریاست واقع تھی جس پر راجا انبھی حکم ران تھا دریائے جہلم اور دریائے چناب کا درمیانی علاقہ راجا پورس کے زیر نگیں تھا۔ سکندر اعظم لشکر لے کر ٹیکسلا پہنچا تو راجا انبھی نے نہ صرف سکندر کی اطاعت قبول کر لی بلکہ راجا پورس سے دیرینہ دشمنی کی بنا پر پورس سے مقابلہ کرنے کے لیے سکندر اعظم کو سامان جنگ اور امدادی فوج بھی دی۔

راجا پورس کو خبر ہوئی تو وہ سکندر اعظم کا حملہ روکنے کے لیے تیس ہزار پیادہ فوج' چار ہزار سوار' تین سو رتھ اور دو سو جنگی ہاتھی لے کر سکندر کے مقابلے کے لیے نکلا۔ ان دنوں دریائے جہلم طغیانی پر تھا۔ چناں چہ سکندر نے پڑاؤ سے سولہ میل اوپر جا کر طوفانی رات میں منگلا کے مقام سے دریا عبور کر لیا اور عقب سے بے خبر دشمن پر حملہ کر دیا۔

کھڑی کے میدان میں دونوں فوجوں میں زبردست مقابلہ ہوا مگر راجا پورس کی فوج شکست کھا کر بھاگ نکلی۔ راجا پورس خود زخمی ہو کر گرفتار ہوا۔ جب پورس سکندر کے سامنے پیش کیا گیا، تو اس نے پوچھا۔ تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ راجا پورس نے

بے دھڑک جواب دیا' جیسا بادشاہ بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ سکندر اس دلیرانہ جواب سے بہت خوش ہوا اور اس نے نہ صرف پورس کی ریاست واپس کر دی بلکہ بہت سا علاقہ اپنی طرف سے بھی دے دیا۔

راجا پورس کی شکست کی بڑی وجہ یہ بنی کہ پورس کے جنگی ہاتھی زخمی ہو کر میدان جنگ سے بے تحاشا بھاگے اور انھوں نے اپنی ہی فوج کو روند ڈالا۔ اس سے یہ ضرب المثل ''پورس کا ہاتھی'' زبان زدِ عوام ہو گئی۔ یعنی جو اپنے بیگانے کا امتیاز نہ کرے اور ہر دو کے لیے مضر رساں ہو۔

۲۶۔ تلوار کے نیچے دم تو لینے دو

کہتے ہیں کہ پرانے زمانے میں کسی آدمی کو یہ سزا دی گئی تھی کہ بغل میں سے ایک سنان چبھو کر اس کی گردن میں سے نکالی گئی۔ وہ تکلیف کے مارے بلک رہا تھا۔ بادشاہ سے اس کی یہ حالت زار دیکھی نہ گئی۔ بادشاہ نے اس کی تکلیف کی وجہ سے یہ حکم دیا کہ تلوار سے اُس کی گردن اُڑا دو تاکہ اسے تکلیف سے نجات ملے۔

مجرم نے جب بادشاہ کا حکم سنا تو اس وقت اس نیم جاں نے عرض کی کہ تلوار کے نیچے مجھے دم لینے دو یعنی میری گردن نہ اڑایئے۔ مجھے یہ تکلیف گوارا ہے، مجھے اسی تکلیف میں رہنے دیجیے تاکہ جو دم جی لوں اور دنیا کی ہوا کھا لوں وہی غنیمت ہے۔ اس سے یہ ضرب المثل زبان زدِ عام ہوئی کہ تلوار کے نیچے دم تو لینے دو یعنی جو دم بچے وہی غنیمت ہے۔

۲۷۔ تہذیب و شائستگی کا زہر چڑھا ہونا

حالی کہتے ہیں کہ ایک فقیر کی یہ عادت تھی کہ وہ انگریزوں کے سوا کسی کے سامنے

دست سوال دراز نہ کرتا تھا۔ ایک شخص نے مدت تک اس کا یہی طریقہ دیکھا تو اس سے اس کا سبب دریافت کیا۔ فقیر نے جواب دیا کہ یہ طریقہ میں نے اس لیے اختیار کیا ہے کہ مجھ سے یہ بری عادت چھوٹ جائے۔ پہلے جب سخی لوگوں سے مجھے حسب دل خواہ بھیک مل جاتی تھی تو مجھے بھیک مانگنے میں بہت مزہ آتا تھا لیکن جب سے میں نے اس قوم (انگریزوں) سے مانگنا شروع کیا ہے۔ ہزار منت سماجت اور عجز وزاری کرتا ہوں لیکن ایک پیسا بھی نہیں ملتا۔ اگر چند روز اور ان لوگوں سے واسطہ پڑا تو امید ہے کہ بھیک مانگنے کی بری عادت مجھ سے خود بخود چھوٹ جائے گی۔

اس شخص کو فقیر کا یہ جواب بہت پسند آیا۔ چنانچہ اس کو شاباش دی اور کہا، کہ اگر تو گداگری کو ترک کرنا چاہتا ہے تو اس بارے میں اپنے ملک کے نئے تہذیب یافتہ لوگ انگریزوں سے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ انگریز اگرچہ ہندوستانیوں کے حق میں بہت کنجوس واقع ہوئے ہیں مگر اپنے اہل وطن کی خاطر وہ جان تک قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں، لیکن ہمارے ملک کے نئے تعلیم یافتہ لوگوں کا دل اپنے بھائیوں کی حالت زار کو دیکھ کر بھی نہیں پسیجتا۔ انگریز دوسرے ملکوں کے باشندوں سے اتنی نفرت نہیں کرتے۔ جتنی نفرت ان لوگوں کو اپنے عزیزوں سے ہے۔ یہ لوگ سائل کو باولے کتے کی طرح کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ ایسے ابن الوقت اور ٹوڈیوں کے لیے یہ فقرہ ''ان کو تہذیب وشائستگی کا زہر چڑھا ہوا ہے۔'' بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۔ تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو

ایک شاہ زادے کے چار دوست ہم نوالہ وہم پیالہ تھے۔ ان میں سے ایک سپاہی، دوسرا مولوی، تیسرا ساربان اور چوتھا تیلی تھا۔ جب یہ شاہ زادہ تخت نشیں ہوا تو اُس نے اپنے

چاروں دوستوں کو بلا کر منصب وزارت عطا کیا۔ حسن اتفاق سے انہیں ایام میں ہمسایہ مالک کے ایک حکم ران نے حکومت کی تبدیلی کی اطلاع پا کر چڑھائی کر دی۔

چڑھائی کی اطلاع پاتے ہی بادشاہ ساری سٹی بھول گیا اور اپنے چاروں وزیروں سے صلاح مشورہ کرنے لگا۔ سپاہی سنتے ہی بول اٹھا کہ جہاں پناہ! یہ موقع چوکنے کا نہیں ہے۔ فوراً جوابی کارروائی کیجیے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دیجیے۔ مولوی صاحب نے عرض کی حضور! ناحق بندگان خدا کا خون کرانا اور اپنی گردن پر اس بار عظیم کا اٹھانا، مناسب نہیں۔ بالفرض اگر اس فوج کشی میں آپ کا ملک جاتا ہے تو بلا سے جائے، دشمن کا ایمان بھی تو جائے گا۔ ملک تو چھوڑو ہماری پلاؤ کی رکابی کی فکر کرو۔ ساربان بولا غریب نواز! ابھی کوئی چنتا کرنے کی ضرورت نہیں، دیکھیے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ تیلی نے دست بدستہ گزارش کی بندہ پرور! ساربان ٹھیک کہتا ہے۔ مجھے بھی اس کا قول پسند آیا۔ ہم بھی اسی مضمون کے ہم رائے ہیں یعنی ابھی تیل دیکھیے، تیل کی دھار دیکھیے۔ جب سے یہ دونوں قول ''اونٹ کس کل بیٹھتا ہے''، ''تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو'' مثل بن گئے۔ یعنی دنیا کا رنگ دیکھو۔ ہر کام کو خوب دیکھ بھال کے کرنا چاہیے۔ کام میں جلدی کرنے کی برائی اور تاخیر کرنے کی تعریف میں بولتے ہیں۔

۲۹۔ تیل میں ہاتھ ڈالنا

کہتے ہیں کہ پرانے زمانے میں یہ رسم تھی کہ اگر کسی پر کوئی تہمت ہوتی تو اسے اپنی سچائی ثابت کرنے کے لیے تیل میں ہاتھ ڈالنے کے لیے کہا جاتا۔ چناں چہ وہ اپنی بات کی سچائی تسلیم کرانے کے لیے جلتے تیل میں ہاتھ ڈال دیتا تھا۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اگر انسان حق پر ہے تو اس کا ہاتھ نہ جلے گا۔ چوروں کے ساتھ بھی یہی عمل کیا جاتا تھا لیکن چور خوف کے مارے ''تیل میں ہاتھ ڈالنے'' سے پہلے ہی چوری کا اعتراف کر لیتے تھے۔ آج بھی کئی

قبائل میں ''جلتی آگ پر چلنے'' کی رسم موجود ہے۔ قبائلی سردار یہ جانتے ہیں کہ آگ صرف حضرت ابراہیمؑ کے لیے اللہ کے حکم سے گلزار بنی تھی۔ آگ کی خاصیت جلانا ہے' اس کے لیے سچ' جھوٹے میں تمیز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس سے یہ فقرہ ''تیل میں ہاتھ ڈالنا'' بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے، اور اس کے پس منظر میں قبیلے کے سردار کی ظلم و تعدی اور قبیح رسم کا اشارہ ملتا ہے۔

۳۰۔ تیلی خصم کیا اور پھر بھی روکھا ہی کھایا

کہتے ہیں ایک عورت نے اپنے شوہر سے طلاق لے کر ایک تیلی کو خصم کیا تاکہ تر مال کھانے میں آئے۔ اتفاق سے وہاں بھی روکھی سوکھی روٹی کھانا پڑی۔ اس وقت بے اختیار اس کی زبان سے یہ کلمات نکلے۔ ''تیلی خصم کیا اور پھر بھی روکھا ہی کھایا'' یعنی خلاف وضع کام کیا پھر بھی مراد نہ ملی، کسی بڑے مطلب کے لیے [illegible] کام کیا پھر بھی مطلب براری نہ ہوئی۔ جب یہ مثل بن گئی۔

۳۱۔ تین نہ تیرہ، سُتلی کی گرہ

کہتے ہیں کہ ایک بازاری عورت نے اپنے چاہنے والوں کے تین درجے مقرر کر رکھے تھے۔ اوّل درجے والے ''تین گرہ'' میں شامل تھے، دوسرے درجے والے ''تیرہ گرہ'' میں داخل تھے اور تیسرے درجے کے یعنی سب سے گھٹیا ''سیر بھر سُتلی کی گرہ'' میں شمار ہوتے تھے۔ جب کوئی نیا آدمی اس کے یہاں آتا تو وہ سُتلی میں گرہ لگا دیتی جس سے یہ مراد ہوتی کہ آج سے یہ بھی میرے گاہکوں میں شامل ہے۔ ایک دن ایک گروہ آدمیوں کا آیا جن کو دیکھ کر نفرت اور حقارت سے یہ کلمات زبان پر لائی یعنی ''تین نہ تیرہ، سُتلی کی گرہ'' جب سے یہ

جملہ مشہور ہو گیا اور ضرب المثل بن گیا۔ یعنی آنے والے مجہول آدمی کو شرف ملاقات حاصل نہیں ہوگا اور اُسے باہر برآمدے میں ہی بیٹھنا ہوگا۔ (بے کار، بے وقعت آدمی)

۳۲۔ ٹٹی کی آڑ شکار کھیلنا

حالی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک دانا آدمی سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مردوں کی حکومت میں ملکوں کی بری حالت ہوتی ہے لیکن اس کے برعکس جہاں عورتوں کا راج ہو وہاں ملک سرسبز و آباد اور رعیت تونگر و خوش حال ہوتی ہے

مرد دانا نے جواب دیا کہ جہاں مردوں کی حکومت ہو وہاں تمام اختیارات عورتوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں لیکن جہاں تاج شاہی عورت کے سر پر ہو وہاں فی الحقیقت مردوں کی حکومت ہوتی ہے اس وقت یہ فقرہ ''ٹٹی کی آڑ شکار کھیلنا'' بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے۔

۳۳۔ ٹکے کی نہاری میں ٹاٹ کا ٹکڑا

کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مہنگے داموں نہاری منگوائی۔ اتفاق سے اُس میں سے زربفت کا ٹکڑا نکلا۔ اس نے اس کا ذکر اپنے ایک دوست سے کیا۔ دوست یہ سن کر لالچ میں آ گیا۔ دوسرے روز اُس نے اپنے خدمت گار کو ٹکا دے کر نہاری لانے کو کہا۔ اس نہاری میں سے ٹاٹ کا ٹکڑا نکلا۔ وہ بڑا حیران ہوا اور خدمت گار سے کہا: ہمارے دوست نے نہاری منگوائی اس میں زربفت کا ٹکڑا نکلا۔ خدمت گار نے جواب دیا کہ ''ٹکے کی نہاری میں تو ٹاٹ کا ٹکڑا'' ہی نکلے گا۔ اس دن سے یہ ضرب المثل بن گئی یعنی سستی چیز میں کچھ نہ کچھ نقصان ضرور ہوتا ہے۔

۳۴۔ چور کی داڑھی میں تنکا

کہتے ہیں کہ ایک قافلے میں کسی کا مال چور ہو گیا۔ وہ یہ معاملہ قاضی کی عدالت میں لے گیا۔ قاضی نے سب قافلے والوں کو عدالت میں طلب کیا۔ قاضی نے سب کو عزت واحترام سے بٹھایا اور باری باری سب کو نظر بھر کر دیکھنے لگا۔ جب سب کو دیکھ چکا تو اُس نے سب کو مخاطب کر کے کہا کہ جس نے مال چرایا ہے میں اس کو تاڑ گیا ہوں۔ "چور کی داڑھی میں تنکا ہے" چور اس قافلے میں موجود تھا۔ اس کے دل میں خیال گزرا کہ کہیں میری داڑھی میں تنکا نہ ہو۔ اس نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔ اُس کی اس حرکت سے وہ پکڑا گیا۔ اس ضرب المثل کے معنی ہوئے کہ چور اپنے افعال وحرکات سے پہچانا جاتا ہے۔

۳۵۔ ٹیڑھی کھیر

کہتے ہیں کہ ایک نابینے سے کسی نے پوچھا' حضرت! کھیر کھاؤ گے۔ نابینے نے کہا' بھائی! کھیر کیسی ہوتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حافظ جی! کھیر سفید ہوتی ہے۔ نابینا حافظ کیا جانے کہ سفید کیا بلا ہوتی ہے۔ نابینے نے پھر سوال کیا۔ سفید کیسی ہوتی ہے؟ اسے جواب ملا۔ سفید ایسی جیسے بگلا۔ نابینے نے بگلا بھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کی بلا جانے کہ بگلا کس بلا کا نام ہے۔ نابینے نے پھر پوچھا کہ بگلا کیسا ہوتا ہے؟ اس شخص نے ہاتھ ٹیڑھا کر کے بگلے کی شکل بنائی اور وہ حافظ جی کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ بگلا ایسا ہوتا ہے۔ نابینے نے ٹٹول کر اس ٹیڑھے ہاتھ کو جانچا کہ یہ تو "بڑی ٹیڑھی کھیر" ہے۔ ہم بھلا اسے کیسے کھا سکتے ہیں۔ نابینے نے یہ کہہ کر کہ بابا! یہ تو بڑی ٹیڑھی کھیر ہے' ہم نہ کھائیں گے۔

اس سے یہ فقرہ "ٹیڑھی کھیر" ضرب المثل بن گیا۔ یہ کسی ٹیڑھے اور مشکل کام کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

۳۶۔ جس کا حال دیکھیے' اس کا احوال کیا پوچھیے

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ شہر کا رئیس بیمار پڑ گیا۔ اس کی خبر کسی طرح ایک بہرے شخص کو بھی ہو گئی۔ اس نے رئیس کی عیادت کا پروگرام بنایا۔ راستے میں سوچنے لگا کہ مجھے سنائی تو دیتا نہیں ہے۔ تاہم اس طرح کا مکالمہ ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ میں جاتے ہی السلام علیکم کہوں گا وہ جواب میں ''وعلیکم السلام'' کہیں گے۔ بیٹھتے ہی میں پوچھوں گا' آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ وہ جواب میں کہیں گے' الحمد للہ! پہلے سے بہت افاقہ ہے۔ پھر پوچھوں گا کہ کھانے میں کیا لے رہے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ مرغ کی یخنی اور جو کا دلیہ لے رہا ہوں۔ میں کہوں گا کہ یہ بڑی زود ہضم اور مقوی غذا ہے۔ آخر میں پوچھوں گا کہ علاج کس سے کروا رہے ہو؟ وہ شہر کے کسی حکیم کا نام لیں گے۔ میں کہوں گا کہ بڑے مستند حکیم ہیں۔ یہ سوچتے سوچتے وہ کاشانہ رئیس تک جا پہنچا۔ رئیس سخت تکلیف میں تھا اور وہ جان سے بے زار ہو رہا تھا ان دونوں کے مابین جو مکالمہ ہوا' آپ بھی سنیے۔

بہرہ = السلام علیکم!

رئیس = وعلیکم السلام! ہائے! تشریف رکھیے۔

بہرہ = بیٹھتے ہوئے۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟

رئیس = مرا جا رہا ہوں۔ ہائے!

بہرہ = الحمد للہ! آپ کھانے میں کیا لے رہے ہیں؟

رئیس = زہر!

بہرہ = بڑی زود ہضم مقوی غذا ہے۔ علاج کس کا ہو رہا ہے؟

رئیس = عزرائیل کا!

بہرہ = زمانے کے لقمان ہیں۔ شہر کے مستند معالج ہیں۔ ان کا علاج جاری رکھیے گا' جلد صحت

یاب ہو جائیں گے۔ اچھا اجازت دیجیے' اب میں چلتا ہوں۔

رئیس = اللہ تجھے غارت کرے۔ میری عیادت کرنے آیا تھا یا میرے زخموں پر نمک چھڑکنے!

اس سے یہ ضرب المثل بنی۔ جس کا حال دیکھیے' اس کا احوال کیا پوچھیے؟ یعنی جس کی ظاہری حالت تباہ حالی کا شکار ہو' اس سے حال چال دریافت کی کیا ضرورت؟

۳۷۔ جسے دے مولا' اسے دے آصف الدولہ
جسے نہ دے مولا' اسے نہ دے آصف الدولہ

نواب آصف الدولہ ریاست اودھ کے فرماں روا تھے۔ ان کی سخاوت کا شہرہ سن کر ایک فقیر ان کے دیوان خاص کے دروازے پر پہنچا اور صدا لگائی' جسے نہ دے مولا' اسے دے آصف الدولہ۔ نواب صاحب' یہ کفریہ کلمہ سن کر بڑے جز بز ہوئے اور نوکر کو ایک خربوزہ دے کر بھیجا کہ مانگنے والے کو دے آؤ۔ فقیر خربوزہ پا کر بڑا حیران ہوا اور غصے میں آگے چل دیا۔ وہ ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ ایک لڑکے نے اس سے دو پیسے میں خربوزہ خرید لیا۔

کچھ دن بعد پھر اسی فقیر کا نواب آصف الدولہ کے ہاں گزر ہوا اور وہی صدا لگائی کہ جسے نہ دے مولا' اسے دے آصف الدولہ۔ نواب آصف الدولہ نے نوکر بھیج کر اسے اندر بلا لیا اور پوچھا' بابا! پچھلی بار ہم نے تمھیں ایک خربوزہ دیا تھا' اس کا کیا کیا؟ فقیر نے جواب دیا' حضور! وہ میں نے دو پیسے میں بیچ دیا تھا۔ نواب نے اسے بتایا کہ ہم نے اس خربوزے میں ایک سونے کی اشرفی رکھی تھی۔ اگر تم اسے خود کھاتے تو وہ سونے کی اشرفی تمھیں مل جاتی لیکن جسے نہ دے مولا' اسے نہ دے سکے' آصف الدولہ۔ یہ کہہ کر نواب نے اسے ایک سونے کی اشرفی دی اور کہا بابا! یہ کہا کرو۔

جسے دے مولا اسے دے آصف الدولہ۔ جسے نہ دے مولا اسے نہ دے سکے آصف الدولہ
اس واقعے سے یہ ضرب المثل زبان زد عوام ہو گئی ہے۔

۳۸۔ جلدی کام شیطان کا

کہتے ہیں کہ نورین کا ایک نوکر فند تھا۔ نورین نے اسے ہمسائے کے گھر سے آگ لانے کے لیے بھیجا۔ فند نے اپنی مالکہ کے گھر سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے چند دوست مل گئے۔ انھوں نے اسے بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ لے لیا۔ آگے جا کر انھوں نے دیکھا کہ ایک میلا لگا ہوا ہے جس میں رنگا رنگ کے پروگرام ہو رہے ہیں۔

دن بھر سب دوست مل کر تماشا دیکھتے رہے اور شام کو واپس آتے ہوئے فند کو یاد آیا کہ مالکہ نے تو اسے آگ لانے کے لیے بھیجا تھا۔ چناں چہ اس نے ہمسائے سے آگ لی اور بھاگم بھاگ گھر میں داخل ہوا۔ جلدی میں اس نے ٹھوکر کھائی اور آگ ہاتھ سے گر پڑی۔ اس کے منہ سے نکلا' عجلت تیرا ستیا ناس' جلدی کام شیطان کا۔ ایسے موقعے پر ضرب المثل بولی جاتی ہے جب کام میں تاخیر ہو رہی ہو مگر ظاہراً کام میں عجلت دکھائی جا رہی ہو۔

۳۹۔ جو بامن کی پوتھی میں' سو یاروں کی زبان پر

کہتے ہیں کہ ایک اعرابی کا اونٹ گم ہو گیا۔ وہ تلاش کرتے ہوئے ایک راستے پر جا رہا تھا کہ آگے سے ایک اجنبی آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ قریب پہنچا اور اعرابی کو السّلام علیکم! کہا۔ وعلیکم السّلام! جواب سننے کے بعد' اونٹ کی تلاش میں ہو۔ اعرابی نے جواب دیا۔
ہاں!

اجنبی: تمھارا اونٹ واحد العین (کانا) ہے؟

اعرابی: جی!

اجنبی: تمھارا اونٹ لنگڑا ہے؟

اعرابی: جی ہاں!

اجنبی: تمھارا اونٹ دم کٹا ہے؟

اعرابی: بالکل! بالکل!

اجنبی: مگر افسوس! میں نے اسے دیکھا نہیں۔

اعرابی ششدر رہ گیا کہ علامات ساری درست بتا رہا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اسے کہیں بھی دیکھا نہیں ہے۔ وہ اسے پکڑ کر قاضی کے پاس لے گیا۔ قاضی جی نے اجنبی سے استفسار کیا۔ بھئی! علامات ساری درست بتانے کے بعد انکاری کیوں ہو؟ اجنبی نے جواب دیا' حضور! میں جس راستے پر آرہا تھا میں نے ایک اونٹ کے پاؤں کے نشان دیکھے تو ایک پاؤں باقی تین کی نسبت زیادہ زمین میں دھنسا ہوا تھا' میں جان گیا کہ اونٹ لنگڑا ہے۔ میں آگے بڑھا تو دیکھا کہ ایک طرف کی گھاس چری ہوتی ہے اور دوسری طرف کی سلامت ہے۔ میں سمجھ گیا کہ اونٹ کانا ہے۔ جبھی اس نے ایک طرف کی گھاس چھوڑی ہے۔ میں آگے بڑھا تو دیکھا کہ اونٹ کی لید ایک ہی جگہ ڈھیری ہے۔ میں تاڑ گیا کہ اونٹ دم کٹا ہے۔ اگر دم سلامت ہوتی تو لید بکھر جاتی۔ قاضی اس کی فراست سے بڑا متاثر ہوا اور اسے اپنے عملے میں شامل کرتے ہوئے شتربان سے کہا کہ اسی رستے پر چلے جاؤ' کچھ فاصلے پر تمھیں تمھارا اونٹ مل جائے گا۔ اس سے یہ ضرب المثل ''جو بامن کی پوتھی میں' سو یاروں کی زبان پر یعنی کتابوں میں لکھی حکمت ہماری زبان پر ہے۔

۴۰۔ جون پور کا قاضی

کہتے ہیں کہ ایک شہر میں ایک مدرسے کا استاذ اپنے کسی شاگرد پر خفا ہوا، اور کہنے

لگا کہ نالائق تو میرا احسان نہیں مانتا۔ میں نے تجھے گدھے سے آدمی بنا دیا۔ اتفاق سے یہ بات ایک کمہار نے سن لی' جو وہاں سے گزر رہا تھا۔ وہ سیدھا استاذ کے پاس آیا اور کہا میرے پاس بھی ایک گدھا ہے۔ اگر آپ اسے انسان بنا دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ استاذ نے کمہار سے کہا۔ اگر تم سو روپے دو، اور اپنا گدھا ایک سال کے لیے میرے پاس چھوڑ دو تو اسے آدمی بنا دوں گا۔ کمہار نے یہ بات منظور کر لی اور گدھا اور سو روپے استاذ کو دے دیئے۔ سال بھر کے بعد کمہار آیا۔ تو استاذ اس وقت تک گدھے کو فروخت کر کے رقم کھا پی چکا تھا۔ چنانچہ استاذ نے کمہار سے کہا۔ کہ میں نے تمھارے گدھے کو صرف آدمی ہی نہیں بنایا۔ بلکہ اسے لکھا پڑھا کر عالم بنا دیا ہے، اور اب جون پور کا قاضی بنا بیٹھا ہے۔ کمہار یہ سن کر بہت خوش ہوا، اور سیدھا جون پور کی عدالت میں پہنچا۔ قاضی صاحب عدالت کر رہے تھے۔ کمہار قاضی صاحب سے کچھ دور جا کر کھڑا ہو گیا، اور عجیب عجیب اشارے کرنے لگا، تا کہ قاضی صاحب اپنے مالک کو پہچان لیں۔ قاضی صاحب کی نظر جب کمہار پر پڑی، تو انھوں نے اس حرکت کا سبب دریافت کیا۔ کمہار نے شروع سے آخر تک کا قصہ سنا دیا۔

حسن اتفاق سے قاضی صاحب اس استاذ کے شاگرد رہے تھے' وہ معاملہ سمجھ گئے۔ انھوں نے جیب سے دو سو روپے نکالے اور کمہار کو تھماتے ہوئے کہا کہ تمھارا گھر بہت یاد آتا ہے مگر اب یہاں سے واپس جانا ناممکن ہے۔ اس لیے تم سیدھے اپنے گھر چلے جاؤ اور جب کبھی مجھ سے کوئی کام ہو تو بلا تکلف چلے آیا کرو۔ جب کسی کی سادہ لوحی اور دوسری طرف استاذ کی جتلانی تصور ہو تو یہ ضرب المثل ''جون پور کا قاضی'' استعمال کرتے ہیں۔

۴۱۔ جیسا کرو گے' ویسا بھرو گے

کہتے ہیں کہ کسی شہر میں ایک سوداگر رہتا تھا۔ ایک دفعہ جب وہ تجارت کی غرض

سے دوسرے ملک جانے لگا تو اس نے کچھ سونا اپنے دوست کے پاس امانت رکھ دیا۔ ایک سال کے بعد جب اس کی واپسی ہوئی تو اس نے اپنے دوست سے امانت کا مطالبہ کیا لیکن اس نے سوداگر کو ٹالنے کے لیے کہا کہ "تمھارا سونا چوہے کھا گئے ہیں۔"

سوداگر نے موقع پا کر اپنے دوست کا بچہ غائب کرا دیا۔ دوست کو سوداگر پر شک گزرا۔ دوست نے سوداگر سے پوچھا "میرا بچہ کئی دن سے غائب ہے۔ آپ نے کہیں دیکھا ہے۔ سوداگر نے جواب دیا۔ میں نے دیکھا کہ تمھارے بچے کو ایک چیل اٹھا کر لے جا رہی تھی۔ دوست بولا کہ "کبھی چیل بچے کو اٹھا کر لے جا سکتی ہے، اس پر سوداگر نے جواب دیا کہ جس شہر کے چوہے سونا کھا سکتے ہیں، وہاں کی چیلیں بچوں کو بھی اٹھا کر لے جا سکتی ہیں۔ اس پر دوست نادم ہوا اس نے سوداگر سے معافی مانگی اور اس کا سونا لوٹا دیا۔ سوداگر نے بھی بچہ دوست کے حوالے کر دیا۔ ایسے موقعے پر "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔" ضرب المثل استعمال کی جاتی ہے۔

۴۲۔ جیسا راجا ویسی پرجا

کہتے ہیں کہ ایک گرو اور اس کا چیلا پھرتے پھراتے ایک ایسے دیس میں پہنچے جہاں چیزیں انتہائی ارزاں اور سب چیزیں ایک ہی دام بکتی تھیں۔ چیلے کو یہ جگہ بڑی پسند آئی۔ اس نے گرو سے کہا "استاد جی! اب یہیں ٹک جاتے ہیں اور در در کی خاک چھاننے سے اپنے قدم روک لیتے ہیں۔" گرو جی نے چیلے کو لاکھ سمجھانے کی کوشش کی کہ جس دیس میں گھوڑا، گدھا ایک بھاؤ، وہاں رہنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ بیٹا! جوگی کا جوگ اور گرو کا سنجوگ، چلتے رہنے میں ہی ہے۔ مگر چیلے کی ایک ہی ضد تھی کہ بابا! یہاں ہی رہنا ہے۔ گرو کو آخر چیلے کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔

چند سال خوب گزری۔ایک دن شہر میں ایک قتل ہوگیا۔قاتل رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔راجا نے اسے موت کی سزا سنائی۔قاتل کو جب موت کے گھاٹ پر لایا گیا اور پھانسی کا پھندا اس کے گلے میں ڈالا تو اس کی دبلی پتلی گردن اس سے نکل گئی۔راجا نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو اور ایسے شخص کو تلاش کرو جس کی گردن میں یہ پھندا پورا آجائے۔چیلا سستی چیزیں کھا کھا کر چھیلا بن گیا تھا۔پولیس اسے پکڑ کر پھانسی کے گھاٹ پر لے آئی۔اس نے اپنے بے گناہ ہونے کی بڑی دہائی دی مگر کسی نے ایک نہ سنی۔اس نے اپنی آخری خواہش میں گرو کو ملنے کی درخواست کی۔گروُ وہاں پہنچا اور چیلے کو اس حالت میں دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔گرو آگے بڑھا اور کہا' مجھے پھانسی دو! یہ گھڑی سورگ باشی کی ہے۔جو اس گھڑی' پھانسی پائے گا' سیدھا جنت میں جائے گا۔راجا آگے بڑھا اور کہا کہ مجھے پھانسی دوٗ میں جنت میں جانا چاہتا ہوں۔

ایسے موقعے پر یہ ضرب المثل ''جیسا راجا' ویسی پرجا'' بولی جاتی ہے۔

۴۳۔ جیسی کرنی' ویسی بھرنی

کہتے ہیں کہ ایک جنگل میں کچھوا اور بچھو رہتے تھے۔دونوں میں بڑی گہری دوستی تھی۔ایک دن دونوں نے ندی کی سیر کا پروگرام بنایا۔کچھوے نے کہا کہ میں تمھیں اپنی پیٹھ پر سوار کرلوں گا،اور دونوں ندی کی خوب سیر کریں گے۔

کچھوے نے بچھو کو اپنی پیٹھ پر سوار کرلیا،اور ندی میں تیرنے لگا۔ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ بچھو نے کچھوے کی پیٹھ پر ڈنگ مارنے شروع کر دیئے۔کچھوے نے بچھو سے پوچھا' یار! یہ کیا کر رہا ہے؟ بچھو نے جواب دیا' میں اپنی عادت سے مجبور ہوں' میری سرشت میں ہر ایک کو ڈنگ مارنا ہے۔

کچھوے نے پانی میں غوطہ لیا۔ بچھو چلایا' یہ کیا کر رہے ہو؟ کچھوے نے کہا میں پانی کو دیکھ کر مست ہو جاتا ہوں اور مستی میں اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتا، اور پھر میں ایک لمبا غوطہ لگاتا ہوں۔ اس وقت یہ ضرب المثل ''جیسی کرنی' ویسی بھرنی'' بولی جاتی ہے۔

۴۴۔ چام کے دام چلانا

کہتے ہیں کہ کہ شیر شاہ سوری کے ہاتھوں میں شکست کھا کر ہمایوں بادشاہ دریائے جمنا میں کود گیا لیکن دریا کے عین وسط میں پہنچ کر اس کی طاقت جواب دے گئی اور وہ غوطے کھانے لگا۔ یہ منظر ایک سقا دیکھ رہا تھا۔ چناں چہ وہ فوراً ہمایوں بادشاہ کے پاس پہنچا اور اسے اپنا مشک دیا جس کے سہارے ہمایوں تیرتا ہوا کنارے تک جا پہنچا۔

ہمایوں نے سقے سے وعدہ کیا کہ اگر اس نے دوبارہ تخت حاصل کر لیا تو اسے اڑھائی دن کی بادشاہت دے گا۔ ہوا یوں کہ شیر شاہ سوری کی وفات کے بعد سوری خاندان زوال پذیر ہو گیا اور ہمایوں دوبارہ تخت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ہمایوں بادشاہ نے حسب وعدہ سقے کو اڑھائی دن کی بادشاہت دی۔ اس نے اپنی حکومت کے دوران میں چمڑے کے سکے چلائے۔ اس وقت سے یہ فقرہ ''چام کے دام چلانا'' یعنی جوتوں سے کام لینا' بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کا کاروبار رعب و دبدبے اور عوامی خدمت سے عبارت ہے۔

۴۵۔ چغل خور' خدا کا چور

کہتے ہیں کہ ایک جنگل کا بادشاہ ''شیر'' بیمار ہو گیا۔ اس کی بیمار پرسی کے لیے جنگل کے سب باسی باری باری آئے لیکن لومڑی جان بوجھ کر ٹالتی رہی۔ اسے ڈر تھا کہ وہ بیمار شیر

کی عافیت دریافت کرنے جائے گی تو شیر' اس پر ہاتھ صاف کر کے اسے اپنے منہ کا نوالہ بنا لے گا۔

ایک دن گیدڑ' شیر کی بیمار پرسی کے لیے گیا۔ گیدڑ' لومڑی کا ہمسایہ تھا' اسے علم تھا کہ لومڑی شیر کی عیادت کے لیے نہیں گئی۔ اس نے شیر سے لومڑی کے نہ آنے کی چغل خوری کی۔ اگلے روز شیر نے لومڑی کو طلب کر لیا۔ لومڑی ڈرتی ڈرتی شیر کے پاس پہنچی۔ شیر لومڑی کو دیکھتے ہی اٹھ بیٹھا اور پوچھا کہ تم نے آنے میں لیت ولعل کیوں کی ہے؟

لومڑی نے شیر کو صحت یابی کی دعائیں دیتے ہوئے کہا۔ بادشاہ سلامت! میں نے دشمنوں کی صحت کی ناسازی کا سنا تو میں جنگل میں سیانے کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ اپنے جنگل میں کوئی حکیم نہ ملا' تو پڑوس کے جنگل میں جا نکلی۔ وہاں ایک دانا حکیم سے ملی' آپ کی طبیعت کی ناسازی کا ذکر کیا۔ اس نے ایک لمبی سانس بھری اور کہا کہ بادشاہ سلامت' اسی صورت میں جاں بحر ہو سکتے ہیں کہ بوڑھے گیدڑ کا خون پئیے۔

حضور! میں چلی آ رہی تھی کہ جناب کا حکم پہنچا۔ تاخیر کی معافی چاہتی ہوں اور آپ کی صحت کے لیے دعا گو ہوں۔

لومڑی کی طلبی کا سن کر گیدڑ بھی شیر کی عیادت کے بہانے دوبارہ جا پہنچا۔ بادشاہ نے بڑی مرّوت سے اسے پاس بٹھایا اور جب اسے غافل پایا تو تو اس کا گلا دبا کر سارا خون پی گیا۔ سچ ہے جو دوسروں کے لیے کنواں کھودتا ہے' وہ خود اس میں گرتا ہے۔ چغل خور کو غیب سے سزا ملتی ہے۔

۴۶۔ چور کی داڑھی میں تنکا

کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی امیر شخص کے ہاں چوری کی۔ امیر نے محلے کے

تمام مشکوک افراد پر قاضی کی عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی بہت ہی عقل مند آدمی تھا۔ اس نے پوچھ گچھ سے پہلے محلے کے تمام مشتبہ اشخاص کو اپنی عدالت میں طلب کر لیا۔ چور بھی چونکہ اسی محلے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لیے وہ بھی ان میں موجود تھا۔ قاضی نے سپاہی کو حکم دیا، کہ دیکھو میں جس شخص کی طرف اشارہ کروں اسے بغیر کسی تاخیر کے فوراً گرفتار کر لیا جائے۔

قاضی نے سب کے سامنے کہا۔ خبردار! جو چور ہے۔ اس کی داڑھی میں تنکا ہے۔ اصل چور کے دل میں پہلے ہی کھٹکا لگا ہوا تھا' کہ میں ضرور پکڑا جاؤں گا۔ اپنی داڑھی کو ٹٹولنے لگا' کہ تنکا کہاں ہے۔ قاضی کو معلوم ہو گیا' کہ چور یہی ہے۔ اسے گرفتار کر لیا گیا، اور تمام چوری کا مال اس کے ہاں سے برآمد ہوا۔ اس وقت یہ ضرب المثل زبانِ زدِ عوام ہے، کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مجرم اور گنہگار ضمیر کا مالک ہر وقت خوف میں رہتا ہے۔ مبادا اس کا جرم معلوم ہو جائے، اور وہ گرفتارِ مصیبت ہو جائے۔

۴۷۔ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی

کہتے ہیں کہ ایک جنگل میں ایک لٹیرا رہتا تھا۔ وہ راہ زن اس تاک میں رہتا تھا کہ کوئی مسافر ادھر سے گزرے اور وہ اسے لوٹ کر زندہ بچ کر نہ جانے دے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مسافر کا ادھر سے گزر ہوا۔ لٹیرے نے موقع پا کر اسے جالیا۔ اس نے اس کی تلاشی لی تو اس کی جیب سے صرف دو آنے برآمد ہوئے۔ لٹیرا سیخ پا ہو گیا کہ اتنی قلیل رقم!

لٹیرا جب اس مسافر کو قتل کرنے لگا تو اس نے منت سماجت کی کہ میرے دو آنے لے لو مگر میری سب سے قیمتی شے' میری جان تو نہ لو۔ لٹیرے نے کہا کہ میں ایک اصول پر راہ زنی کرتا ہوں کہ کوئی میرے ہاتھوں مال و جان سلامت لے کر نہ جائے۔ مسافر نے راہ زن

کو اللہ، رسول ﷺ کا واسطہ دیا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

موت، مسافر کی آنکھوں میں یقینی ہوگئی۔ اسی اثنا میں ایک مرغابی اڑتی ہوئی آئی اور سامنے، درخت کی ٹہنی پر بیٹھ گئی، مسافر نے مرغابی سے مخاطب ہو کر کہا، مرغابی! گواہ رہنا یہ شخص مجھے بے گناہ قتل کر رہا ہے۔ لٹیرا ہنس دیا کہ بھلا، مرغابی بھی گواہی دے سکتی ہے۔

وقت گزرتا گیا، لٹیرا مسافروں کی لوٹی ہوئی رقم لے کر ایک شہر میں بس گیا اور وہاں اپنا کاروبار پھیلا دیا۔ جلد ہی اس کی بہادری اور فراست کا شہرہ ہوگیا۔ ہوتے ہوتے اس کا چرچا بادشاہ کے دربار میں بھی ہونے لگا۔ ایک دن بادشاہ نے بلا کر اسے اپنا مصاحب بنا لیا۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک دن بادشاہ کا دسترخوان سجا ہوا تھا اور اس کے سارے مصاحب دسترخوان پر موجود تھے۔ اسی اثنا مرغابیاں بُنی ہوئی دسترخوان پر لائی گئیں۔ لٹیرا دیکھ کر مسکرا دیا۔ بادشاہ نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھ لیا۔ بادشاہ کو بلا وجہ مسکرانے پر شک پڑ گیا۔ چناں چہ بادشاہ نے اسے مسکرانے کی وجہ پوچھی۔ پہلے تو اس نے ٹرخانے کی کوشش کی، لیکن جب بادشاہ نے اصرار کیا تو کہنے لگا کہ وہ یہاں آنے سے قبل ایک لٹیرا تھا۔ ایک دفعہ وہ ایک مسافر کو قتل کرنے لگا تو اس نے ایک مرغابی کو گواہ بنایا تھا۔ بادشاہ نے کہا، آج اس مرغابی نے گواہی دے دی ہے۔ ''اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی'' یہ کہہ کر اس نے اسے تختہ دار پر لٹکانے کا حکم دیا۔

اس وقت سے یہ ضرب المثل ''اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔'' یعنی اللہ کی پکڑ ناگہانی اور سخت ہوتی ہے، زبان زد عوام ہے۔

۴۸۔ خدا گنجے کو ناخن نہ دے

حالی کہتے ہیں کہ ایک ضلعے کا حاکم بہت ظالم اور ناانصاف تھا۔ اس کے دست ستم

سے لوگ سخت نالاں تھے۔ جب بھی وہ دیہات میں دورے پر جاتا تو لوگوں سے شرارت کے طور پر دریافت کرتا کہ اس علاقے کے لوگ مجھے کیسا سمجھتے ہیں اور وہ میرے پیچھے میری تعریف کرتے ہیں یا برائی؟

ایک دن اس نے یہی سوال، ایک حال مست گدڑی پوش سے کیا۔ اس نے حاکم سے کہا کہ تیری مثال اس بدآواز گویئے کی سی ہے جس کو خود اپنی آواز سے نفرت تھی مگر پھر بھی وہ کھڑا ہو کر گا رہا تھا اور بار بار اپنی آواز کے پیچھے بھاگتا تھا، تاکہ معلوم کر سکے کہ دور اس کی آواز بھلی معلوم ہوتی ہے یا بری۔ اب تو جان گیا ہوگا کہ ''کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا! نہیں تو میں تجھے بتاتا ہوں! لوگ کہتے ہیں کہ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔

اس کا مطلب ہے کہ گھٹیا انسان اختیارات ملنے پر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ ایسے میں یہ فقرہ ''خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔'' بطور ضرب المثل استعمال کرتے ہیں۔

۴۹۔ چھپا رستم

رستم فارس کا مشہور پہلوان تھا۔ جنگ قادسیہ میں فارس کی فوجوں کا سپہ سالار تھا۔ جب اسے اسلامی فوج کا سامنا ہوا تو اس نے جنگ سے دامن بچانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن فارس کے بادشاہ یزدگرد کے حکم نے اسے جنگ میں کودنا پڑا۔ چناں چہ جنگ قادسیہ میں رستم زخموں سے چور ہو کر ایک نہر میں کود پڑا تاکہ تیر کر نکل جائے لیکن بلال بن علقمہؓ کی عقابی نگاہوں سے بچ نہ سکا۔ اس واقعے سے ایک ضرب المثل وجود میں آئی جو دو موقعوں پر استعمال ہوتی ہے۔ ایک تو شریر آدمی جو ظاہر میں غریب ہو۔ دوسرے وہ شخص جو کسی فن کا ماہر ہو اور وقت پر اس کا ہنر ظاہر ہو۔

۵۰۔ خیالی پکاؤ پکانا

کہتے ہیں کہ شیخ چلی کو کہیں سے مزدوری مل گئی۔ شیشے کے آلات سے بھرے

ہوئے ایک ٹوکرے کو کسی جگہ لے جانا تھا۔شیخ جی ٹوکرا لے کر چلے۔لیکن راستے میں ٹوکرے کو ایک جگہ رکھ کر سوچنا شروع کیا۔کہ اس کی جو مزدوری ملے گی۔اس کی مرغیاں خریدوں گا ان کے بہت سے انڈے ہوں گے۔انڈوں سے بچے نکلیں گے۔بڑے ہوں گے۔ان سے بکریاں' بکریوں سے گائیں بھینسیں خریدوں گا اور ان کی تجارت سے بہت بڑا آدمی بن جاؤں گا۔پھر ایک بہت بڑے گھرانے میں خوبصورت بیوی سے شادی کروں گا۔اسے اپنے قابو میں رکھوں گا اور اگر کبھی ناراض ہوگی تو اسے یوں ماروں گا۔یہ کہ کر ایک زور سے لات ماری۔جو ٹوکرے پر لگی۔سارے شیشے کے برتن چور چور ہوگئے اور تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دوراز کار منصوبے باندھنے سے نہیں بلکہ عمل سے کام چلتا ہے۔ایسے منصوبے باز آدمی کو شیخ چلی اور اس کے منصوبوں کو ''خیالی پلاؤ پکانا۔'' کی ضرب المثل کہا جاتا ہے۔

۵۱۔ دمڑی کی بڑھیا' ٹکا سر منڈائی

حجامت بنانے کو آیا تھا نائی
اجرت میں اس نے مانگی رضائی
مجھے اس وقت یہ مثل یاد آئی
دمڑی کی بڑھیا' ٹکا سر منڈائی

۵۲۔ دودھ کا دودھ' پانی کا پانی

کہتے ہیں کہ ایک دودھ فروش روزانہ گاؤں سے دودھ بیچنے قریبی شہر میں آیا کرتا

تھا۔ راستے میں اسے ایک ندی عبور کر کے شہر آنا ہوتا تھا۔ اس ندی کے کنارے ایک پرانا درخت بھی تھا جس کے نیچے وہ گرمیوں میں آتے جاتے بیٹھتا تھا۔ یہیں وہ اپنے دودھ میں پانی ملاتا تھا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گرمیوں کے موسم میں وہ دودھ فروخت کر کے واپس لوٹا اور ندی کے کنارے' درخت کے نیچے تھوڑی دیر ستانے کے لیے بیٹھ گیا۔ درخت کی گھنی چھاؤں اور ندی کے کنارے کی ٹھنڈی ہوا نے اسے تھوڑی دیر آنکھ لگانے پر مجبور کر دیا۔ آنکھ لگتے ہی' وہ گہری نیند سو گیا اور خراٹے لینے لگا۔

درخت پر بیٹھا ایک بندر دودھ فروش کی ساری حرکات بغور دیکھ رہا تھا۔ بندر نے دیکھا کہ دودھ فروش گہری نیند سو گیا ہے تو وہ نیچے اترا اور دودھ فروش کے قریب پڑی تھیلی اٹھا کر پھر سے درخت پر چڑھ گیا۔ اس تھیلی کے اندر دودھ فروش کی دن بھر کی کمائی تھی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو تھیلی کو غائب پایا۔ اس نے آگے پیچھے دیکھا مگر وہاں تو کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ پھر اس نے اوپر دیکھا تو بندر تھیلی کھولے سکے دیکھ رہا تھا۔

دودھ فروش اور بندر کی جب آنکھیں چار ہوئیں تو بندر تھوڑا سا نیچے کھسک آیا اس نے ایک مٹھی بھر کر سکے دودھ فروش کے سر پر دے مارے اور دوسری مٹھی بھر کر سکے ندی میں پھینک دیئے۔ بندر ایسا ہی کرتا رہا حتیٰ کہ تھیلی سکوں سے خالی ہو گئی اور آخر میں تھیلی بھی اس نے دودھ فروش پر گرادی۔ دودھ فروش خشکی پر پڑے سکے چنتے ہوئے اپنے آپ سے کہہ رہا تھا کہ چلو' دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوا۔

اس واقعے سے یہ ضرب المثل ''دودھ کا دودھ' پانی کا پانی'' بنی۔ یعنی پورا پورا انصاف ہو گیا۔ دودھ کے پیسے بچ گئے اور ندی کے پانی کے پیسے ندی میں ہی چلے گئے۔

۵۳۔ دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے

کہتے ہیں کہ ایک جنگل میں دو دوست سفر کر رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک ریچھ نمودار ہوا۔ ریچھ کو دیکھ کر دونوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

ان میں ایک کو درخت پر چڑھنا آتا تھا۔ اس نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ' فوراً سامنے کے درخت پر چڑھ گیا۔ دوسرے دوست کو درخت پر چڑھنا نہیں آتا تھا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا کہ اب ''نہ جائے رفتن' نہ پائے ماندن۔'' جانے کی جگہ نہیں اور ٹھہرنے میں بھی ہلاکت ہے۔

دوسرے دوست نے سن رکھا تھا کہ ریچھ مردہ جانور کا گوشت نہیں کھاتا ہے۔ یہ سوچ ذہن میں آتے ہی وہ فوراً زمین پر لیٹ گیا اور دم سادھ لیا۔ اتنی دیر میں ریچھ قریب آچکا تھا۔ اس نے زمین پر انسانی لاشے کو دیکھا تو قریب گیا اور اس کے ناک' کان سونگھے۔ ریچھ نے اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ اور چلتا بنا۔

درخت والے دوست نے دیکھا کہ خطرہ ٹل گیا ہے تو درخت سے نیچے اترا اور دوسرے دوست کو بتایا کہ ریچھ چلا گیا ہے۔ دونوں دوست ایک دوسرے کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ جب ان کے حواس ٹھکانے آئے تو درخت والے دوست نے دم سادھنے والے دوست سے پوچھا کہ ریچھ نے تمھارے کان میں کیا کہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ریچھ نے میرے کان میں کہا کہ یہ ضرب المثل ''ساجن ہم تم ایک ہیں' دیکھ کے ہیں دو۔ من کو من سے تول لے' دو من کبھی نہ ہو۔'' دہراتے ہوئے کہا ہے کہ بے وفا دوست سے تنہا بھلا اور دوست وہ' جو مصیبت میں کام آئے۔

۵۴۔ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا

ہندوستان میں ایک زمانے میں دلی میں افغان بادشاہوں کی حکومت تھی۔ اس

زمانے کی یادگار پٹھانوں کی وہ چھوٹی چھوٹی مسجدیں ہیں جو پاس بنائی گئی ہیں۔ پٹھان تندمزاجی کے سبب کسی کا احسان اپنے سر لینا اور غیر کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔اس سے ''ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا'' مثل مشہور ہوئی جو اس واقعے کی یاددلاتی ہے۔

۵۵۔ رادھا کو یاد کرو

رادھا، شری کرشن جی کی ایک پیاری گوپی تھی اور کُبجا دوسری خوب صورت محبوبہ تھی۔ کبجا کرشن جی کو چھیڑنے کے لیے اکثر بے تکلفی اور شوخی سے کہتی ''رادھا کو یاد کرو''۔ اس سے مثل ''رادھا کو یاد کرو'' مشہور ہوئی جس کے معنی ہیں۔ ''جاؤ اپنا کام کرو'' یا ''ہمیں کچھ پروا نہیں''۔

رادھا اپنے زمانے کی مشہور گانے اور ناچنے والی طوائف تھی جو بھاری معاوضے اور شرائط کے ساتھ اپنے فن کا مظاہرہ کرتی تھی۔ اس طرح اس دور کے محدودے چند راجے، مہاراجے ہی رادھا کے فن کا بار اٹھا سکتے تھے۔اس سے ہی ایک دوسری مثل مشہور ہوئی کہ ''نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی'' یعنی بھاری شرائط کی وجہ سے کام کا ہونا ناممکن ہے۔

۵۶۔ زندہ در گور ہونا

حالی کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عرب میں یہ رسم تھی کہ اگر کسی گھر میں لڑکی پیدا ہوتی تھی تو ظالم اور بے رحم باپ اس کو ماں کی گود سے لے کر زمین میں زندہ دفن کر دیتا تھا۔اب بھی دنیا میں یہی رسم جاری ہے جو لوگ عقل کے اندھے ہیں وہ بیٹی کے سود و بہبود کی مطلق پروا نہیں کرتے۔ چنانچہ جب وہ بیٹی کے لیے رشتہ تلاش کرنے نکلتے ہیں۔تو سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ بیٹی کو ایسے خاندان میں بیاہیں جو خوشحال ہو اور ذات کی بلندی میں سورج اور چاند

سے بڑھ کر ہو۔ سسرال کے تمام مردوں عورتوں اوران کے عادات واطوار سے پوری واقفیت ہو۔ دونوں گھرانے ایک ہی شہر میں رہتے ہوں اوران میں باہم نہایت قریبی رشتہ داری ہو۔ کیونکہ اگرلڑکی کوکہیں دور پردیس میں بیاہ دیا۔ تووہ گویاوالدین کے لیے جیتے جی مرگئی۔

لوگ اس بات کی تو چھان بین کرتے ہیں لیکن یہ کوئی نہیں دیکھتا کہ شوہر کیسا ہے۔ شوہر کیسا ہی بدمزاج' جاہل' بدچلن اور آوارہ ہو۔ اگر وہ اونچی ذات والا ہے تو اس کے سارے عیوب چھپ جاتے ہیں۔ یہی وہ بری رسم ہے جس کے باعث اکثر بھیڑیں (بھولی بھالی اورشریف لڑکیاں) بھیڑیوں (نااہل اورآوارہ مزاج مردوں) سے وابستہ ہوجاتی ہیں اور زندہ درگور ہوجاتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں صرف لڑکی کوزندہ زمین میں گاڑ دیا جاتا تھامگر آج کل لڑکی کے ساتھ والدین بھی زندہ درگور ہوجاتے ہیں۔ (نااہل داماد کے ہاتھوں نہ صرف لڑکی کی زندگی تباہ ہوتی ہے بلکہ والدین کی زندگی بھی حرام ہوجاتی ہے) اگرلوگ شادی کے وقت اپنے اورلڑکی کے انجام کومدّنظرنہ رکھیں۔ تو یہ زمانہ جاہلیت سے بھی بدتر ہے۔

اس وقت یہ ضرب المثل بولی جاتی ہے کہ ''زندہ درگور ہونا'' یعنی موت سے پہلے مرجانا۔

۵۷۔ سانچ کوآنچ نہیں

کہتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ابھی بچے ہی تھے کہ والدہ نے آپ کوعلم حاصل کرنے کے لیے' ایک قافلے کے ہم راہ بغداد روانہ کردیا۔ والدہ نے چالیس اشرفیاں آپ کی قمیض میں سی دیں اور چلتے ہوئے نصیحت کی کہ بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا۔

قافلہ بغداد کی طرف چل دیا۔ قافلے نے ابھی دو منزلیں ہی طے کی تھی کہ ڈاکوؤں نے قافلے پرحملہ کردیا اوراس کا سارا سازوسامان لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو نے شیخ

عبدالقادر جیلانی کو بچہ سمجھ کر مذاق کیا۔ برخوردار! تمھارے پاس بھی کچھ ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ ہاں' میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں' جو میری قمیض میں سلی ہوئی ہیں۔ ڈاکو یہ جواب سن کر حیران ہوا اور آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ کہ سنایا۔

سردار نے وہی سوال دہرایا اور آپ نے بھی وہی جواب دیا۔ سردار نے آپ کی قمیص کی سلائی کھولی تو چالیس اشرفیاں زمین پر گر پڑیں۔ اس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ' لڑکے! تو نے سچ بول کے اپنی اشرفیاں گنوا دیں۔ آپ نے جواب دیا۔ میری ماں نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تاکید کی ہے۔ آپ کا یہ جواب سن کر سردار اس قدر متاثر ہوا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ سوچنے لگا کہ اس لڑکے کو ماں کی نصیحت کا اتنا پاس ہے اور میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام سے بھی منہ موڑے ہوئے ہوں۔ اس نے سچے دل سے توبہ کر لی اور اس کے سارے ساتھی بھی تائب ہو گئے' اور قافلے کا لوٹا ہوا مال بھی واپس کر دیا۔

اس وقت سے یہ فقرہ ''سانچ کو آنچ نہیں'' بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے۔

۵۸۔ شیخ چلی

شیخ چلی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو دور از کار منصوبے باندھے۔ کہتے ہیں کہ شیخ چلی کو ایک شخص نے مزدوری پر لگایا۔ ایک ٹوکرے میں شیشے کے برتن بھر کر ان کو دیئے کہ فلاں جگہ اس ٹوکرے کو پہنچا دو۔ شیخ جی نے رستے میں ایک جگہ ٹوکرے کو الگ رکھ کر سوچنا شروع کیا کہ آج جو مزدوری مجھے وصول ہو گی، اس سے ایک مرغا اور ایک مرغی خرید کروں گا۔ مرغی انڈے دے گی، اُسے انڈوں پر بٹھاؤں گا۔ اس سے بہت سے بچے حاصل ہوں گے۔ جب بہت سی مرغیاں ہو جائیں گی تو ان کو بیچ کر ایک بکری اور ایک بکرا خرید کروں گا اور اس کی نسل بڑھاؤں گا۔ بکریوں کا ریوڑ جب بڑھ جائے گا تو اس کو فروخت کر کے گائے لوں گا۔

گائے کی نسل اچھی طرح ترقی کرے گی۔ گایوں کا گلہ بیچ کر بھینس لوں گا۔ جب بہت سی بھینسیں ہو جائیں گی تو ان کی تجارت سے میں امیر کبیر ہو جاؤں گا۔ ایک بڑے گھرانے میں شادی کروں گا۔ بیوی ایسی تلاش کروں گا جو حسین ہو۔ میں اس کو ہمیشہ اپنے قابو میں رکھوں گا۔ اگر وہ نافرمانی کرے گی تو اس کی کمر پر زور سے ایک لات اس طرح جڑوں گا۔ شیخ جی اس وقت غصے میں تھے۔ خیالی بیوی کی جگہ آپ کی لات ٹوکرے پر پڑی اور شیشے کے تمام برتن چور چور ہو گئے۔ شیخ چلی کی ضرب المثل دور از کار منصوبے باندھنے والے شخص کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

۵۹۔ طویلے کی بلا، بندر کے سر

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کے طویلے کے دو چنیدہ گھوڑے تھان میں بندھے ہوئے تھے۔ شاہی سواری کے ان گھوڑوں کو انار کا پانی پلایا جاتا اور سیب کا مربہ کھلایا جاتا۔ مرغزاروں سے لائی ہوئی نرم گھاس کے چارے میں چار مغز ڈالے جاتے۔

گھوڑوں کا سائیس بھی بڑا کائیاں شخص تھا۔ مگر اسے حقہ پینے کی لت تھی۔ وہ تھان کے قریب ہی ایک شاہی خیمے میں رہتا تھا۔ اس نے ایک کتا اور ایک بندر بھی پال رکھا تھا۔ جو اس کے ساتھ ہی رہتے تھے۔

ایک دن بادشاہ اچانک طویلے میں آ نکلا اور طویلے کی کارگزاری دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ بادشاہ سائیس کو بھی ساتھ لے گیا۔ بادشاہ کی اچانک آمد پر سائیس اپنا حقہ زندہ ہی چھوڑ گیا تھا اور پھر ادھر سے ہی اسے بادشاہ کے ہم راہ جانا پڑ گیا تھا۔

کتا اور بندر آپس میں کھیل رہے تھے کہ ادھر ایک بلی آ نکلی۔ کتا بلی کو دیکھتے ہی اس پر جھپٹا۔ بلی خیمے میں بھاگ گئی۔ دونوں کی آنکھ مچولی سے حقہ گرا اور حقے کی آگ

نے خیمے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ خیمے سے آگ کی چنگاریاں ہوا سے اڑ کر گھاس پھوس کے انبار تک جا پہنچیں اور آناً فاناً آگ نے پورے طویلے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور شاہی اہل کاروں کو خبر ہونے تک طویلہ جل کر راکھ ہو گیا۔

بندر طویلے سے باہر کود کر جان بچانے میں کام یاب ہو گیا تھا۔ طویلے میں آتش زدگی کی وجوہ دریافت کرنے کے لیے ایک کمیشن بٹھایا گیا جس نے آتش زدگی کی ساری کارروائی بندر کے نازک کندھوں پر ڈال دی اور طویلے کی تباہی کے الزام میں بندر کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ اس سے یہ ضرب المثل "طویلے کی بلا' بندر کے سر" زبان زدعوام ہو گئی۔ اس کا مطلب ہے۔ کرے مائی' بھرے جائی۔

۶۰۔ عدلِ جہانگیری

برعظیم پاک و ہند میں مغلوں کا دور حکومت "سنہری زمانہ کہلاتا ہے اور جہانگیر بادشاہ کا عدل ضرب المثل ہے۔

اس نے اپنے محل کے باہر ایک سونے کی زنجیر لٹکا رکھی تھی۔ یہ زنجیرِ عدل مشہور تھی اور کوئی بھی فریادی اس زنجیر کو ہلا کر بادشاہ سے انصاف حاصل کر سکتا تھا۔ ایک دن زنجیر اس کی چہیتی بیوی نور جہاں کے خلاف ہلی۔

نور جہاں اپنے محل کی بالکنی میں کھڑی بیرونی منظر سے لطف اندوز ہو رہی تھی ایک راہ گیر کا نیچے سے گزر ہوا۔ اس کی اچانک نظر نور جہاں پر پڑی اور وہ ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھتے ہی محو ہو گیا۔ ملکہ نے اسے گستاخی خیال کیا اور ایک تیر چلا کر ڈھیر کر دیا۔

راہ گیر ایک ہندو کسان تھا۔ اس کے قتل کی خبر اس کی بیوی کو ہوئی تو سر پیٹ کر رہ گئی۔ وہ بیوہ اور اس کے بچے یتیم ہو چکے تھے۔ اس نے جہانگیر بادشاہ کی زنجیرِ عدل ہلا

دی۔ زنجیر کا ہلنا تھا کہ جہانگیر بادشاہ نے دربار لگا کر ملکہ کے قتل کا فیصلہ سنا دیا۔

مقتول کی بیوی یہ فیصلہ سن کر ہکا بکا رہ گئی۔ وہ بولی، جہاں پناہ! مجھے انصاف مل گیا ہے، میں ملکہ کا قتل معاف کرتی ہوں۔ ملکہ نور جہاں نے اسے زر و جواہر سے مالا مال کر دیا۔

اس واقعے سے ''عدل جہانگیری'' کی ضرب المثل بنی جو بلا رو رعایت عدل و انصاف کے موقعے پر استعمال ہوتی ہے۔

۶۱۔ غرور کا سر نیچا

کہتے ہیں کہ ایک خرگوش کو اپنی تیز رفتاری پر بڑا گھمنڈ تھا۔ ایک دن وہ تیزی سے دوڑے جا رہا تھا کہ راستے میں اسے ایک کچھوا رینگتا ہوا ملا۔ خرگوش کچھوے کی سست روی پر ہنسا۔ کچھوے نے خرگوش سے کہا، میاں خرگوش! اللہ نے اگر تمہاری ٹانگوں کو دوڑنے پھرنے کی طاقت دی ہے تو، اسی نے میری کمر میں فولادی قوت بھی بھری ہے۔ اگر تو اپنی برق رفتاری پر نازاں ہے تو آؤ! شرط بد کر دوڑ لگاتے ہیں۔ آج میں ہوں اور تم ہو۔ میدان میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ اسی موقعے پر کہتے ہیں۔ آدمی جانے بسے، سونے جانے کسے۔ (آدمی کے ہنر ساتھ رہنے سے اور سونا ڈھالے جانے سے، معیار کی پرکھ ہوتی ہے۔)

منزلِ مقصود کا تعین کر کے دونوں میں شرط بد گئی۔ خرگوش سرپٹ دوڑنے لگا۔ کچھوا اپنی قدرتی چال میں منزل کی طرف چل دیا۔ خرگوش چوکڑیاں بھرتا ہوا، یہ جا، وہ جا، بہت دور نکل گیا۔ اتنا تیز بھاگنے سے، یہ ننھی سی جان تھک کر چور ہو گئی، اس نے سوچا کہ میں کچھوے سے بہت دور، آگے نکل آیا ہوں۔ کیوں نہ تھوڑی دیر ستا لوں۔ یہ سوچ کر خرگوش لمبی تان کر سو گیا اور خوابِ غفلت میں ڈوب گیا۔ کچھوا آہستہ آہستہ رینگتا ہوا، منزل کی طرف رواں دواں رہا۔ وہ راستے میں خرگوش کے پاس سے گزرا تو اسے فرشتوں سے شرط باندھ کر سوتے پایا تو سمجھ گیا کہ اب یہ گھوڑے بیچ کر سویا ہے، میرے منزلِ مقصود تک پہنچنے سے پہلے

نہیں اٹھے گا۔ ایسا ہی ہوا۔ کچھوا منزل پر پہنچ گیا اور وہ آرام ہی کرتا رہ گیا۔ اچانک خرگوش کو خیال آیا کہ میں نے تو کچھوے سے شرط باندھی تھی۔ یہ یاد آتے ہی وہ پھر سے سرپٹ دوڑنے لگا، لیکن اب پچھتائے کیا ہوت، جب چڑیا چگ گئیں کھیت، وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ سچ ہے کہ "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں" خرگوش جب منزل پر پہنچا تو کچھوے کو پہلے سے ہی منزل پر موجود پایا۔ یہ دیکھ کر خرگوش اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

کچھوے نے خرگوش سے مخاطب ہو کر کہا، او گدھے کے کان! دوڑ جیتنے کے لیے، آہستہ اور متواتر چلنا پڑتا ہے۔ اپنی شکست سے، تم یہ جان لو کہ "غرور کا سر، ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔"

۶۲۔ قارون کا خزانہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں قارون بہت بڑا مال دار تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ موسیٰؑ کا عم زاد بھائی تھا۔ اس کے خزانے کی چالیس اونٹوں پر کنجیاں لادی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰؑ نے اس سے کہا کہ تم اپنے خزانے پر "مارگنج" بن کر بیٹھ گئے ہو۔ اس کے منہ رشتہ داروں، غریبوں اور اہل خانہ پر کھول دو۔ خزانے سے اللہ کے حکم کے مطابق زکوٰۃ دو۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حکم سے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ آپؑ کی بے ادبی کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے قارون کو مع اس کے خزانوں کے زمین میں غرق کر دیا۔

قارون کے خزانے سے مراد بہت بڑا خزانہ لیا جاتا ہے اور قارون کو بخل میں بطور ضرب المثل استعمال کرتے ہیں۔

۶۳۔ قاضی کی مونج

کہتے ہیں کہ قاضی جی کے مکان پر ان کے ایک دوست بیٹھے تھے۔ اس وقت قاضی جی کے نوکر نے آکر کہا کہ گھر میں "مونج" کی ضرورت ہے۔ قاضی جی نے نوکر کو دام دیے اور

بازار سے لانے کو کہا۔ اتفاقاً بازار میں مونج نہ ملی۔ ان کے دوست نے کہا کہ قاضی صاحب میرے پاس موجود ہے، نوکر ساتھ بھیجے گا۔ جتنی درکار ہو لے آئے گا۔ چناں چہ ان کے ہاں سے بقدر ضرورت مونج منگوالی گئی۔ قاضی جی کے محرر نے اس واقعے کو روزنامچے میں لکھ دیا کہ اس قدر مونج فلاں شخص کے ہاں سے آئی۔ جب ایک مدت کے بعد اس منصب پہ کوئی اور قاضی معمور ہوا اور اس کو سرکاری کام کے لیے مونج درکار ہوئی۔ دفتر سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص سے مونج لی گئی تھی۔ اُس نے بھی انہیں کے یہاں سے منگوائی۔ اس طرح اس مونج کا خرچ اُس غریب کے ذمے پڑ گیا۔ "قاضی کی مونج" کی ضرب المثل اس موقعے پر بولتے ہیں جب کسی کے ذمہ ناحق کی کر لگ جائے۔

۶۴۔ کہاں راجا بھوج اور کہاں گنگا تیلی

کہتے ہیں کہ راجا بھوج پر جب برے دن آئے تو راج پاٹ چھن گیا اور وہ دردر کی خاک چھاننے پر مجبور ہو گیا۔ ایک دن وہ مانگتا کھاتا ایک رانی کے ہاں جا نکلا۔ ابھی وہ محل میں ہی تھا کہ ایک کاٹھ کی مورتی رانی کا کھونٹی پر لٹکا ہوا ہار نگل گئی۔ رانی نے بھوج کو چور سمجھ کر پکڑ لیا اور راجا کے سامنے پیش کر دیا۔ راجا نے چوری کی سزا میں اُس کا ایک ہاتھ کاٹ کر دوسرے ہاتھ میں تھما دیا۔

بھوج اسی بے چارگی کی حالت میں تھا کہ گنگا تیلی کا اِدھر سے گزر ہوا۔ گنگا تیلی کے گھر اولاد نہ تھی۔ اُسے نوجوان کی کس مپرسی پر ترس آیا۔ وہ اُسے گھر لے آیا اور کسی اچھے حکیم سے اس کا علاج کرانے لگا۔ خوش قسمتی سے چند دنوں میں ممیائی نے اپنا اثر دکھایا اور بھوج چنگا بھلا ہو گیا۔ بھوج اب تیلی کا کولھو چلانے لگا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ وہ کولھو چلا رہا تھا اور دیپک راگ گا رہا تھا۔ راجا کی بیٹی نے اس وقت محل کا چراغ گل کرنے کا حکم دیا۔ چراغ جب بجھائے جاتے تو راگ کے سروں کے اثر سے دوبارہ جل اٹھتے۔ رانی نے دیکھا کہ چراغ گل نہیں ہو رہے تو اس نے نوکروں سے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ گنگا تیلی کے گھر میں کوئی دیپک راگ گا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چراغ جب بجھائے جاتے ہیں تو راگ کے سروں کے اثر سے جل اٹھتے ہیں۔ صبح کو اس نے راجا کو سر ہو کر شادی کا پیغام گنگا تیلی کے گھر بھجوایا۔ چناں چہ شادی ہو گئی۔ کاٹھ کی مورتی نے بھی ہار اگل دیا۔ راج پاٹ بھی دوبارہ نصیب ہوا۔ راج ملنے کے بعد راجا بھوج نے گنگا تیلی کو ہمیشہ اپنا باپ سمجھا اور اس کو مالا مال کر دیا۔ یہاں سے یہ مثل ''کہاں راجا بھوج اور کہاں گنگا تیلی'' مشہور ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ امیر غریب کی نسبت نہیں مگر تقدیر کے نزدیک کوئی بات عجیب نہیں۔

۶۵۔ کھیل بتاشوں کا مینہ

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیخ چلی کسی کا کچھ مال چرا کر لائے۔ ان کی ماں کو اندیشہ ہوا کہ وہ اپنی حماقت کی وجہ سے چوری کا حال چھپا نہیں سکیں گے۔ لہٰذا ماں نے چوری کا مال چھپا دیا اور کھیلیں بتاشے اس طرح گرائے کہ شیخ چلی اپنی نادانی کی وجہ سے سمجھے کہ یہ آسمان سے برسے ہیں۔

چوری کے مال کی تحقیقات شروع ہوئی۔ شیخ چلی نے چوری کا اقبال کر لیا لیکن چوری کا دن اس طرح بتایا کہ جس روز کھیل بتاشوں کا مینہ برسا تھا، اس روز چوری کی تھی۔ اس طرح ''کھیل بتاشوں کا مینہ'' کی ضرب المثل مشہور ہوئی اور یہ اس جگہ مستعمل ہے جب کوئی غیر معین زمانہ بتائے۔

۶۶۔ کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ شیر شکار کے لیے نکلا اور اپنے ہم راہ گیدڑ اور لومڑی کو بھی لے لیا۔ ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ایک نیل گائے، شیر کے سامنے آ گئی۔ شیر نے ایک پنجہ مارا اور اسے وہیں ڈھیر کر دیا۔ قریب ہی ایک بکری یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ اس کا شیر کو دیکھتے ہی دم اکھڑنے لگا۔ شیر نے اس پر بھی پنجہ آزمایا اور اسے گھائل کر دیا۔ پاس سے خرگوش گزر رہا تھا، شیر نے اسے بھی پنجے میں مسل کر نیچے رکھ دیا۔

شکار کھیلنے کے بعد شیر نے دم لیا۔ گیڈر اور لومڑی نے شیر کے شکار کھیلنے کی مہارت پر داد دی۔ شیر نے گیڈر سے مخاطب ہو کر کہا، لونڈے شکار کی تقسیم کس طرح کی جائے۔ گیڈر نے کہا حضور! تقسیم تو پہلے ہی موجود ہے کہ نیل گائے، آپ کے حصے میں، بکری میرے حصے میں اور خرگوش لومڑی کو دے دی جائے۔ شیر نے غصے میں دھاڑتے ہوئے کہا، کم ذات! شکار ہم کریں اور حصہ داری تم کرو یہ کہ کر پنجہ مارا اور چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ اس کے بعد شیر، لومڑی سے مخاطب ہوا۔ او لونڈیا! تو بتا، تقسیم کس طرح کی جائے؟۔ لومڑی گیڈر کا حشر دیکھ چکی تھی۔ اس نے کہا، بادشاہ سلامت، جان کی امان پاؤں تو کچھ عرض کروں؟ ہاں اجازت ہے۔ لومڑی نے کہا، حضور! یہ نیل گائے آپ دوپہر کے کھانے میں لیں، بکری شام کے کھانے میں اور خرگوش سے صبح کے ناشتے میں لطف اندوز ہوں۔ بندی، تو آپ کی صحت کے لیے دعا گو ہے۔ شیر، لومڑی کی بات سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس نے سالم بکری اس کو بخش دی۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ شیر جنگل کا بادشاہ ہے، وہ بچے دے، انڈے دے اسے کون پوچھ سکتا ہے۔ اس سے ''کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا'' اور ''زبردست کا ٹھینگا سر پر'' یعنی (زبردست کے سامنے کچھ پیش نہیں چلتی) جیسی ضرب الامثال بنیں جو زبان زدِ عوام ہو گئیں۔

۶۷۔ کہاں راجا بھوج، کہاں گنگا تیلی

کہتے ہیں کہ قنوج کے راجا بھوج کا تخت و تاج چھن گیا اور وہ در در کی خاک چھانتا راجا جے پور کے دربار میں جا پہنچا۔ راجا جے پور نے اسے اپنے دربار میں ملازم رکھ لیا۔ وہ راجاؤں کے مزاج کو بخوبی سمجھتا تھا، اس لیے جلد ہی وہ راجا کا منظورِ نظر بن گیا۔ راجا اسے سفر و حضر میں ساتھ رکھنے لگا۔

ایک دن راجا کے ساتھ دستر خوان پر بہت سے مصاحب بیٹھے کھانا تناول کر رہے تھے کہ بھوج کی بے ساختہ چیخ نکل گئی۔ بھوج کی غیر ارادی چیخ نے سب کو چونکا دیا۔ راجا اٹھا اور بھوج کو دلاسا دینے لگا، اس دلاسے سے وہ اور بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ راجا نے جان بوجھ کر اسے رونے کا موقع دیا تاکہ رونے سے اس کا غم ہلکا ہو جائے۔ کچھ دیر کے بعد بھوج سنبھلا رونا بند کیا اور راجا سے معذرت کی۔

راجا نے بھوج سے ماجرا بیان کرنے کو کہا۔ پہلے تو بھوج ٹالتا رہا مگر، آخر حقیقت کہتے ہی بنی۔ اس نے کہا، میں قنوج کا راجا بھوج ہوں، گردشِ ایام سے آپ کے ہاں ملازم ہونے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ راجا نے کہا، اگر ایسا ہے تو بتاؤ! مرغ میں سب سے لذیذ شے کون سی ہوتی ہے۔؟ اس نے بلا تامل کہا کہ مرغ کی کھال۔ بھوج کے جواب سے راجا، تاڑ گیا کہ واقعی ہی یہ ''راجا بھوج'' ہے۔ راجا اٹھا، اس سے بغل گیر ہوا اور اسے اپنے مصاحبوں میں شامل کر لیا۔

راجا بھوج کا واقعہ جنگل کی آگ کی طرح پورے محل میں مشہور ہو گیا۔ چند دنوں کے بعد راجا کے مصاحبوں کی اسی طرح محفل جمی تھی کہ ایک دوسرے ملازم نے راجا بھوج کی نقل اتارنا شروع کی۔ راجا سارا ماجرا سمجھ گیا۔ اس نے ملازم سے پوچھا کیا ہوا، تمھارے رونے کا سبب کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں ریاست کانگڑا کا راجا ہوں، گردشِ ایام نے آپ

کے ہاں ملازم ہونے پر مجبور کیا۔ مجھے یہ منظر دیکھ کر اپنا راج یاد آ گیا، اس لیے رو دیا۔ راجا نے کہا۔ اچھا بتاؤ، گائے کے گوشت میں کون سی شئے لذیذ ہوتی ہے؟ اس نے فوراً جواب دیا، کھال۔ اس کے جواب پر سب ہنس دیئے۔ راجا کی زبان سے فی البدیہ نکلا۔ کہاں راجا بھوج، کہاں گنگا تیلی۔ اس وقت سے یہ ضرب المثل زبان زدِ عوام ہے۔ کہ ''کہاں راجا بھوج، کہاں گنگا تیلی'' یعنی اعلیٰ اور ادنیٰ برابر نہیں ہو سکتے۔

۶۸۔ کھودا پہاڑ نکلا چوہا

کہتے ہیں کہ خسرو پرویز کے محلوں میں فرہاد نامی نوجوان نقاشی کر رہا تھا کہ اس کی نظر خسرو پرویز کی پری پیکر بیوی شیریں پر پڑی۔ فرہاد اسے دیکھتے ہی دل و جان سے فریفتہ ہو گیا۔ اس نے محل کی ساری دیواروں پر شیریں کی تصاویر بنا دیں۔ خسرو پرویز تاڑ گیا اور اس نے ایک چال چلی۔

خسرو پرویز نے فرہاد سے کہا۔ کہ اگر تم پہاڑ سے ایک نہر کاٹ کر شیریں کے محل تک لے آؤ۔ تو شیریں تمھیں دے دی جائے گی۔ فرہاد نے پہاڑ کاٹنا شروع کر دیا۔ جب وہ اپنے کام میں کامیاب ہو گیا تو خسرو پرویز نے کہلا بھیجا کہ شیریں مر گئی ہے۔ یہ روح فرسا خبر سنتے ہی فرہاد بھی تیشہ مار کر مر گیا۔

فرہاد نے پہاڑ کھودا مگر ہاتھ کچھ نہ آیا۔ ایسے بے کار مشقت کے لیے یہ ضرب المثل ''کھودا پہاڑ، نکلا چوہا'' بولی جاتی ہے۔ اگر جذبہ صادق ہو تو انسان فرہاد کی طرح ''جوئے شیر'' لانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ جذبہ صادق کو عشق کہتے ہیں۔ مولانا حالی ''عشق'' کو مخاطب کر کے کہتے ہیں

فرہاد کوہ کن کی لی تو نے جان شیریں   اور قیس عامری کو مجنوں بنا کے چھوڑا

۶۹۔ گربہ کشتن روزِ اوّل

کہتے ہیں کہ دو دوستوں نے ایک ساتھ شادی کی۔ دونوں کی بیویاں بدمزاج نکلیں۔ ایک کی بیوی خاوند پر غالب آئی۔ دوسرے کی نہایت فرماں بردار ثابت ہوئی۔ پہلے دوست نے دوسرے سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی بدمزاج بیوی پر کیسے قابو پایا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ پہلے ہی دن جب ہم دونوں میاں بیوی دستر خوان پر کھانا کھانے کے لیے بیٹھے۔ تو پاس ایک بلی بھی آ بیٹھی۔ میں نے بلی کو بھگانا چاہا۔

لیکن وہ نہ گئی۔ میں نے فوراً اٹھ کر بلی کو مار ڈالا۔ اس واقعے سے میری بیوی پر میرا رعب چھا گیا، اور وہ مجھ سے ڈرنے لگی۔ یہ سن کر اس دوست نے بھی گھر جا کر ایسا ہی کیا لیکن اس کی بیوی اس کی عادت سے واقف ہو چکی تھی، اس واسطے اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔

اس فارسی ضرب المثل کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اپنا وقار، رعب اور دبدبہ قائم رکھنے کے لیے پہلے ہی دن اپنے آپ کو بارعب ثابت کرنا چاہیے۔ پہلے دن بلی مارنے "گربہ کشتن روزِ اوّل" کی یہ ضرب المثل اردو میں بھی کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔

۷۰۔ گرگ باراں دیدہ

گرگ زادے (بھیڑیئے) شیر سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں بھیڑ لگتے ہیں اسی روپ کی وجہ سے جنگل کے جانور دھوکا کھا جاتے ہیں۔ انھیں جنگل کے کھشتری کہا جاتا ہے جو کسی بھی وقت دہشت گردی کا الزام لگا کر' کسی پر بھی ہاتھ ڈال سکتے ہیں اور وجہ بتائے بغیر چیر پھاڑ کر حساب برابر کر دیتے ہیں۔

ان گرگ زادوں نے زمانے کے کئی گرم سرد دیکھے ہوتے ہیں۔ بادو باراں' آندھی و

طوفان، برف باری و ژالہ باری کے ایام ان پر بھاری ہوتے ہیں۔ ایسے میں جنگل کا ہر جانور اپنی اپنی پناہ گاہوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ گرگ زادے بھی ایک غار میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ باد و باراں کی وجہ سے باہر جا نہیں سکتے اور اتنے دنوں تک بھوکے رہ بھی نہیں سکتے۔ وہ ایک دائرے میں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے پر نظریں جمائے رکھتے ہیں تاکہ کوئی غافل ہو اور سب یک بارگی اس پر حملہ آور ہو کر اسے دبوچ لیں اور تکا بوٹی کر کے کھا جائیں۔ کیوں کہ سب جہاگرگ ہوتے ہیں' اس لیے کسی کا داؤ نہیں چلنے دیتے۔ اس سے گرگ باراں دیدہ کی ضرب المثل وجود میں آئی جو تجربہ کار' خرانٹ اور آزمودہ کار ظاہر کرنے کے موقعے پر بولی جاتی ہے۔

۷۱۔ گھر پھوٹے' گنوار لوٹے

کہتے ہیں کہ ایک کلھاڑی کسی درخت کو کاٹ رہی تھی مگر ہزار کوششوں کے باوجود وہ درخت کو چند ضربیں لگانے کے سوا اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی تھی۔ درخت اس پر مطمئن تھا کہ یہ ناداں کتنی بھی اپنی قوت آزمالے یہ میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔

بہت دنوں تک یہ معاملہ چلتا رہا۔ کلھاڑی متواتر اپنی طاقت آزمائی کرتی رہی مگر ہر بار اسے منہ کی کھانا پڑتی تھی۔ آخر ایک دن درخت کی ایک ٹہنی' درخت سے باغی ہو گئی اور وہ غداری پر اتر آئی۔ اس نے کلھاڑی کو مخاطب کر کے کہا کہ بہن! میں تمھیں ایک ترکیب بتاتی ہوں' اگر تو نے اس پر عمل کیا تو درخت کو کاٹنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ چناں چہ اس نے کلھاڑی سے کہا کہ تم درخت کی ایک شاخ کاٹ کر اسے اپنے اندر ''دستہ'' بنا کر لگا لو' تو یقیناً تم درخت کو کاٹنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

کلھاڑی نے ایسا ہی کیا۔ کلھاڑی نے دستہ لگا کر' جب درخت پر وار کیا تو درخت نے ہتھیار ڈال دیئے اور کلھاڑی سے کہا کہ بی بی! تمھارے ساتھ' میرے اپنے ہی مل گئے ہیں۔ اس لیے اب میری تباہی اور ہلاکت یقینی ہو گئی ہے۔ اس دن سے یہ ''ضرب المثل بن گئی کہ'' گھر

پھوٹے، گنوار لوٹے۔"

۷۲۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

کہتے ہیں کہ جب لنکا کا راجا راون جوگی کا بھیس بدل کر رام چندر جی کی بیوی سیتا کو اٹھا کر لے گیا۔ تو رام چندر نے لنکا پر حملہ کرنے کا مصمم ارادہ کیا' تا کہ اپنی بیوی کو دشمن کی قید سے رہائی دلا کر واپس لائیں۔ اس حملے کے دوران میں راون کے سگے بھائی بھویشن نے رام چندر جی کی بہت مدد کی۔ اس نے قلعہ لنکا کے بہت سے راز بتائے اور رام چندر جی نے لنکا کو فتح کر لیا۔ یوں راون سیتا کو واپس لانے میں کامیاب ہو گئے۔

اس وقت سے یہ ترکیب گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" بطور ضرب المثل استعمال ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ جو آدمی تمام رازوں پر پوری واقفیت رکھتا ہے۔ اس سے ہر وقت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

راون کے بھائی بھویشن نے راجا رام سے مل کر لنکا کے بہت سے بھیدوں سے پردہ اٹھایا تھا اور اسے اس کے فتح کرنے میں مدد دی تھی۔ اس سے یہ مثل "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" کی مثل مشہور ہوئی مطلب یہ ہے کہ راز دار کی دشمنی بڑا نقصان پہنچاتی ہے۔

۷۳۔ لالچ بری بلا ہے

کہتے ہیں کہ تین دوست ایک جنگل سے گزر رہے تھے کہ انھیں ایک تھیلی ملی جس میں سونے کے سکے تھے۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ ہم اس رقم کو تین برابر حصوں میں بانٹ لیتے ہیں۔ وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ اس دوران میں انھیں بھوک نے ستایا۔ انھوں نے ایک ساتھی کو پیسے دے کر قریبی شہر میں بھیجا تا کہ کھانا لے آئے۔

جب وہ کھانا لینے چلا گیا تو باقی دو دوستوں نے سوچا کہ اگر ہم تیسرے ساتھی کا کام

تمام کر دیں تو رقم آدمی آدمی ہم دونوں کو مل جائے گی۔ تیسرے دوست نے جاتے ہوئے سوچا کہ کیوں نہ کھانے میں زہر ملا کر ان دونوں کا قصہ تمام کر دوں اور اکیلا تھیلی کا مالک بن جاؤں۔

تیسرا دوست زہر ملا کھانا لے کر واپس پہنچا تو دونوں ساتھیوں نے اس پر ہلہ بول دیا اور موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اپنے ساتھی کو قتل کرنے کے بعد تھیلی کی رقم آدمی آدمی بانٹی اور اطمینان سے کھانا کھانے لگے۔ زہر آلود کھانا کھاتے ہی وہیں ڈھیر ہو گئے اس وقت سے یہ فقرہ ''لالچ بری بلا ہے۔'' بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے۔

۵۶۔ لال بجھکڑ

لال بجھکڑ اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر بات کا جواب دینے اور ہر معاملے میں رائے دینے پر تیار رہتا ہو۔ اصل میں تو احمق ہو مگر اپنے تئیں سب سے زیادہ عقل مند خیال کرتا ہو۔ شیخ چلی کی طرح لال بجھکڑ بھی لوگوں نے ایک فرضی شخص تراش لیا ہے اور بے تکی رائیں اور بے سرو پا مشورے اس کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔

کہتے ہیں جس گاؤں میں لال بجھکڑ رہتا تھا۔ اس کے رہنے والوں نے ہاتھی کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک دفعہ ہاتھی اس گاؤں سے گزرا۔ اس کے پاؤں کے نشان دیہاتیوں نے دیکھے مگر ان کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ نشان زمین پر کیوں کر ہو گئے۔ اس وقت ان کو لال بجھکڑ یاد آ گیا۔ چناں چہ ایک شخص گیا اور ان کو بلا لایا اور ان سے ان نشانوں کی حقیقت معلوم کی۔ انھوں نے فرمایا کہ ارے بے وقوفو! میرے سوا کوئی اس معمے کو نہیں سمجھ سکتا۔ لو سنو! ہرن چکی کے پاٹ چاروں پاؤں سے باندھ کر کودا ہے اور اس سے یہ نشان زمین پر بنے ہیں۔

اسی طرح ایک لڑکا گھر کے ایک ستون کو ہاتھوں کے حلقے میں لیے کھڑا تھا۔ اس اثنا میں اس کا باپ باہر سے چنے چباتا ہوا آیا۔ لڑکے نے اسی حالت میں اس سے چنے مانگے۔ باپ

نے اس کی مٹھی میں چنے دے دیے مگر اب یہ مشکل پیش آئی کہ ستون سے ہاتھ کیوں کر نکالے۔ اگر ہاتھ جدا کرے تو چنے زمین پر گریں گے اور یہ اُسے منظور نہیں تھا۔ لڑکا رونے لگا۔ باپ کی سمجھ میں کوئی تدبیر نہ آئی۔ وہ دوڑا دوڑا لال بجھکو کے پاس پہنچا اور اس کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اس نے مونچھوں کو تاؤ دے کر کہا "بھلا میرے سوا کون اس تدبیر کو بتا سکتا ہے۔ جاؤ گھر کی چھت کو ادھیڑ لو۔ ستون پر سے چھت ہٹ جائے گی تو لڑکے کو آسانی سے تم چھت پر کھینچ لو گے۔ اس طرح مٹی سے چنے بھی گرنے نہ پائیں گے اور لڑکا بھی صحیح سلامت ستون سے نکل آئے گا۔

اردو ادب میں شیخ چلی' خیالی پلاؤ پکانے اور دور دراز کار منصوبے باندھنے والے کے لیے' ملا نصر الدین بے تکی تدابیر بتانے والے کے لیے اور لال بجھکو' احمق شخص کے لیے' جو بیوقوف ہونے کے باوجود اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقل مند خیال کرتا ہے۔ انُ ناموں سے بہت سے فرضی قصے مشہور ہیں۔

۵۷۔ لن ترانی

ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور پر اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی تھی کہ رب ارنی انظر! (اے میرے پروردگار تو مجھے اپنا دیدار دکھا دے کہ میں اس کا نظارہ کروں۔) ارشاد ہوا۔ "لن ترانی۔" (تو میرے دیدار کی ہرگز تاب نہ لا سکے گا۔) اس تلمیح سے ادب اردو میں لن ترانی کی مثل انسان کے لیے مجازاً خودستائی' تعلّی' انانیت' شیخی اور ڈینگ وغیرہ کے لیے بولی جاتی ہے۔

۷۶۔ لنکا سے جو نکلا سو باون گز کا

"لنکا سے جو نکلا سو باون گز کا" یا "لنکا میں جو چھوٹا سو باون ہی گز کا" یہ مثل اس موقعے پر بولی جاتی ہے۔ جہاں چھوٹے بڑے سب شریر اور فتنہ پرداز ہوں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ جزیرہ لنکا میں دیو رہتے تھے جو بہت بڑے بڑے قد کے ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ان

کے بچے بھی باون گز سے کم قد نہیں رکھتے تھے۔اس سے یہ مثل ''لنکا سے جو نکلا سو باون گز کا'' مشہور ہوئی جس کا مطلب ہے کہ چھوٹے بڑے سب شریر اور فتنہ پرداز ہیں۔

عام خیال یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جزیرہ لنکا میں اترے تھے۔آپ کا قد بہت بڑا بتایا جاتا ہے اور ان کے بعد لنکا میں ایسے ہی قد آور انسان پیدا ہوتے رہے۔اس سے یہ مثل ''لنکا میں جو چھوٹا سو باون ہی گز کا'' مشہور ہوئی۔

۷۷۔ ناؤ میں خاک اڑانا

کہتے ہیں کہ ایک شیر اور بکری دونوں کشتی میں سوار تھے۔شیر نے بکری کو کھانے کی نیت سے کہا کہ تو کشتی میں خاک کیوں اڑاتی ہے۔اس نے کہا حضور! یہاں خاک کہاں ہے جسے میں اڑا رہی ہوں۔شیر نے غصے میں آ کر کہا: ہم جنگل کے بادشاہ ہیں اور گستاخ! تو ہماری بات کو جھٹلاتی ہے۔دیکھ، ہم تمہاری گستاخی کا کیا مزا چکھاتے ہیں۔یہ کہہ کر اس پر حملہ کیا اور چیر پھاڑ کر اسے کھا گیا۔اس سے یہ مثل ''ناؤ میں خاک اڑانا'' بنی جس کے معنی ہیں جھوٹا الزام لگانا۔

۷۸۔ نیبو نچوڑ

کہتے ہیں کہ ایک سرائے میں ایک مفت خور ٹھہرا ہوا تھا۔اس کا وطیرہ تھا کہ جب کوئی مسافر کھانا کھانے بیٹھتا تو ایک نیبو لے کر دستر خوان پر جا ٹپکتا۔مسافر کے آگے سالن دیکھ کر کہتا کہ حضرت! نیبو سالن کا بناؤ ہے، ذرا اس نیبو کو نچوڑ کر سالن کا مزہ دیکھیے۔مسافر بے چارہ مروت میں آ کر اس کو بھی کھانے میں شرکت کی دعوت دیتا جو وہ بخوشی قبول کر لیتا۔نیبو نچوڑ کی مثل بن بلائے مہمان کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

طفیلی کا لفظ بھی ایسے ہی بنا ہے۔طفیل کوفے کا ایک شاعر تھا۔اس کا دستور تھا کہ جب

لوگوں کو کسی دعوت میں جاتے دیکھتا تو ان کے ساتھ ہو لیتا اور بے تکلف دعوت میں شریک ہو کر دعوت سے لطف اندوز ہوتا اور لوگوں کو اپنے کلام سے محظوظ کرتا۔

۷۹۔ نمازی کا ٹکا

کہتے ہیں کہ ایک شریر لڑکا نماز پڑھنے میں لوگوں کی ٹانگیں گھسیٹ لیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب سجدہ کرتے وقت اس نے کسی نمازی کی ٹانگ گھسیٹی، اس نے ملامت کرنے کے بجائے سلام پھیر کر چپکے سے ایک ٹکا اس کے حوالے کیا تا کہ اسے اس کا مزا پڑ جائے اور وہ کہیں نہ کہیں اس کی سزا بھی پائے۔ اسے تو ٹکے کی چاٹ لگ ہی گئی تھی۔ اتفاق سے ایک دن ٹوپی والا پٹھان اس مسجد میں نماز پڑھنے آ نکلا۔ جب وہ سجدے میں گیا تو لڑکے نے پیچھے سے ٹانگ کھینچ لی۔ پٹھان نے نماز توڑ دی، میان سے تلوار نکالی اور اس شریر لڑکے کی گردن اڑا دی۔ اس سے مثل وجود میں آئی ''نمازی کا ٹکا'' اس ناشائستہ بات کو کہتے ہیں جس کا بدلہ کہیں نہ کہیں ضرور ہو کر رہے۔

۸۰۔ نیکی کی جڑ سدا ہری

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کا غلام (پرانے وقتوں میں انسانوں کی حیوانوں کی طرح خرید و فروخت ہوتی تھی۔ انسانوں کو خرید کر غلام بنا لیا جاتا تھا۔) بھاگ کر ایک جنگل میں چھپ گیا' وہاں جنگلی میوے کھا کر اور چھوٹا موٹا شکار کر کے ایک غار میں پناہ لے لیتا۔ ایک دفعہ' اس نے دیکھا کہ ایک شیر لنگڑاتا ہوا اس کی طرف آ رہا ہے۔ جب شیر قریب آیا تو اس نے اپنا پنجہ اٹھا کر اسے دکھایا۔ غلام نے دیکھا کہ بہت بڑا کانٹا اس کے پنجے میں چبا ہوا ہے۔ غلام نے ہمت کر کے اس کے پنجے سے خار نکال دیا۔ شیر' شکریے کے طور دم ہلاتا ہوا جنگل میں روپوش ہو گیا۔

دن گزرتے گئے' بادشاہ کے پیادے غلام کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ ایک دن ایسا

ہوا کہ وہ ان کے ہتھے چڑھ گیا۔ ادھر بادشاہ کے آدمیوں نے اس شیر کو بھی گرفتار کرلیا۔ اس طرح دونوں بادشاہ کے دربار میں پہنچ گئے۔ بادشاہ غلام کو دیکھ کر آگ بگولا ہوگیا۔ اس نے حکم دیا کہ اس شیر کو ایک ہفتہ بھوکا رکھا جائے اور مجمع عام کے سامنے' اس غلام کو میدان میں لاکر اس پر یہ بھوکا شیر چھوڑا جائے۔ چناں چہ ایسا ہی کیا گیا مگر یہ نظارہ دیکھ کر لوگ دنگ رہ گئے کہ بھوکے شیر کے سامنے' جب غلام کو ڈالا گیا تو بھوکے شیر نے اسے چیرنے پھاڑنے کے بجائے اس کے پاؤں میں سر رکھ دیا۔

بادشاہ بھی منظر دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ اس نے غلام کو واپس لانے کا حکم دیا۔ غلام نے جنگل کا سارا واقعہ کہ سنایا۔ بادشاہ نے اس کا قصور معاف کر دیا اور غلام و شیر دونوں کو رہا کر دیا۔ بادشاہ کے وزیر نے بادشاہ سے کہا' بادشاہ سلامت! ''نیکی کی جڑ' سدا ہری'' یعنی نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔

اس وقت سے یہ فقرہ ''نیکی کر جڑ' سدا ہری'' بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے۔

۸۱۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور' دکھانے کے اور

حالی کہتے ہیں کہ حج کے موسم کے قریب ایک دین دار آدمی قرض لے کر حج کی نیت سے خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوا۔ ایک آزاد منش آدمی نے اس سے پوچھا کہ اے حضرت! اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے کہ دین میں کسی قسم کی سختی نہیں۔ پھر آپ پر پیغمبر اسلام ﷺ نے ایسی کونسی سختی کی ہے کہ آپ قرض لے کر اور بیوی بچوں کو گفتہ بہ حالت میں چھوڑ کر حج کے لیے جا رہے ہیں۔ پیچھے اہل و عیال کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی کا کوئی انتظام ہے اور نہ ہی آپ کے پاس سفر کے لیے سواری اور دیگر سارا سامان ہے۔ ایسی حالت میں آپ پر حج فرض نہیں پھر اس تکلیف سے فائدہ ہی کیا؟

اس دین دار آدمی نے یہ بات سنی اور غصے سے آگ بگولا ہو کر کہا۔ کہ اے گمراہ شخص تو ایک مسلمان کو حج پر جانے سے روکتا ہے؟ وہ بادشاہ یعنی خدا جو دشمنوں کو بھی مہر' انگوٹھی' ڈھول' جھنڈا' تخت' تاج غرض تمام لوازمات شاہی عطا فرماتا ہے کیا وہ اپنے ان مہمانوں کی خبر نہ لے گا؟ جو خشکی اور تری کا سفر طے کر کے اس کے گھر تک پہنچتے ہیں۔ جن کو فارغ البالی ہو یا تنگی و عسرت' ہر حالت میں اسی کا سہارا ہے اور جو امن و سلامتی اور مصیبت و آفت صرف اسی کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔

اس آزاد آدمی نے جواب دیا کہ اے حضرت! عزت ان مہمانوں کی ہوتی ہے جن کو باقاعدہ طور پر مدعو کیا گیا ہو۔ بن بلائے مہمانوں کو میزبان کے لطف و کرم کی اُمید رکھنا فضول ہے۔ جو لوگ دعوتوں میں بن بلائے چلے جاتے ہیں ان کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی بلکہ الٹا ان کو ذلیل و رسوا ہونا پڑتا ہے۔ حج لوگوں کے لیے باعث ثواب ہے جن پر احکام شرعی کے مطابق حج فرض ہو۔ جن لوگوں میں حج کی استطاعت نہیں وہ اگر قرض اٹھا کر اور اہل و عیال کے حقوق چشم پوشی کر کے حج کے لیے چلے بھی جائیں تو ان کی حیثیت بن بلائے مہمانوں کی ہوگی۔

یہ سن کر شیخ نے ادھر ادھر دیکھا کہ کہیں کوئی دشمن چھپ کر یہ باتیں نہ سن رہا ہو۔ پھر اس نے آزاد آدمی کو اپنے قریب بلا کر آہستہ سے فرمایا۔ کہ برخوردار تم ابھی زمانے کی چالوں سے آگاہ نہیں ہو۔ تجربہ کار لوگوں کے قدم جس جگہ پہنچ سکتے ہیں وہاں ناتجربہ کار نوجوانوں کی نگاہ بھی نہیں پہنچ سکتی۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب کام حکمت پر مبنی ہیں اور ان میں دنیاوی اور دینی دونوں طرح کے فائدے مضمر ہیں' نماز' روزہ' طواف' عمرہ' حج غرض تمام ارکان دین جس طرح ثواب آخرت اور قرب الٰہی کا موجب ہیں اسی طرح یہ کسب معاش کے بہترین ذرائع بھی ہیں۔ البتہ شرط یہ ہے کہ ہر کام سلیقے سے انجام دیا جائے۔ ورنہ گوہر مقصود حاصل نہیں ہو سکتا۔ دیکھ لو ہزاروں سادہ لوح حاجی محض اس لئے تباہ حال پھر رہے ہیں کہ ان کو حج کرنے کے باوجود لوگوں کو فریب دے کر روزی کمانے کا سلیقہ نہیں آیا۔

یہ تقریر سن کر آزاد آدمی بول اٹھا۔حاجی صاحب! سمجھ گیا' اسی کو کہتے ہیں کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور' دکھانے کے اور۔اس کا مطلب ہے کہ دنیا کے لوگ ظاہر میں کچھ اور اور باطن میں کچھ ہیں۔کسی کی دورنگی اور ظاہر داری پر بھی یہ ضرب المثل استعمال کرتے ہیں۔

۸۲۔ ہر چمکنے والی چیز' سونا نہیں ہوتی

کہتے ہیں کہ ایک بارہ سنگھا ندی سے پانی پی رہی تھا کہ ندی کے صاف شفاف پانی میں اس نے اپنے خوب صورت سنگوں کا عکس دیکھا۔عکس دیکھ کر وہ اترانے لگا۔پھر اس نے اپنی دبلی پتلی ٹانگوں کو دیکھا اور نفرت سے کہنے لگا کہ یہ میرے سندر جسم پر بٹا لگاتی ہیں۔ابھی وہ اپنے سنہری سینگوں اور لاغر ٹانگوں کا موازنہ کر ہی رہا تھا کہ اسے ایک شکاری اپنے دو کتوں کے ساتھ آتا دکھائی دیا۔

بارہ سنگا شکاری کو آتے دیکھ کر سرپٹ دوڑ نکلا۔شکاری کتوں نے اس کو بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔اس لیے وہ بھی اپنی پوری رفتار سے اس کے پیچھے دوڑنے لگے۔بارہ سنگا کی کم زور ٹانگیں' اس کی جان بچانے کے لیے پوری رفتار سے بھاگی جارہی تھیں کہ اچانک اس کے سنہری سینگ ایک جھاڑی میں الجھ گئے۔

شکاری کو جھاڑی میں دھوپ سے چمکتے ہوئے سنہری سینگ دور سے نظر آرہے تھے۔ وہ بھی ادھر اپنی پوری قوت سے بھاگ رہا تھا۔بارہ سنگے نے جھاڑی سے چھٹکارا حاصل کرنے کی پوری کوشش کی مگر موت کا جال ثابت ہوئی۔اتنی دیر میں شکاری کتے اور شکاری وہاں پہنچ چکے تھے۔اور بارہ سنگا اپنے خوب صورت سنگوں کے باعث ان کی گرفت میں آچکا تھا۔

اس کہانی سے ایک ضرب المثل ''ہر چمکنے والی چیز' سونا نہیں ہوتی'' بنی اور اب زبان زد عوام ہوگئی ہے۔

۸۳۔ ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں

کہتے ہیں کہ دلی سے چار گھوڑ سوار لاہور آ رہے تھے۔ راستے میں ایک گدھا سوار بھی ایک پڑاؤ سے شریک سفر ہو گیا۔ اس دوران میں لاہور سے دلی جاتے ہوئے ایک گھوڑ سوار پاس سے گزرا۔ اس نے سب کو مخاطب کر کے پوچھا کہ کہاں سے آ رہے ہو؟

اس سے قبل کہ چار گھوڑ سواروں میں سے کوئی جواب دیتا' گدھے پر سوار آدمی "پانچوں سواروں میں نام لکھوانے" کے لیے فوراً بول پڑا کہ ہم پانچوں سوار دلی سے آ رہے ہیں۔ اس موقعے پر یہ ضرب المثل "ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں" یا پانچوں سواروں میں نام لکھوانا یعنی کم رتبہ آدمی کا اپنے آپ کو معزز آدمیوں کے ساتھ شمار کرنا۔

۸۴۔ یاجوج ماجوج

کہتے ہیں کہ ایک قوم تھی جس کے لوگ دیو قامت تھے' اور بلاد شمال میں کوہستان میں رہتے تھے۔ وہاں سے نکل کر لوگوں کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے۔ ذوالقرنین نے ان کے آنے کی راہ میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک مختلف دھاتیں پگھلا کر ایک دیوار حائل کر دی۔ دیوار بہت ہی مستحکم اور مضبوط تھی۔ دیوار کی وجہ سے ان کی آمد و رفت کا راستہ بند ہو گیا۔ اس کا ذکر قرآن پاک میں بھی درج ہے۔

اردو ادب میں بے پناہ بے ہنگم معاشرت اور طاقت کے بل بوتے پر امن و امان تہ و بالا کرنے والے افراد کے لیے یا ایسے خاندان کے لیے جس کے افراد تہذیب و شائستگی سے عاری ہوں' کے لیے یہ ضرب المثل استعمال کی جاتی ہے۔

۸۵۔ یک نہ شد دو شد

کہتے ہیں کہ ایک شخص کو ایک ایسا منتر معلوم تھا کہ اس کے ذریعے سے وہ مردے کو جگا سکتا تھا اور اس سے باتیں کرسکتا تھا۔ دوسرا ایک اور منتر بھی معلوم تھا کہ جس کے ذریعے سے وہ مردے کو باتیں کرنے کے بعد قبر میں پھر سلا دیتا تھا۔ اگر کسی مردے کے گھر والوں کو راز کی کچھ باتیں مردے سے پوچھنی ہوتیں تو اس عامل سے جا کر التجا کرتے اور وہ اپنے عمل سے مردے کو جگا کر سب کچھ پوچھ کر اُسے سلا دیتا۔

مرتے وقت اُس عامل نے اپنا عمل اپنے ایک شاگرد کو بتایا۔ شاگرد نے بطور آزمائش کے ایک قبر پر پہلا منتر پڑھا۔ مردہ جاگ اٹھا اور اُس سے باتیں کرنے لگا۔ مردے نے جاگ کر اس کے ہر سوال کا جواب دیا۔ مگر اتفاق سے دوسرا منتر اس کے حافظے سے اتر گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس کے پیچھے ہولیا۔ اس نے گھبرا کر استاذ کو قبر سے اٹھایا تا کہ وہ پہلے منتر کا اتار دوبارہ بتائے۔ مگر وہ اس عالم میں کچھ نہ بتا سکا۔ پہلے مردے کی طرح یہ نیا مردہ بھی اب اس کے ساتھ چل پڑا۔ اس موقع پر بے ساختہ اس کی زبان سے یہ فقرہ ''یک نہ شد'' نکلا اور ضرب المثل بن گیا۔ یہ ضرب المثل اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کہ ایک عجیب امر کے بعد دوسرا عجیب امر واقع ہو۔

☆......☆......☆

باب دوم

اردو ضرب الامثال

کہاں یا خان حکمت و دانش کا مخزن و معدن ہوتے ہیں اور ان کو سمجھنے سمجھانے والے ''خان'' اور ''خان خاناں'' بنتے چلے جاتے ہیں۔ اردو زبان میں یہ کہاں یا خان' مقولہ یا ضرب المثل کہلاتے ہیں۔ ضرب المثل کے طور استعمال ہونے والے جملے ایک مسلمہ حقیقت کا درجہ رکھتے ہیں۔

دنیا بھر کی زبانوں میں ضرب الامثال کا وافر ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ یہ مخزن و معدن اپنے اندر تجربات و حکمت کے جواہر ریزے لیے ہوتے ہیں۔ فلر FILLER کہتا ہے کہ PROVERBS بہت سے رتنوں، حکمتوں، تجربوں اور سوچوں کا جوہر ہوتے ہیں۔ ہوول HOWELL کا کہنا ہے کہ SAYINGS کو زبان خلق کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

اردو ادب کا دامن ضرب الامثال کے جواہروں اور زر پاروں سے مرصع ہے اور ان کی چمک دمک کسی بھی زبان کے جوہر پاروں سے کم نہیں ہے۔ باب دوم میں ان ضرب الامثال سے ''مشتے از خروارے'' کے طور، انتخاب کر کے ان کا استعمال دیا جاتا ہے جس کے مطالعے کے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ ''ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔''

ہم اپنے اقوال کی صداقت کے لیے ضرب الامثال کا استعمال کرتے ہیں۔ ضرب الامثال کا استعمال اس طور سے کیا جاتا ہے کہ اگر ضرب المثل کو اصل عبارت سے الگ بھی کر دیا جائے تو اس میں زور بیان کے سوا مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہی اصول ضرب الامثال کو جملوں میں استعمال کرتے وقت پیشِ نظر رہا ہے۔

آ

☆ آپڑوسن مجھ سی ہو۔اپنی طرح اوروں کے لیے مصیبت چاہنا۔

اے اختر! تیری بھی وہی بات ہوئی کہ آپڑوسن مجھ سی ہو۔ بھلا مجھے کیا مصیبت پڑی ہے کہ تجارت چھوڑ کر، ملازمت کرلوں۔

☆ آدھی رات جمائی آوے، شام سے منہ پھیلاوے۔وقت سے پہلے ہی کسی کام کی تیاری کرنا۔

ارے بھائی! تم پر وہی مثل صادق آتی ہے کہ آدھی رات جمائی آوے، شام سے منہ پھیلاوے۔ گاڑی اسٹیشن پر صبح چار بجے آتی ہے اور تم سرِ شام سے ہی جانا جانا کر رہے ہو۔

☆ آدھی کو چھوڑ، ساری کو جاوے، آدھی رہے نہ ساری پاوے۔ساری کا لالچ کرنے والا آدھی بھی کھو بیٹھتا ہے۔

ملازمت چھوڑ کر تجارت کرنے کا خیال کوئی اتنا اچھا نہیں ہے۔کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ آدھی کو چھوڑ ساری کو جاوے، آدھی رہے نہ ساری پاوے۔

☆ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ بڑی مصیبت سے بچا اور چھوٹی مصیبت میں پھنس گیا۔

اکرم فوج داری مقدمے سے بری ہو کر گھر آرہا تھا کہ پولیس نے نظر بندی کا پروانہ تھما دیا۔ یہ مثال تو وہی ہوئی کہ آسمان سے گرا، کھجور میں اٹکا۔

☆ آفتاب کو چراغ دکھانا۔صاحب کمال کے آگے کمالات کا دعویٰ کرنا۔

لیجیے صاحب، اختر بھی آفتاب کو چراغ دکھانے چلے۔ بھلا یہ چودھری اعتزاز احسن کو کیا مشورہ دے سکتے ہیں۔

☆ آگ کھائے منہ جلے، ادھار کھائے پیٹ۔قرض سے اتنا ڈرو جتنا آگ سے۔

ارے میاں، قرض بری بلا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ آگ کھائے منہ جلے، ادھار کھائے پیٹ۔

☆ آگے دوڑ پیچھے چھوڑ۔ آگے پڑھتا جائے پیچھے بھولتا جائے۔

سنو بیٹا اختر! اختر جتنا پڑھو، اسے خوب یاد کرو، ایسا نہ ہو کہ آگے دوڑ، پیچھے چھوڑ۔

☆ آم کھانے یا پیڑ گننے۔ فضول باتوں سے کیا غرض۔۔

ارے بھائی! تم آرام سے گھر بیٹھو، تمھارا کام ہو جائے گا۔ تم نے آم کھانے یا پیڑ گننے۔

☆ آنکھ بچی مال دوستوں کا۔ نگاہ چوکی، دشمن کا داؤ چل گیا۔

بڑے میاں! اپنے جوتے سامنے رکھو، یہاں تو رات دن ایسا ہوتا ہے کہ آنکھ بچی، مال دوستوں کا۔

☆ آنکھ پھوٹی، پیڑ بھاگی۔ آنکھ نہ رہی تو درد ختم ہوا۔

میاں اختر! آنکھ پھوٹی پیڑ گئی۔ اچھا ہوا کہ امجد ایک دفعہ ہزار روپے لے کر غائب ہو گیا، چلو، روز روز کی کائیں کائیں تو ختم ہوئی۔

☆ آنکھ نہ دیدہ، کاڑھے کشیدہ۔ بے ہنر، ہنرمندی کا دعویٰ کرے۔

امجد، اختر کی برابری کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ آنکھ نہ دیدہ، کاڑھے کشیدہ۔

☆ آنولے کا کھایا، بڑوں کا فرمایا، بعد میں مزہ پایا۔ نصیحت پہلے کڑوی معلوم ہوتی ہے لیکن نتیجہ مفید ہوتا ہے۔

بیٹا! آنولے کا کھایا، بڑوں کا فرمایا، بعد میں مزہ دیتے ہیں۔ تم اگر اپنے والد صاحب کا کہنا مان لیتے اور اپنی پسند کی شادی نہ کرتے تو آج یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

☆ آئیں بی عاقلہ، سب کاموں میں داخلہ۔ ہر کام میں بے جانے بوجھے، دخل دینا۔

ارے بی اختری! تجھے دوسروں کے معاملے میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔
تیری بھی وہی بات ہے کہ آئیں بی عاقلہ، سب کاموں میں داخلہ۔

الف

☆ اب پچھتائے کی ہوت، جب چڑیا چگ گئیں کھیت۔ آپ اپنا نقصان کر کے، بعد میں پشیمانی سے کیا فائدہ۔

☆ اپنی اپنی ڈفلی، اپنا اپنا راگ۔ اپنا اپنا مذاق، اپنا کام۔
جب خودغرض ہی سب بن گئے تو اس کا نتیجہ ہونا ہی یہی چاہیے تھا کہ اپنی اپنی ڈفلی، اپنا اپنا راگ۔

☆ اپنی غرض کو، گدھے کو باپ بنانا۔ اپنا کام نکالنے کو، ذلیل کی خوشامد کرنا۔
ارے اختر! جاؤ امجد کو راضی کرلو، آخر وہ تمھارا بڑا بھائی ہے۔ اپنی غرض کو، گدھے کو باپ بنا لیتے ہیں۔

☆ اپنے گریباں میں منہ ڈال کر دیکھو۔ اپنے عیب دیکھو۔
خان صاحب! آپ میری ذرا سی بات پر تو اتنے سیخ پا ہو رہے ہو۔ ذرا اپنے گریباں میں منہ ڈال کر دیکھو۔

☆ اپنی نیند سونا، اپنی بھوک کھانا۔ پوری پوری آزادی ہونا۔
میاں اختر! تمھیں اپنا ملک چھوڑ کر باہر نہیں جانا چاہیے، یہاں تمھیں کیا تکلیف ہے، اپنی نیند سوتے اور اپنی بھوک کھاتے ہو۔

☆ اچھے ہیں، پر خدا کام نہ ڈالے۔ معاملہ پڑنے پر، اچھے برے کی پہچان ہوتی ہے۔
ہاں صاحب، امجد صاحب اچھے ہیں، پر خدا کام نہ ڈالے، حقیقت تو معاملہ پڑنے پر ہی آپ پر عیاں ہوگی۔

☆ احمد کی پگڑی محمود کے سر۔ ناانصافی

میاں اختر، ملک میں عجیب افراتفری اور ظلم و تعدّی کا دور دورہ ہے۔ ملازمین ملازمت کے ساتھ ساتھ سیاست بھی کر رہے ہیں اور سیاست دان ان کا منہ دیکھ رہے ہیں، یوں سمجھو کہ احمد کی پگڑی محمود کے سر۔

☆ ادھر کنواں، ادھر کھائی۔ ہر طرف مشکل ہی مشکل۔

ارے بھائی اختر! کیا کروں، جہاں جاتا ہوں مشکل ہی مشکل ہے۔ اسی کو کہتے ہیں ادھر کنواں تو ادھر کھائی ہے

☆ اُدھر کی، نہ ادھر کی، یہ بلا کدھر کی۔ نکمے نالائق۔

میاں! خدارا، میرا پیچھا چھوڑ دو۔ تم پر تو واقعی یہ مثل صادق آتی ہے کہ ادھر کی، نہ ادھر کی، یہ بلا کدھر کی۔

☆ اڑھائی دن کی بادشاہت۔ چند روزہ اقتدار۔

ہائی بھائی۔ اختر کیوں نہ مزے اڑائے، اُسے پتا ہے کہ اڑھائی دن کی بادشاہت ہے اور پھر وہی حشر ہوگا جو بچہ سقہ کا ہوا تھا۔

☆ اشراف پاؤں پڑے، کمینہ سر چڑھے۔ شریف، شرافت سے نرمی کرتا ہے، کمینہ اس پر الٹا دلیر اور شیر ہو جاتا ہے۔

اختر نیک آدمی ہے، امجد خواہ مخواہ اسے تنگ کرتا ہے۔ ان دونوں کا معاملہ یوں سمجھیے اشراف پاؤں پڑے، کمینہ سر چڑھے۔

☆ اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔ اکیلا شخص بڑی مہم سر نہیں کر سکتا۔

چودھری صاحب! اتنے بڑے کاروبار میں کسی دوسرے کو بھی شریک کر لو، تنہا کام نہیں چلے گا، اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔

☆ اُگلے تو اندھا، نگلے تو کوڑھی۔ ہر دو طرح نقصان ہی نقصان۔

میاں اختر! امجد اگر تمھارا کہا مان لیتا تو اس مصیبت میں نہ پھنستا۔ اب تو یہ حالت ہے

کہ اُگلے تو اندھا، نگلے تو کوڑھی۔

☆ الٹے بانس بریلی کو۔الٹی بات۔

اجی صاحب! پاکستان سے گندم ہندوستان کو درآمد ایسا ہی ہے کہ جیسے الٹے بانس بریلی کو۔

☆ ان تلوں میں تیل نہیں۔بے مروت، بے فیض اور کنجوس۔

اجی صاحب! چلو بھی، ان تلوں میں تیل نہیں۔آپ کو کہا تھا کہ اختر سے معاملہ نہ کر لینا۔

☆ اندھیر نگری چوپٹ راج۔حکم ران کی غفلت کے باعث اندھیر۔

اجی صاحب! ہندوستان میں اندھیر نگری اور چوپٹ راج والا معاملہ ہے جس کا بھی دور کا تعلق مجاہدین سے بنتا ہے۔اسے فوراً گرفتار کرلیا جاتا ہے۔

اندھا گائے' بہرا بجائے۔سب نکمے اکٹھے ہیں۔

ارے اختر! چلو بھی' یہاں کون سنتا ہے۔وہی معاملہ درپیش ہے کہ اندھا گائے اور بہرا بجائے۔

☆ اندھوں میں کانا راجا۔نالائقوں میں تھوڑی لیاقت والا بھی بڑا قابل سمجھا جاتا ہے۔

ارے امجد! اختر کو آتا واتا کچھ بھی نہیں' یہ سمجھو کہ اندھوں میں کانا راجا بنا ہوا ہے۔

☆ اندھے کے آگے روئے' اپنے نین کھوئے۔بے سمجھ کو سمجھانا' دردسر ہے۔

میاں اختر! امجد بہت سخت آدمی ہے' اس کے سامنے چیخنے چلانے سے کچھ بھی نہ بنے گا۔وہی بات ہو گئی کہ اندھے کے سامنے روئے اپنے نین کھوئے۔

☆ اوکھلی میں سر دیا تو موسلوں کا کیا ڈر۔خطرناک کام اختیار کر کے خطروں سے کیا گھبرانا۔

☆ اونٹ دیکھیے، کس کروٹ بیٹھے۔دیکھیے، کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

بھائی! دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھے، کام لے تو لیا، انجام خدا نیک کرے۔

☆ اونٹ رے اونٹ، تیری کون سی کل سیدھی۔ عیب ہی عیب ہیں۔

میاں! ایک عیب ہو تو بتاؤں، اس کی تو یہ کیفیت ہے کہ اونٹ رے اونٹ، تیری کون سی کل سیدھی۔

☆ اونچی دکان، پھیکا پکوان: شہرت زیادہ، اصل میں کچھ نہیں

میاں اختر! شاہ جی کی مٹھائی سے تو رحمت اللہ حلوائی کی مٹھائی مزے کی ہوتی ہے۔ اب شاہ جی کا معاملہ تو ایسا ہی رہ گیا ہے کہ اونچی دکان، پھیکا پکوان۔

☆ ایسے گئے۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ بالکل ہی لاپتا ہو گئے۔

انگریز ہندوستان سے ایسے گئے۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ، اب اُن کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔

☆ ایک ایک، دو گیارہ۔ دو شخص مل کر بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

میاں اختر! امجد صاحب سے مل کر کام کرو۔ ایک ایک، دو گیارہ ہوتے ہیں۔

☆ ایک پنتھ، دو کاج۔ ایک سبیل میں دو کام نکل آنا۔

امجد صاحب! اس بار حج کے لیے گئے تھے، آتے ہوئے بچیوں کے زیورات بھی خرید لائے۔ ایک پنتھ، دو کاج اسی کو کہتے ہیں۔

☆ ایک تو چوری، دوسرا سینہ زوری۔ قصور بھی کرنا اور دھمکانا بھی۔

ابے اختر! ایک تو چوری، دوسرا سینہ زوری، شرم نہیں آتی، اس بچے نے تجھے کیا کہا تھا کہ تھپڑ رسید کر دیا اور اب الٹا اکڑتا ہے۔

☆ ایک تو کریلا دوسرا نیم چڑھا۔ برے کو صحبت بھی بری ملی۔

اختر ایک تو تھا ہی بدمزاج، دوسرا اس نے اسے چھیڑ دیا، پھر وہ شور مچا کہ معاذ اللہ! وہی ہوا کہ ایک تو کریلا دوسرا نیم چڑھا۔

☆ ایک حمام میں سب ننگے۔ سب کے اطوار یکساں برے ہیں۔
میاں! کس کس کو سمجھاؤں، کوئی جوئے باز، کوئی تاش باز اور کوئی کبوتر باز، یوں سمجھیے، ایک حمام میں سب ننگے ہیں۔

☆ ایک در بند، ہزار در کھلے۔ ایک جگہ چھوٹی تو دوسری جگہ اسباب پیدا ہو جائیں گے۔
میاں! خدا رازق ہے، ایک در بند، ہزار در کھلے۔ یہاں سے ملازمت چھوٹ گئی تو اللہ دوسری جگہ اس سے بہتر دے گا۔

☆ ایک مچھلی سارے جل کو گندا کر دیتی ہے۔ ایک برا سارے خاندان کو بدنام کرتا ہے۔
میاں! سچ تو یہ ہے کہ کسی قوم میں سب ہی برے نہیں ہوتے مگر اس سے انکار نہیں کہ ایک مچھلی سارے جل کو گندا کر دیتی ہے۔

☆ ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔ ایک ہی چیز کے دو طالب، سلوک سے نہیں رہ سکتے۔
میاں! ہمیں امریکا اور چین، دونوں میں سے ایک کا اتحادی بننا پڑے گا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔

☆ ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی۔ محبت یا عداوت دونوں طرف سے ہوتی ہے۔
مجھے یقین کیسے آئے کہ تم نے کچھ بھی نہیں کہا ہوگا۔ بھائی! کبھی ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی۔

ب

☆ باپ بھکاری، پوت بھنڈاری۔ باپ کی مفلسی اور بیٹے کا فضول خرچ کرنا۔
باپ تو بے چارا تین ہزار روپے کا ادنیٰ ملازم ہے اور بیٹا دن میں دس بارہ روپے کے پان ہی کھا کر تھوک دیتا ہے۔ اسے کہتے ہیں، باپ بھکاری، پوت بھنڈاری۔

☆ بات لاکھ کی، کرنی خاک کی۔ باتیں خوب بنانا اور کرنا کچھ بھی نہیں۔

اختر باتوں میں تو سب کو مات کر دیتا ہے۔ پر جو کہتا ہے وہ کر نہیں سکتا، وہی بات ہوئی کہ بات لاکھ کی، کرنی خاک کی، یعنی اس کی باتیں ہی باتیں ہیں۔

☆ بارہ برس پیچھے کوڑھی کے بھی دن پھرتے ہیں۔ تنگی ہمیشہ نہیں رہتی۔

بھئی! اختر کی خدا نے سن لی، خوب کام چل رہا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ بارہ برس پیچھے کوڑھی کے بھی دن پھرتے ہیں۔

☆ باسی کڑھی میں اُبال آنا۔ وقت گزرنے پر کسی کام کا جوش پیدا ہونا۔

اب اختر کی باسی کڑھی میں اُبال آیا ہے۔ بھلا اب کیا بن سکتا ہے، جو ہونا تھا ہو گیا۔

☆ بخشو بی بلّی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔ آپ کی عنایت کے بغیر ہی اچھا ہوں۔

بخشو بی بلّی چوہا لنڈورا ہی بھلا، میں آپ کی امداد کے بغیر ہی سکھ سے ہوں۔

☆ بڑے میاں سو بڑے میاں۔ چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ چھوٹے میاں بڑے میاں سے زیادہ بدمعاش نکلے۔

اختر تو باپ سے بھی بڑھ بڑھ کر باتیں بناتا ہے۔ اس پر تو یہی مثل صادق آتی ہے کہ بڑے میاں سو بڑے میاں۔ چھوٹے میاں سبحان اللہ۔

☆ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ بدکار ایک نہ ایک دن ضرور اپنے انجام کو پہنچے گا۔

اختر اب کی بچ گیا، تو کیا ہوا، پھر پھنسے گا۔ آخر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔

☆ بلی کے خواب میں چھیچھڑے۔ اپنے ہی مطلب کی سوجھتی ہے۔

ہاں صاحب! بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں۔ انھیں تو رات دن یہی لگی رہتی ہے کہ کسی طرح ان کا بیاہ ہو جائے۔

☆ بلی کی میاؤں سے ڈر لگتا ہے زور آور کا خوف ہی کافی ہوتا ہے۔

میاں سچ تو یہ ہے کہ ہمارے ہاں جو دہشت گردی ہو رہی ہے۔ اس کے لیے امریکا

سے احتجاج کریں لیکن بلی کی میاؤں سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں کھل کر ہی سامنے نہ آ جائے۔

☆ بن مانگے، ماں بھی بچے کو دودھ نہیں دیتی۔ کوشش کے بغیر، کچھ ہاتھ آنے کا نہیں ہے۔

ارے بھائی! اگر اختر نے تمھارا قرضہ دینا ہے تو اس سے مطالبہ کرو۔ خاموشی سے کام نہیں چلے گا، بن مانگے، ماں بھی بچے کو دودھ نہیں دیتی۔

☆ بن مانگے موتی ملیں، مانگے ملے نہ بھیک۔ بن مانگے قیمتی شے مل جاتی ہے مگر مطلوبہ شے بڑی مشکل سے ملتی ہے۔

آج ڈپٹی صاحب، مجھے ساتھ لے گئے اور کمبل عنایت کرتے ہوئے کہا سردیوں میں اوڑھا کرو، حالانکہ کل پانچ روپے پر ڈانٹ دیا تھا۔ اس وقت تو وہی مثل ہوئی کہ بن مانگے موتی ملیں، مانگے ملے نہ بھیک۔

☆ بند مٹھی لاکھ برابر۔ اتفاق سے ساکھ بنی رہتی ہے۔

اختر میاں! دونوں بھائی اتفاق سے رہو، بند مٹھی لاکھ برابر ہوتی ہے۔

☆ بنی کے سب ساتھی، بگڑی کا کوئی نہیں۔ دنیا مطلب دی او یار!

جب تک کاروبار خوب رہا تو سب کھانے پینے آتے رہے۔ اب مندہ پڑا ہے تو کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ تیرے منہ میں کتنے دانت ہیں۔

☆ بوڑھے طوطے بھی کبھی پڑھتے ہیں۔ عمر رسیدہ آدمی، علم نہیں سیکھ سکتا۔

امجد صاحب! کیوں وقت ضائع کرتے ہو، کہیں بوڑھے طوطے بھی کبھی پڑھتے ہیں۔

☆ بے درد قصائی کیا جانے پیڑ پرائی۔ بے رحم دوسرے کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا۔

اختر! اچھا کیا جو تم نے اپنی تکلیف کا اظہار امجد سے نہیں کیا۔ بھلا بے درد قصائی کیا جانے پیڑ پرائی۔

☆ بے کار سے بے گار بھلی۔ نکما رہنے سے، کسی کا کام مفت کر دینا ہی اچھا ہے۔
اختر! جب تک یہاں ہو، امجد کے ساتھ، اس کی دکان پر چلے جایا کرو۔ یوں سمجھو کہ بے کار سے بے گار بھلی۔

بھ

☆ بھاگتے چور کی لنگوٹی سہی۔ جاتے مال کا، جو ملے، غنیمت جانو۔
ارے بھائی! اچھا کیا جو دیا وہی لے لیا۔ وگرنہ اس سے بھی ہاتھ دھونا پڑتے۔ یوں سمجھو، بھاگتے چور کی لنگوٹی سہی۔

☆ بھاگتے کے پیچھے، مارتے کے آگے۔ بزدل مقابلہ کرنے سے رہا۔
حضرت! اس کی باتوں میں آ کر اختر سے ٹکر نہ لے لینا، اس کا تو وہی کام ہے کہ بھاگتے کے پیچھے، مارتے کے آگے۔

☆ بھُس میں چنگاری ڈال، جمالو دُور کھڑی۔ دو شخصوں کو لڑا کر الگ ہو جانے والا۔
واہ صاحب! اختر اور امجد میں لڑائی کرا کے چھوڑی۔ آخر وہی کام کیا نہ کہ بھُس میں چنگاری ڈال، جمالو دور کھڑی۔

پ

☆ پانچوں انگلیاں گھی میں۔ سب کاروبار ہاتھ میں۔
اختر صاحب! اب تو آپ کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں۔ ماشاء اللہ اب تو آپ امجد کے سارے کاروبار کے مختارِ کل بنے ہوئے ہیں۔

☆ پانچوں انگلیاں برابر نہیں۔ تمام انسان جدا جدا مزاج کے ہیں۔
اختر! پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی ہیں۔ مانا کہ امجد بدمعاش ہے مگر اس کا بھائی انتہا درجے کا شریف ہے۔

☆ پانچوں سواروں میں نام لکھانا۔ چھوٹے آدمی کا اپنے آپ کو بڑے لوگوں میں شمار کرنا۔

ارے صاحب! اس کی بھلی کہی، اس پر تو وہی مثل صادق آتی ہے کہ پانچوں سواروں میں نام لکھانا، کہاں یہ اور کہاں بے نظیر جیسی سیاست دان۔

☆ پتھر کو جونک نہیں لگتی۔ ظالم سے رحم کی توقع کرنا فضول ہے۔

ارے میاں! آپ کسے سمجھا رہے ہیں، کہیں پتھر کو جونک لگتی ہے۔ چلو فضول وقت ضائع کرتے ہو۔

☆ پنچوں کا کہا سر ماتھے پر مگر پرنالا یہیں رہے گا۔ اپنی ضد پر اڑے رہنا۔

اجی صاحب! کیوں جھک مار رہے ہو، چلو بھی، اس کی وہی بات ہے کہ پنچوں کا کہا سر ماتھے پر مگر پرنالا یہیں رہے گا۔

پھ

☆ پھوٹی ہنڈیا آواز سے پہچانی جاتی ہے۔ عیب کا پتا، آسانی سے چل جاتا ہے۔

اختر گاؤں چھوڑ کر شہر میں جا بسا تھا کہ وہاں اس کے عیب چھپ جائیں گے۔ مگر بزرگوں کا کہا بالکل درست ہے کہ پھوٹی ہنڈیا آواز سے پہچانی جاتی ہے۔

☆ پھول جھڑے تو پھل لگے۔ ایک کا نقصان، دوسرے کا فائدہ

اختر نے امجد کو پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیا تھا۔ سچ ہے کہ پھول جھڑے تو پھل لگے۔

☆ پھوئیاں پھوئیاں تالاب بھر جاتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا کر کے بہت ہو جاتا ہے۔

اختر اپنی کفایت شعاری سے ہی شہر کا رئیس بنا ہے۔ سچ ہے کہ دانے دانے سے انبار لگتا ہے اور پھوئیاں پھوئیاں تالاب بھر جاتا ہے۔

ت

☆ تیتر کے منہ پچھی۔بے وقوف کا فیصلے کے لیے انتخاب۔

آپ نے بھی اچھے کو ثالث مانا آخر وہی کام ہوا کہ تیتر کے منہ پچھی۔

☆ تیسرا آں کھوں میں ٹھیکرا۔تیسرا آدمی ہمیشہ مخل صحبت ہوتا ہے۔

بڑوں کا کہنا ہے کہ تیسرا آں کھوں میں ٹھیکرا۔اس لیے میرا تو یہی شورہ ہے کہ اختر کو اپنے کاروبار میں شریک نہ کرو۔

☆ تیل تلوں ہی سے نکلتا ہے۔ہر چیز کا خرچ اور لاگت اسی میں سے نکلتی ہے۔

ارے میاں! خرچ ہوتا ہے تو ہونے دو، آخر تیل تلوں ہی سے نکلتا ہے۔

☆ تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو۔سوچو، سمجھو اور غور کرو، پھر یہ کام کرنا۔

بھائی! جلد بازی کی ضرورت نہیں، خوب سوچ سمجھ لو، مثل مشہور ہے کہ تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔

☆ تین میں نہ تیرہ میں۔کوئی اہمیت نہ ہونا۔

ارے یہ کیوں بولتا ہے، تین میں نہ تیرہ میں۔اس سے کہہ دو، خاموش رہے۔

تھ

☆ تھالی گری، جھنکار سب نے سنی۔بری بات کی خبر سب کو ہو جاتی ہے۔

اختر میاں ٹٹی کی آڑ شکار کھیلتے ہیں۔انہیں پتا نہیں، ہوا چلی تو سب کو لگی اور تھالی گری، جھنکار سب نے سنی۔

☆ تھوڑا کھانا سکھی رہنا۔تھوڑا کھانے سے آدمی تن درست رہتا ہے۔

امجد میاں! جوان آدمی کو خوب کھانا اور خوب سونا چاہیے۔جب کہ بوڑھوں کو کم کھانا اور کم سونا چاہیے۔اسی لیے ایک کے لیے کہتے ہیں کہ تھوڑا کھانا جوانی کی موت اور

دوسرے کے لیے تھوڑا کھانا سکھی رہتا ہے۔

☆ تھوک سے پکوڑے نہیں تلے جاتے۔کام مفت نہیں ہو سکتا۔

امجد میاں! گرہ سے کچھ کھولتے نہیں ہو اور مفت میں دفتروں کے چکر لگاتے ہو۔سنا نہیں کہ تھوک سے پکوڑے نہیں تلے جاتے۔

ٹ

☆ ٹاٹ میں مونج کا بخیہ۔مناسب کام۔

اختر نے اپنی خالہ زاد سے بیاہ کر کے خوب کیا۔میاں! ٹاٹ میں مونج کا بخیہ ہی خوب رہتا ہے۔

☆ ٹکے تیتر منہگا، پانچ روپے سستا۔غربت میں جو چیز ٹکے میں ملے، منہگی اور وہی چیز امیری میں پانچ روپے کی بھی سستی معلوم ہوتی ہے۔

اختر میاں! تمھارا کام کار کے بغیر بھی چل رہا ہے۔جب جیب اجازت دے گی تو لے لینا، سنا نہیں ٹکے تیتر منہگا، پانچ روپے سستا۔

☆ ٹوٹی پھوٹی موگری، کمھار کے برتنوں کے لیے کافی ہے۔غریب کے لیے تھوڑا خسارا بھی بہت ہوتا ہے۔

اختر! امجد کے منہ نہ لگو۔سنا نہیں کہ ٹوٹی پھوٹی موگری، کمھار کے برتنوں کے لیے کافی ہے۔

ٹھ

☆ ٹھاکر پتھر، مالا لکڑ، گنگا جمنا پانی، جب تک من میں سانچ نہ آئے چاروں وید کہانی۔

دل میں ایمان نہ ہو تو اشعار اسلامی بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔

اختر کی کوئی نماز بھی نہیں چھوٹتی اور بڑی دیدہ دلیری سے رشوت بھی لیتا ہے۔کسی دانا نے بالکل سچ کہا ہے۔ٹھاکر پتھر، مالا لکڑ، گنگا جمنا پانی، جب تک من میں سانچ نہ آئے

چاروں وید کہانی۔

☆ ٹھالی بنیا تولے باٹ۔ بے کاری میں فضول کام کرنا۔

امجد کا کاروبار بالکل ٹھپ ہو گیا ہے۔ اب اس پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ ٹھالی بنیا تولے باٹ

☆ ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے۔ سرد مزاج گرم مزاج کا علاج ہے۔

امجد صرف اختر سے دبتا ہے۔ سچ ہے ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے۔

ث

☆ ثابت قدم کو سب جگہ ٹھاؤں۔ مستقل مزاج کو ہر جگہ ٹھکانا ہے۔

اختر ایم اے تک کسی جماعت میں ناکام نہیں ہوا۔ سچ ہے کہ ثابت قدم کو سب جگہ ٹھاؤں۔

☆ ثابت نہیں کان بالیوں کا ارمان۔ کام کی لیاقت نہیں۔ سامان نہ ہونے کی شکایت ہے۔

اختر امجد کی ریس کرتا ہے۔ حالاں کہ اس کا معاملہ یہ ہے کہ ثابت نہیں کان بالیوں کا ارمان۔

☆ ثواب نہ عذاب، کمر ٹوٹی مفت میں۔ بے فائدہ کام کرنا۔

اختر امجد کا مفت میں پانچ سال تک چلم بھرتا رہا۔ اسے کہتے ہیں ثواب نہ عذاب، کمر ٹوٹی مفت میں۔

ج

☆ جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے۔ تدبیر وہی جو کارگر ہو۔

جنرل پرویز مشرف نے منصفانہ انتخابات کروا کے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ اسے کہتے ہیں، جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے۔

☆ جان ہے تو جہان ہے۔تن درستی کے ساتھ ہی زندگی کا لطف ہے۔

اے بھائی! جان ہے تو جہان ہے۔ میں تو سردی میں کہیں جانے کا نہیں، آپ خود ہی چلے جائیں۔

☆ جائے لاکھ، رہے ساکھ۔ لاکھ کے نقصان کی پروا نہیں مگر اعتبار اور آب دو باقی رہ جائیں۔

اختر! انسان کی ساکھ ہی تو زندگی کی متاعِ عظیم ہیں۔ اسی لیے تو کہا جاتا کہ جائے لاکھ، رہے ساکھ۔

☆ جب تک سانس، تب تک آس۔ مرتے دم تک امید قائم رہتی ہے۔

اجی صاحب! کوشش کیے جاؤ، ان شاء اللہ حالات سازگار ہو جائیں گے۔ سیانے کہتے ہیں، جب تک سانس، تب تک آس۔

☆ جب اتار لی لوئی، تو کیا کرے گا کوئی۔ بے حیائی پر اتر آئے، تو کسی کی کیا پروا۔

میاں! وہ بے حیائی پر اتر آیا ہے، اس لیے اسے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ جب اتار لی لوئی، تو کیا کرے گا کوئی۔

☆ جتنا چھوٹا، اتنا کھوٹا۔ اسے چھوٹا نہ سمجھو، وہ بڑا چالاک ہے۔

اجی صاحب! اختر کی کیا پوچھتے ہو، خدا اس سے واسطہ نہ ڈالے۔ شاید اسی پر یہ ضرب المثل بنی ہے کہ جتنا چھوٹا، اتنا کھوٹا۔

☆ جتنا گڑ ڈالو گے، اتنا ہی میٹھا ہوگا۔ جتنا خرچ کرو گے، اتنا ہی کام اچھا ہوگا۔

ارے صاحب! اختر کی دکان پر اچھے سے اچھا مال موجود ہے، تم نے کون سا فرنیچر لینا ہے، یہ تم پر ہے۔ جتنا گڑ ڈالو گے، اتنا ہی میٹھا ہوگا۔

☆ جتنی چادر دیکھیے، اتنے ہی پاؤں پھیلایئے۔ اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔

ارے بھائی! اللہ دے تو بے دریغ خرچ کرنا چاہیے، لیکن گُر کی بات یہ ہے کہ جتنی چادر دیکھیے، اتنے ہی پاؤں پھیلایئے۔

☆ جتنے منہ اتنی باتیں۔ ہر ایک آدمی کی رائے الگ ہوتی ہے۔

ہاں صاحب! جتنے منہ اتنی باتیں، اب کیا ہوسکتا ہے جو کسی کا دل چاہے گا، سو کہے گا۔

☆ جس ہانڈی میں کھائیں، اسی میں چھید کریں۔ نمک حرام کرنا۔

ارے میاں! چودہ برس تک اس کا نمک کھا کر یہ احسان کا بدلہ دیا کہ آج اس کے دشمنوں کی گود میں جا بیٹھا ہے۔ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ جس ہانڈی میں کھائیں، اسی میں چھید کریں۔

☆ جس تن لگے، وہی تن جانے۔ درد کا اندازہ، صاحب درد ہی لگا سکتا ہے۔

شاہ جی! عوام کے لیے پیٹ کی آگ بجھانے اور بچوں کے لیے تن ڈھانکنے کو کپڑا خریدنے کی سکت نہیں رہی۔ سچ ہے کہ جس تن لگے، وہی تن جانے۔

☆ جس کا کام اسی کو ساجھے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔ جس شخص کا کام ہو، وہی اس کو بہتر طور کر سکتا ہے۔

منشی جی! آپ کو ملازمت چھوڑ، تجارت کرنے کا مشورہ کس نے دیا تھا۔ آپ نے سنا نہیں کہ جس کا کام اسی کو ساجھے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔ اب بھی وقت ہے کہ واپس ملازمت پر حاضر ہو جاؤ۔

☆ جس کے نہیں پھٹی بوائی، وہ کیا جانے پیڑ پرائی۔ سکھی کو دکھی کے دکھ کا کیا اندازہ!

ارے بھائی! آپ لوگ تو ہنسی اڑائیں گے ہی، آپ نے کبھی تکلیف اٹھائی ہوتی تو معلوم ہوتا۔ ہاں سچ ہے کہ جس کے نہیں پھٹی بوائی، وہ کیا جانے پیڑ پرائی۔

☆ جگر جگر ہے اور دگر دگر ہے۔ اپنا اپنا اور غیر غیر ہی ہے۔

ارے اصغر! امجد تمھاری بیماری کی خبر سن کر رونے لگا اور مجھے یہ ہزار روپے دے کر

کہنے لگا کہ اصغر، مجھ سے ناراض ہے، لے گا نہیں، اس لیے تم جا کر اسے دے آؤ، سچ تو یہ ہے کہ جگر جگر ہے اور دگر دگر ہے۔

☆ جل کی مچھلی، جل ہی میں بھلی۔ ہر شخص اپنی ہی قوم میں بھلا لگتا ہے۔

امجد صاحب! میں تو اب بھی یہی کہوں گا کہ اگر آپ اختر کی اپنی بھتیجی ہی سے شادی کر لیں تو بہتر ہے۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ جل کی مچھلی، جل ہی میں بھلی لگتی ہے۔

☆ جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا۔ پردیس میں نیک نامی کو کون جانتا ہے۔

عبدالقدیر خان کو اسلام اور وطن کی محبت پاکستان کھینچ لائی۔ ان کا کہنا تھا کہ جنگل میں مور ناچا کسی نے دیکھا۔ وطن میں رہیں گے، کم کھائیں گے اور اسے محفوظ ہاتھوں میں دے کر رخصت ہوں گے۔

☆ جنم کے اندھے، نام نین سکھ۔ نا قابل ہونے کی صورت میں نام وری کی خواہش۔

واہ بھائی رانا! پہلے بی اے کرو پھر صوبائی اسمبلی کی ممبری کے خواب دیکھنا، تمھارا ابھی وہی کہنا ہے، کہ جنم کے اندھے، نام نین سکھ۔

☆ جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔ شیخی خوروں سے کوئی کام نہیں ہوتا۔

ہم نہ کہتے تھے کہ یہ امجد میاں کے بس کا روگ نہیں ہے، دو ہی دن میں وہ بھاگتے نظر آئے۔ کسی نے سچ ہی کہا کہ جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔

☆ جہاں جائے بھوکا، وہیں پڑے سوکھا۔ غریب آدمی کی ہر جگہ مصیبت ہے۔

میاں خالد! اختر پر تو وہی مثل صادق آتی ہے کہ جہاں جائے بھوکا، وہیں پڑے سوکھا، بے چارا، لاہور سے کراچی گیا تھا کہ وہ شہر بھی دہشت گردی کی لپیٹ میں آ گیا۔

☆ جہاں دیکھے توا پرات، وہیں گائے ساری رات۔ خود غرض اپنے فائدے کو دیکھتا ہے۔

ارے امجد! اختر کے کیا کہنے، جہاں کچھ ملنے کی آس ہو، وہاں سے ٹلنے کا نام نہیں لے گا۔ اسی کو کہتے ہیں کہ جہاں دیکھے توا پرات، وہیں گائے ساری رات۔

☆ جہاں سو وہاں سوا سو۔ سو سے نہ ہو تو سوا سو خرچ لو۔

اختر صاحب! سوچنا کیسا، جہاں سو وہاں سوا سو، پیسے کا لالچ نہ کرو، جیسے بھی ہو، اپنا کام نکالو۔

☆ جہاں پھول، وہیں کانٹا۔ سکھ دکھ ایک ساتھ ہیں۔

میاں بیوی دکھ سکھ کے ساتھی ہیں۔ تم خواہ مخواہ کا گلا کرتی ہو۔ عیش کے دن بھی تو تم نے یہیں دیکھے تھے، اگر کچھ تکلیف ہے تو اب اسے برداشت کرو۔ مثل مشہور ہے کہ جہاں پھول، وہیں کانٹا۔

☆ جیسا راجا، ویسی پرجا۔ الناس علی دین ملوکھم۔ (رعیت عام طور پر بادشاہ کی پیروی کیا کرتی ہے۔)

میاں! ان دنوں ہر کسی کو روشن خیالی کا زہر چڑھا ہوا ہے۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ جیسا راجا، ویسی پرجا۔

☆ جیسی روح ویسے فرشتے۔ نیک کو نیک اور بد کو بد دکھائی دیتے ہیں۔

ارے بھائی! شکایت کس بات کی کرتے ہو۔ ہوا کیا ہے، جیسی روح ویسے فرشتے، آخر امجد بھی کم عیاش آدمی نہیں ہے۔

جھ

☆ جھوٹ برابر پاپ نہیں۔ جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔

امجد، اختر کی زبان پر اعتبار نہ کرنا۔ وہ پرلے درجے کا جھوٹا آدمی ہے۔ بھلا اسے کون سمجھائے کہ جھوٹ برابر پاپ نہیں۔

☆ جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے۔ جھوٹ زیادہ دیر نہیں چلتا۔

دیکھا صاحب! امجد کیسے رفو چکر ہوا۔ ٹھہرتا بھی کیسے! جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے۔

☆ جھوٹا بات بنائے، پانی میں آگ لگائے۔ جھوٹا جھوٹ کو سچ بنا دیتا ہے۔

امجد، اختر کی زبان پر اعتبار نہ کرنا۔ وہ پرلے درجے کا جھوٹا آدمی ہے۔ بزرگوں نے شاید اسی سے یہ ضرب المثل بنائی ہے کہ جھوٹا بات بنائے، پانی میں آگ لگائے۔

چ

☆ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری پاکھ۔ چند روز کا آرام اور پھر وہی بے آرام۔
اصغر! زیادہ غرور نہ کرو، اب بھی سنبھل جاؤ، تمھاری یہ اکڑفوں چند روزہ ہے۔ بڑوں کا کہنا ہے کہ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری پاکھ۔

☆ چاند چڑھے، کل عالم دیکھے۔ ظاہر بات تمام دنیا پر روشن ہو جاتی ہے۔
ارے اصغر! کیوں بحث میں پڑتے ہو، چند روز کی بات ہے، سب حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ سیانے کہتے ہیں، چاند چڑھے، کل عالم دیکھے۔

☆ چٹ منگنی، پٹ بیاہ۔ ہر کام فوراً تیار۔
میاں امجد! اصغر کا تو چٹ منگنی، پٹ بیاہ والا معاملہ ہوا۔ ادھر ایم اے پاس ہونے کا نتیجہ شائع ہوا اور ادھر ملازمت مل گئی۔ اسے کہتے ہیں قسمت کی سکندری۔

☆ چراغ تلے اندھیرا۔ عادل حاکم کے قرب میں ظلم۔ اوروں کو فائدہ اور اپنے محروم
اجی حضرت! کیا بتاؤں، وہی مثل مشہور ہے کہ چراغ تلے اندھیرا۔ اختر نے سبھی کو فائدہ پہنچایا مگر اپنے بھانجے امجد کو یوں ہی رکھا۔

☆ چکنے منہ کو سبھی چومتے ہیں۔ امیر اور خوب رو کی ہر جگہ قدر ہوتی ہے۔
ارے صاحب! امجد کی اس امارت کی وجہ سے ہر جگہ قدر ہوتی ہے۔ سچ ہے کہ چکنے منہ کو سبھی چومتے ہیں۔

☆ چلتی پھرتی چھاؤں۔ دنیا کی بے ثباتی اور دولت کی نہ پائے داری۔
ارے میاں! دولت چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ آج میرے پاس، کل تمھارے پاس، انسان اس کی خاطر ایمان نہ کھوئے۔

☆ چلتی کا نام گاڑی ہے۔ جب تک بنی ہے، تب تک نام ہے۔

اختر صاحب! چلتی کا نام گاڑی ہے۔ جب تک فیکٹری چلتی رہی امجد میاں کی واہ واہ ہوتی رہی، جب اتفاق سے نقصان ہو گیا تو سب کہنے لگے کہ امجد صاحب نے نقصان کر دیا۔

☆ چمڑی جائے، دمڑی نہ جائے۔ پیسا دینے کی جگہ جسمانی مشقت اٹھانے کو تیار۔

ارے صاحب! کسے سمجھا رہے ہو یہ تو پرلے درجے کا کنجوس ہے۔ اس کے متعلق ہی تو کہا گیا ہے کہ چمڑی جائے، دمڑی نہ جائے۔

☆ چاتر تو بیری بھلا مورکھ بھلا نہ میت۔ دانا دشمن، نادان دوست سے بہتر ہے۔

اختر امجد نادان دوست ہے۔ اس سے بچ کر رہنا۔ دانا کہتے ہیں چاتر تو بیری بھلا مورکھ بھلا نہ میت۔

☆ چور سے کہے چوری کر، ساؤ سے کہے تیرا گھر لٹا۔ خود ہی نقصان کرائے، خود ہی ہم دردی جتائے۔

اختر صاحب! کہیں آپ امجد کے چکمے میں نہ آ جانا، وہ بڑا شاطر آدمی ہے۔ بس یوں سمجھو کہ چور سے کہے چوری کر، ساؤ سے کہے تیرا گھر لٹا۔

☆ چور کے پیر کہاں؟ پتا کھڑکا، چور کھسکا۔

میں اختر کے پاس آ کر بیٹھا ہی تھا کہ امجد چلتا بنا۔ سچ ہے کہ چور کے پیر کہاں؟

چھ

☆ چھاج تو بولے سو بولے، چھلنی بھی بولی جس میں ستر چھید۔ عیب دار کو اپنے عیبوں پر نگاہ رکھنی چاہیے۔

لیجیے صاحب! چھاج تو بولے سو بولے، چھلنی بھی بولی جس میں ستر چھید۔ اختر نے ساری عمر فراڈ میں گزاری اور اب چچا کو کہتا ہے یہ بڑے بُرے ہیں۔

☆ چھایا بڑی مایا ہے۔ اپنا مکان بہت بڑی غنیمت ہے۔

اختر بھیا! اپنی تو ساری عمر کرائے کے مکان میں بیت گئی ہے۔ تم بڑے خوش قسمت ہو، تمہارے پاس اپنا مکان ہے، چھایا بڑی مایا ہے۔

☆ چھری خربوزے پر گرے یا خربوزہ چھری پر، نقصان خربوزے کا ہی ہوگا۔ نقصان ہمیشہ کمزور ہی اٹھاتا ہے۔

امجد میاں! اختر کو سر نہ چڑھاؤ وہ بڑا نوسر باز ہے۔ حقیقت یہ کہ چھری خربوزے پر گرے یا خربوزہ چھری پر، نقصان خربوزے کا ہی ہوگا۔

ح

☆ حساب جو جو بخشیش سو سو۔ پہلے حساب، بعد میں چھوٹ۔

اختر صاحب سنیے! حساب جو جو بخشیش سو سو۔ آپ حساب تو پہلے کر لیں، پھر مجھے جو کہیں گے، دے دوں گا۔

☆ حمام میں سب ننگے۔ ایک ہی برائی میں سب مبتلا۔

امجد صاحب! ان بھائیوں کا کیا پوچھتے ہو۔ فراڈ میں سب ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ ان کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ حمام میں سب ننگے ہیں۔

☆ حیلے رزق بہانے موت۔ رزق اور موت کسی سبب سے ہے۔

ارے امجد! خدا ہر کس و ناکس کو روزی دیتا ہے لیکن کیا تم نے نہیں سنا کہ حیلے رزق، بہانے موت۔

خ

☆ خدا دیتا ہے تو چھپڑ پھاڑ کر دیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ بے سبب بھی جب چاہیں، دے دیتے ہیں۔

اختر صاحب! جب خدا دیتا ہے تو چھپڑ پھاڑ کر دیتا ہے۔ میاں امجد کے پاس تن

ڈھانپنے کو کپڑا تک نہ تھا، لیکن چھے مہینے ہی میں لکھ پتی بن گئے۔

☆ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ خدا کم ظرف کو با اختیار نہ بنائے۔

امجد کو جب سے پولیس میں ملازمت ملی، تب سے اس کے سلوک سے تمام پڑوسی نالاں ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔

☆ خصم مار، ستی ہونا۔ دغا کر کے مگرمچھ کے آنسو رونا۔

امجد کی ظاہرداری پر پسیج نہ جانا۔ ایسے ہی آدمی کے لیے سیانے کہتے ہیں، خصم مار، ستی ہونا۔

د

☆ درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں، کبھی کمخواب میں۔ اونچ نیچ زندگی کا حصہ ہے۔

ارے بھائی! کاروبار میں نشیب و فراز تو آتے ہی رہتے ہیں۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں، کبھی کمخواب میں۔ زمانے کا یہی دستور ہے۔

☆ دس جنے کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ۔ بار کو تقسیم کرنے میں آسانی رہتی ہے۔

میاں! اگر امجد کی تھوڑی تھوڑی امداد سبھی کریں تو کسی پر بھی بار نہ گزرے، کیوں کہ دس جنے کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ۔

☆ دسترخوان بچھانے میں سو عیب، نہ بچھانے میں ایک عیب۔ کھلانے سے نہ کھلانا بہتر۔

ارے میاں اختر! اگر تم برادری میں نام کمانا اور خوب کھلانا چاہو گے تو اس کے عیب نکلیں گے ہی۔ اسی لیے تو سیانے کہتے ہیں کہ دسترخوان بچھانے میں سو عیب، نہ بچھانے میں ایک عیب۔

☆ دگدا میں دونوں گئے، مایا ملی نہ رام۔ تذبذب میں کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا۔

میاں! اگر کام کرو تو یقین کے ساتھ کرو، کہیں وہ مثل نہ ہو کہ دگدا میں دونوں گئے، مایا ملی نہ رام۔

☆ دمڑی کی بڑھیا، ٹکا سر منڈائی۔ چیز کی اصل قیمت تھوڑی اور خرچہ زیادہ۔

دوروپے کا تو کپڑا تھا' درزی مانگتا ہے' دوسو روپے' وہی حساب ہوا کہ دمڑی کی بڑھیا' ٹکا سر منڈائی۔

☆ دمڑی کی ہانڈی گئی' کتے کی ذات پہچانی گئی۔ نقصان تو کچھ ضرور ہوا مگر آدمی کو آزما لیا۔

ارے اختر! دمڑی کی ہانڈی گئی' کتے کی ذات پہچانی گئی۔ مانا کہ وہ ہزار روپے لے کر مکر گیا، لیکن یہ تو معلوم ہو گیا کہ امجد کیسا ہے؟

☆ دن کو اونی اونی' رات کو چرخہ پونی۔' بے وقت کی راگنی۔

اس لڑکے کی بھی یہی کیفیت ہے کہ دن کو اونی اونی اور رات کو چرخہ پونی۔ تمام دن تو پھرتا ہے اور رات کو کام لے کر بیٹھ جاتا ہے۔

☆ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پیتا ہے۔ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔

ہاں صاحب! دودھ کا جلا' چھاچھ پھونک پھونک پیتا ہے۔ امجد بیچارے نے اختر کو ایک مرتبہ ادھار دیا تھا' وہی اب تک وصول نہیں ہوا۔ دوبارہ کیسے دے گا؟

☆ دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔ پورا پورا انصاف

بھائی! پاکستان میں انصاف خوب ہوتا ہے۔ واللہ! حمید کے معاملے میں جج صاحب نے ایسا فیصلہ کیا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی۔

☆ دور کے ڈھول سہانے۔ دور سے اچھا اور پاس سے برا معلوم ہونا۔

بھائی صاحب! کچھ نہ پوچھو دور کے ڈھول سہانے' امجد کو پاس رکھ کر دیکھو تو اس کی حرکات معلوم ہوں۔

☆ دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ خدا معلوم کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

جنرل صاحب نے انتخابات کا اعلان تو کر دیا ہے۔ دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

☆ دن کی پوچھی رات کی کہی۔ جواب میں بے تکی بات کہنا۔

امجد میاں! سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ تمھاری بھی وہی بات ہوئی دن کی پوچھی رات

کی کہی۔

دھ

☆ دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔ آوارہ' کسی جگہ بھی کام نہ کرنے والا۔

ارے صاحب! دل لگا کر ایک ہی جگہ کام کرتے رہا کرو۔ وہی مثل نہ ہو کہ دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔

☆ دھوتی میں سب ننگے۔ اندرونی حالت سب کی یکساں ہے۔

امجد صاحب! اختر اور اس کے بھائیوں کا کیا پوچھتے ہو؟ یوں سمجھو کہ دھوتی میں سب ننگے ہیں۔

ڈ

☆ ڈرا سو مرا۔ ڈرنے والا نقصان اٹھاتا ہے۔

اختر! اللہ کا نام لے کر امجد کو فرانس بھیج دو۔ سچ ہی تو ہے جو ڈرا سو مرا۔

☆ ڈسا ہوا پانی نہیں مانگتا۔ بڑا ظالم ہے۔

امجد! حاجی صاحب سے بچنا۔ ان کا ڈسا ہوا پانی نہیں مانگتا۔

☆ ڈولی نہ کہار' بی بی بیٹھی ہیں تیار۔ سامان کچھ نہیں' ارادے بڑے بڑے۔

امجد میاں' دریا کنارے پارک بنانے کی سوچ رہے ہیں۔ ایسے ہی موقعے پر سیانے کہتے ہیں' ڈولی نہ کہار' بی بی بیٹھی ہیں تیار۔

ڈھ

☆ ڈھال تلوار سرہانے اور چور بندی خانے۔ چور جیل میں اور پہلے سے پیش بندی۔

اختر پیرس سے لوٹتے ہی طوفان بدتمیزی برپا کردے گا۔ اس ڈر سے امجد میاں فرانس جانے کی سوچ رہے ہیں۔ اسے کہتے ہیں ڈھال تلوار سرہانے اور چور بندی خانے۔

☆ ڈھنڈورہ شہر میں لڑکا بغل میں۔ چیز اپنے پاس، تلاش ادھر ادھر۔

بھائی خوب! وہی مثل ہوئی کہ ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں۔ حمید سوتا رہا اندر کے کمرے میں اور تلاش دور دور کرتے رہے۔

☆ ڈھول سے کھال بھی گئی۔ جو باقی تھا، وہ بھی لٹ گیا۔

ساری زمین ہتھیانے کے بعد امجد کے پاس ایک پلاٹ بچا تھا وہ بھی چھوٹے بھائی نے دھوکے سے بیچ دیا۔ یوں سمجھیے ڈھول سے کھال بھی گئی۔

ذ

☆ ذات پات نہ پوچھے کوئی، ہر کو بھجے سو ہر کا ہو۔ گن اچھے ہوں تو ذات کوئی نہیں پوچھتا۔

امجد میاں! دوسروں کی ذات پر کیچڑ اچھالنے سے اپنی ذات کو چار چاند نہیں لگتے۔ بڑوں کا کہنا ہے، ذات پات نہ پوچھے کوئی، ہر کو بھجے سو ہر کا ہو۔

☆ ذات کی بلائی برابر بیٹھے، کم ذات کی بلائی نیچے بیٹھے۔ ہم قوم کی عزت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

اختر میاں! ذاتیں شناخت کا ذریعہ ہیں اور ہر کوئی اپنی ذات سے وابستہ ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ بلائی برابر بیٹھے، کم ذات کی بلائی نیچے بیٹھے۔

☆ ذات کی بیٹی، ذات ہی میں جاتی ہے۔ جنس کا ملاپ خوب رہتا ہے۔

اختر صاحب اپنی بیٹی، اپنے بھانجے خالد سے بیاہ دو۔ ذات کی بیٹی ذات ہی میں جاتی ہے۔

ر

☆ راجا کے گھر موتیوں کا کال۔ آپ کے پاس اور یہ چیز نہ ہو۔

منشی جی! بھلا راجا کے گھر موتیوں کا کال۔ مجھے کیسے یقین آئے کہ آپ کے یہاں چھاتا نہیں ہے۔

☆ رانڈ کا سانڈھ، سوداگر کا گھوڑا، کھائے بہت اور چلے تھوڑا۔ ناز پروردہ سے کام نہیں ہوتا۔

ارے صاحب! وہ نکما آدمی ہے۔ بس یہ سمجھو کہ رانڈ کا سانڈھ' سوداگر کا گھوڑا کھائے بہت اور چلے تھوڑا۔

☆ رام رام جپنا پرایا مال اپنا۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

ارے صاحب! بس ان سے خدا کی پناہ! بڑے چالاک ہیں' ان کا کام یہ ہے کہ رام رام جپنا' پرایا مال اپنا۔

ز

☆ زباں شیریں ملک گیری۔ زباں ٹیڑھی ملک بانکا۔ میٹھا بول سب کو اپنا بنائے۔ بد زبانی۔ سے اپنا بھی بھاگ جائے۔

دیکھو بیٹا! ادب آداب بڑے پتے کی بات ہے۔ یاد رکھو زباں شیریں ملک گیری' زباں ٹیڑھی ملک بانکا۔

☆ زبردست کا ٹھینگا سر پر۔ زبردست کی ماننا ہی پڑتی ہے۔

ارے بھائی! اگر اختر' امجد کی نہ مانتا تو کیا کرتا' سیانے کہتے ہیں زبردست کا ٹھینگا سر پر۔

☆ زر ہے تو گھر' نہیں تو کھنڈر۔ روپیا ہو تو گھر سنورتا ہے۔

خالد کا مکان ان دنوں حضرت غالب کے مکان کی تاریخ دہرا رہا ہے۔ دانا ٹھیک ہی تو کہتے ہیں زر ہے تو گھر' نہیں تو کھنڈر۔

س

☆ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔ مصیبت زدہ ذرا سے صدمے سے ڈر جاتا ہے۔

اختر بے چارے نے کچھ بھی نہ کہا تھا کہ خواہ مخواہ امجد کے ہاتھوں پٹ گیا تھا جب سے وہ کہیں جاتا ہوا ڈرتا ہے۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔

☆ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ کام ہو جائے اور نقصان بھی نہ ہو۔

اختر بیٹا! ایسی تدبیر سے کام نکالو کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ امجد کو محسوس بھی نہ ہو اور تمھارا کام بھی نکل آئے۔

☆ ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے۔ ہمیشہ یکساں رہنا۔

بھائی صاحب! ہماری کیا پوچھتے ہو ہماری تو ہمیشہ یہی حالت رہتی ہے کہ ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے۔

☆ سب دن چنگی، عید کے دن ننگی۔ بے ضرورت بناؤ سنگھار۔

دیکھو تو اختری بھی کیا عورت ہے۔ دیور کے بیاہ پر تو کپڑے بدلے نہیں اور ہر روز بناؤ سنگھار کرتی رہتی ہے۔ وہی مثل ہے کہ سب دن چنگی، عید کے دن ننگی۔

☆ سخی دے اور شرمائے، بادل برسے اور گرمائے۔ سخی دے کر احسان نہیں جتایا کرتا، بادل برستا ہے اور گرجتا ہے۔

ارے صاحب! اختر پر یہی مثل صادق آتی ہے کہ سخی دے اور شرمائے، بادل برسے اور گرمائے۔

☆ سخی سے شوم بھلا جو ترت دے جواب۔ انتظار میں رکھنے سے جلد انکار کر دینا بہتر ہے۔

میاں! واقعی اگر امجد کو کوئی کام کرنا ہوتا ہے تو اقرار کر لیتا ہے ورنہ صاف جواب دے دیتا ہے کہ میں اسی بات کا قائل ہوں کہ سخی سے شوم بھلا جو ترت دے جواب۔

☆ سدا ناؤ کاغذ کی چلتی نہیں۔ مکر و فریب ہمیشہ بارور نہیں ہو سکتا۔

میاں امجد! سدا ناؤ کاغذ کی چلتی نہیں، کوئی ایسا سچے کا کام کرو جس سے نیک نامی

سے گزر بسر ہوتی رہے۔

☆ سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ شروع ہی سے کام بگڑ گیا۔

میاں اختر! کیا بتاؤں آج امجد کے ساتھ وہی معاملہ ہوا کہ سر منڈاتے ہی اولے پڑے بڑی مشکل سے کہہ سن کر کام شروع کروایا تھا مگر پہلے ہی دن سو روپے کا ٹوٹا پڑا۔

☆ سو سنار کی ایک لوہار کی۔ کم زور زبردست کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ارے امجد! تو اس کا مقابلہ کیا کرے گا۔ اگر اس کا ایک طمانچہ بھی تیرے لگ گیا تو ساری سٹی بھول جائے گا وہ مثل ہوگی کہ سو سنار کی ایک لوہار کی۔

☆ سو سیانے ایک مت۔ سب عقل مندوں کی رائے ایک ہی ہوگی۔

میاں اختر! جو رائے امجد نے دی ہے وہ سوا سولہ آنے درست ہے۔ اب جس سے بھی مشورہ لوگے' وہ یہی کہے گا کہ سو سیانے ایک مت۔

☆ سوت نہ کپاس' کولی سے لٹھم لٹھا۔ خواہ مخواہ کا جھگڑا۔

ارے بھائی! ابھی مکان کرائے پر لیا نہیں' جھگڑا پہلے ہی کر رہے ہو۔ تمھاری بھی وہی بات ہوئی کہ سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا۔

☆ سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا۔ ہر کام نرمی سے نہیں ہوتا۔

ارے صاحب! سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا۔ تم نوٹس دے کر دعویٰ کرو' پیسا پیسا وصول ہو جائے گا۔

ش

☆ شام کا بھولا صبح گھر آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ غلطی کا جلد احساس ہو جائے تو عذر قابل قبول ہوتا ہے۔

بھائی! مہینہ بعد ہی روپیا دے دیا تو اچھا ہوا۔ شام کا بھولا صبح گھر آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔

☆ شملہ بمقدار علم۔ علم کے مطابق ہی علمیت جتانی چاہیے۔

بزرگوں کی محفل میں اختر (کل کا لونڈا) بڑھ بڑھ کر باتیں بنا رہا تھا پتے کی بات تو یہ ہے کہ شملہ بمقدار علم۔

☆ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ امن کا دور دورہ ہے۔

میاں! پاکستان میں تو شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ کسی کی کیا مجال کہ کسی کو میلی آنکھ سے دیکھے۔

ص

☆ صحیح گئے، سلامت آئے۔ نکمے تھے اور نکمے ہی رہے۔

امجد صاحب تین سال بعد پیرس سے خالی ہاتھ لوٹے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ صحیح گئے، سلامت آئے۔

☆ صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا۔ بدصورتی بھی اور بددماغی بھی۔

ارے صاحب! اختری کا تو وہی کہنا ہے کہ صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا۔ خدا اگر حسن اور خوب صورتی دیتا تو نہ معلوم کیا حالت کرتی۔

☆ صورت سوال ہے۔

اختر کے پاس کروڑوں کی جائداد ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے دانا کہتے ہیں کہ وہ صورت سوال ہے۔

ض

☆ ضامن نہ ہوجیئے، گرہ سے دیجئے۔ ضامن بننے سے گرہ سے دینا بہتر ہے۔

اختر تو بس ایک ہی مرتبہ ضمانت دے کر بھر پایا ہے اور اب اس نے یہ بات گرہ میں باندھ لی ہے کہ ضامن نہ ہوجیئے، گرہ سے دیجیے۔

☆ ضامن نہ ہووے باپ کا' یہ ضامنی گھر پاپ کا۔ ضمانت خرابی کی جڑ ہے۔
اختر کو بھی' امجد کے ساتھ دھر لیا گیا ہے۔ کسی نے سچ ہی کہا ضامن نہ ہووے باپ کا' یہ ضامنی گھر پاپ کا۔

☆ ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنا لیتے ہیں۔ مجبوری میں ادنیٰ لوگوں کی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔
اختر میاں! ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنا لیتے ہیں۔ اگر تمھارا کام خوشامد سے نکلتا ہے تو تمھیں اپنا کام نکال لینا چاہیے۔

ط

☆ طاقی نہ رکھے باقی۔ جس کی آنکھ میں عیب ہوتا ہے وہ کچھ رہنے نہیں دیتا۔
الو سبزہ زاروں کو ویرانوں میں بدل دیتا ہے اور عیبی محلے اجاڑ دیتا ہے۔ دانا ٹھیک ہی تو کہتے ہیں' طاقی نہ رکھے باقی۔

☆ طمانچے سے منہ لال رکھنا۔ مفلسی میں طرح دار ہونا۔
اختر مفلس سہی لیکن گھر کے پچھواڑے کے دربار کے دیے کے تیل سے مونچھیں تر کر کے جب نکلتا ہے تو نواب معلوم ہوتا ہے' اسے کہتے ہیں طمانچے سے منہ لال رکھنا۔

☆ طویلے کی بلا' بندر کے سر۔ ہر ایک بلا اور بہتان غریب کے سر پڑتا ہے۔
اختر حکم دے کر نکل گیا اور امجد پھنس گیا۔ اسی کو کہتے ہیں کہ طویلے کی بلا' بندر کے سر۔

ظ

☆ ظالم کی داد خدا کے گھر۔ ظالم کو اللہ سزا دیتا ہے۔
اختر نے محلے داروں کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ کل سیڑھیوں سے پھسلا اور ٹانگ تڑوا بیٹھا۔ نہیں بھولنا چاہیے' ظالم کی داد خدا کے گھر۔

☆ ظالم کی رسی دراز ہے۔ظالم کومہلت بہت ملتی ہے۔

میاں واقعی یہ مثل بالکل سچ ہے کہ ظالم کی رسی دراز ہے۔اسرائیل کو دیکھو کہ فلسطین میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کر رہا ہے اور اب ایران پر بھی نظریں جمائے بیٹھا ہے۔

☆ ظالم کی عمر کوتاہ ہے۔ظلم ہمیشہ نہیں رہتا۔

حضرت امام حسینؓ آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہیں جب کہ ابن زیاد زندگی میں بھی مردہ اور آج بھی مردہ ہے۔سچ ہے۔ظالم کی عمر کوتاہ ہوتی ہے۔

ع

☆ عورت کی عقل گدی پیچھے۔عورت کو عقل بعد میں آتی ہے۔

عقل کسی کی میراث نہیں بلکہ یہ عطیہ خداوندی ہے۔اب اس ضرب المثل کو متروک ہی سمجھیے کہ عورت کی عقل گدی پیچھے۔

☆ عیب کرنے کو بھی ہنر چاہیے۔برے کام کے لیے بھی ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔

امجد میاں جھوٹ بولتے ہیں تو موقعے پر ہی پکڑے جاتے ہیں۔سچ ہے کہ عیب کرنے کو بھی ہنر چاہیے۔

☆ عید کے پیچھے چاند مبارک۔بے محل مبارک باد دینا۔

امجد کا تو دو ماہ کا بیٹا بھی ہے اور اختر اب اس کے بیاہ کی مبارک دینے آیا ہے۔اسے کہتے ہیں عید کے پیچھے چاند مبارک۔

غ

☆ غرض کا باولا اپنی گاوے۔غرض مند کو اپنی ہی غرض کی فکر ہوتی ہے۔

اختر دوا اور دو چار روٹیاں ہی کہے گا۔سچ ہے کہ غرض کا باولا اپنی گاوے۔

☆ غریب نے روزے رکھے دن بڑے آئے۔غریب کی ہر طرح شامت ہے۔

میاں! وہی مثل ہوئی کہ غریب نے روزے رکھے' دن بڑے آئے۔ امجد نے سمجھا تھا کہ کام ختم ہوتے ہی پیسے مل جائیں گے' معلوم ہوا کہ بل پاس ہونے کے بعد ادائیگی ہوگی۔

☆ غیر کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کٹوانا۔ مخالف کے تھوڑے سے نقصان کے لیے اپنا زیادہ نقصان کرلینا۔

اختر میاں! غیر کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کٹوانا' نادانی اور کم عقلی سمجھی جاتی ہے۔

ف

☆ فاتحہ نہ درود' کھا گئے مردود۔ کسی شے کا ضائع ہو جانا۔

اختر دوستوں کے لیے فراوانی اور اہل خانہ کے لیے گرانی کی حکمت عملی میری سمجھ سے باہر ہے۔ میرے نزدیک تو یہ فاتحہ نہ درود' کھا گئے مردود۔

☆ فقیر اپنی کملی ہی میں مست ہے۔ غریب' اپنے تھوڑے سامان میں ہی خوش ہے۔

اختر امیر ہے تو اپنے گھر میں ہے۔ ہمیں اس سے کیا لینا دینا۔ فقیر تو اپنی کملی ہی میں مست ہے۔

☆ فقیر کا گھر بڑا ہے۔ فقیر کو خدا پر بھروسا ہے۔

فقیر کا دل بڑا ہے تو فقیر کا گھر بڑا ہے۔

ق

☆ قاضی جی دبلے کیوں ہوئے' شہر کے غم میں۔ غیروں کے غم میں ہلکان کرنا۔

میاں اختر! تم پر بھی وہی مثل صادق آتی ہے کہ قاضی جی دبلے کیوں ہوئے' شہر کے غم میں۔ بھلا تمھیں اشرف اور امجد کا کیوں غم ستائے جا رہا ہے۔

☆ قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔ بڑے گھر کے ادنیٰ لوگ بھی سمجھ دار ہوتے

ہیں۔

اختر صاحب، تم امجد سے بازی نہیں لے جاسکتے۔ سنا نہیں کہ قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔

☆ قیامت کی بات ہے۔ حیرت اور تعجب ہے۔

اختر اور امجد ایک ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ بھئی یہ قیامت کی بات ہے۔

ک

☆ کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی، کل ڈوبی۔ بے اصل کو دوام نہیں۔

میاں! کاغذ کی ناؤ، آج نہ ڈوبی، کل ڈوبی۔ بے بنیاد الزام کارروائی کر کے تم نے بڑی غلطی کی ہے۔

☆ کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ زبردست کے سامنے، کچھ پیش نہیں جاتی ہے۔

میاں! اختر تو کیا، وہاں کسی کی بھی نہیں چلتی۔ سب یہی کہتے ہیں کہ کالے کے آگے، چراغ نہیں جلتا۔

☆ کام پیارا ہے، چام پیارا نہیں۔ آدمی کی قدر کام سے ہوا کرتی ہے۔

بیٹا اختر سنو! آدمی کی قدر کام سے ہوتی ہے۔ بڑوں کا کہنا ہے کہ کام پیارا ہے چام پیارا نہیں

☆ کانٹے بوئے ببول کے آم کہاں سے کھائے۔ بدی کا بیج بو کر نیکی کی امید عبث ہے۔

میاں اختر! پچھتاتے کیوں ہو، سنا نہیں کانٹے بوئے ببول کے، آم کہاں سے کھائے۔

☆ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی رات۔ زمانہ یکساں نہیں رہتا۔

ارے اختر! غرور اچھا نہیں ہوتا۔ یوسف کو دیکھو، کل جو لکھ پتی تھا، آج پیسے پیسے کا محتاج ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی رات۔

☆ کتے کی دم کو بارہ برس نلکی میں رکھا، جب نکالا تو ٹیڑھی ہی نکلی۔ کج فطرت، تربیت سے

بھی درست نہیں ہوتا ہے۔

ارے صاحب! میں نے اختر کو بہت سمجھایا کہ امجد سے عداوت چھوڑ دے لیکن کیا کروں کتے کی دم کو بارہ برس نلکی میں رکھا، جب نکالا تو ٹیڑھی ہی نکلی۔

☆ کسی سے سائی، کسی نے بدھائی۔ ہر ایک سے جھوٹا وعدہ وعید

اختر صاحب! آپ پر وہی مثل آتی ہے کہ کسی سے سائی، کسی سے بدھائی، آپ نے گاڑی کا سودا مجھ سے کیا اور دے دی امجد کو۔

☆ کنوئیں کی مٹی کنوئیں کو ہی لگتی ہے۔ جہاں کی کمائی ہو وہیں خرچ ہوتی ہے۔

اختر میاں! امجد سائلوں سے رشوت لیتا ہے، اور افسران بالا کو دیتا ہے۔ سچ کہتے ہیں کہ کنوئیں کی مٹی، کنوئیں کو ہی لگتی ہے۔

☆ کوئی کسی کی قبر میں نہیں سوتا۔ اپنا انجام خود کو ہی دیکھنا پڑتا ہے۔

ارے اختر میاں! امجد کو کیا پڑی تھی کہ تمہاری خاطر خود مشکل میں پھنستا۔ سنا نہیں کہ کوئی کسی کی قبر میں نہیں سوتا۔

☆ کوئی مرے کوئی ملہار گائے۔ کہیں ماتم کہیں شہنائیاں۔

اختر صاحب! دنیا بھی عجیب ہے، کوئی مرے کوئی ملہار گائے۔ کل یوسف کے مرنے کا ماتم ہو رہا تھا اور پاس ہی شادیانے بج رہے تھے۔

☆ کھانے کو بسم اللہ، کمانے کو استغفر اللہ۔ کھانے کو چست، کرنے کو سست۔

امجد میاں! اختر پر واقعی یہ مثل صادق آتی ہے کہ کھانے کو بسم اللہ، کمانے کو استغفر اللہ۔ کام کے نام سے تو ان کی جان جاتی ہے۔ اور کھانے کو سب سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں۔

☆ کھلائیے سونے کا نوالہ، دیکھیے شیر کی نظر۔ اولاد کو اچھا کھلاؤ مگر قابو میں رکھو۔

اختر میاں! اولاد سے ایسی محبت کرو کہ وہ بگڑنے نہ پائے۔ بڑوں کا قول ہے کہ

کھلا یئے سونے کا نوالہ دیکھیے شیر کی نظر۔

☆ کھوٹا پیسا اور نکما بیٹا بھی وقت پر کام آ جاتا ہے۔ اپنی بے کار چیز بھی وقت پر کام دے جاتی ہے۔

ارے صاحب! شکر کرو کہ اللہ نے صاحب اولاد بنایا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ کھوٹا پیسا اور نکما بیٹا بھی وقت پر کام آ جاتا ہے۔

☆ کہیں کی اینٹ، کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ بے میل رشتہ داری۔

اجی صاحب! اختر کی بھلی کہی، بھلا اس طرح کوئی عزت بڑھا کرتی ہے۔ اس پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ کہیں کی اینٹ، کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔

☆ کہیں ناخن سے بھی گوشت جدا ہوا ہے۔ اپنوں سے قطع تعلق کرنا مشکل ہے۔

میاں یہ سچ ہے کہ اختر واقعی نالائق ہے لیکن اس سے رشتہ داری ختم ہونا مشکل ہے۔ بھلا کہیں ناخن سے بھی گوشت جدا ہوا ہے۔

کھ

☆ کھائے پر کھایا، وہ بھی گنوایا۔ زیادہ طمع، پہلے تھوڑے کو بھی لے ڈوبتا ہے۔

بسم اللہ کرو! میں کھانا کھا کر آیا ہوں۔ سنا نہیں کھائے پر کھایا، وہ بھی گنوایا۔

☆ کھایئے من بھاتا، پہنئے جگ بھاتا۔ پہناوا رواج کے مطابق ہو۔

اختری بہن! باریک کپڑوں میں جسم کی نمائش کرنا اسلام میں ناپسندیدہ ہے سیانے کہتے ہیں کھایئے من بھاتا پہنئے جگ بھاتا۔

☆ کھایا پیا انگ نہ لگنا۔ عمدہ کھانے کے باوجود لاغر اور دبلا ہونا۔

اختر میں کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر تو یہی ضرب المثل یاد آتی ہے کہ کھایا پیا انگ نہ لگنا۔

گ

☆ گدھا گھوڑا ایک بھاؤ۔ ناقدر شناسی۔

ارے صاحب! جانے بھی دو کہاں کا ذکر کرتے ہو وہاں تو گدھا گھوڑا ایک بھاؤ ہے۔

☆ گنوار گنا نہ دے بھیلی دے۔ بے وقوف زیادہ نقصان پر راضی ہوتا ہے۔

اختر! امجد کا پچاس روپے میں کام ہو رہا تھا مگر اکڑ گیا' بعد میں سو روپے دے کر کام نکالا۔ اسی کو کہتے ہیں کہ گنوار گنا نہ دے' بھیلی دے۔

☆ گونگے کا اشارہ' گونگا ہی سمجھے۔ جنس اپنی ہی جنس سے خوب میل کھاتی ہے۔

اختر نے امجد کو اشاروں ہی اشاروں میں بات سمجھا دی اور ہمارے پلے کچھ نہ پڑنے دیا۔ اسی کو کہتے ہیں کہ گونگے کا اشارہ' گونگا ہی سمجھے۔

☆ گونگے نے سپنا دیکھا' من ہی میں پچھتائے۔ بیان کو جی چاہے مگر ہو نہ سکے۔

اختر صاحب! بس کچھ نہ پوچھو اس وقت میں بڑی مشکل میں ہوں' کچھ کہہ نہیں سکتا یوں سمجھو گونگے نے سپنا دیکھا' من ہی میں پچھتائے۔

☆ گئے تھے روزے بخشوانے نماز گلے پڑی۔ ایک مشکل سے دامن بچایا' تو دوسری اور گلے پڑی۔

اختر میاں! عارضی پرمٹ کو مستقل بنوانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ڈی سی صاحب نے عارضی بھی منسوخ کر دیا۔ اسے کہتے ہیں "گئے تھے روزے بخشوانے' نماز گلے پڑی۔

☆ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔ خطا کاروں کے ساتھ بے خطا بھی رگڑے جاتے ہیں۔

قتل امجد نے کیا اور پولیس نے اختر کو بھی اسی الزام میں گرفتار کر لیا۔ اس طرح یہ

ضرب المثل درست ثابت ہوئی کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔

گھ

☆ گھر کر گھر کر ستر بلا سر دھر۔ گھرداری کے لیے سیکڑوں مصائب اٹھانا پڑتے ہیں۔

میاں صاحب! بیاہ کا نام نہ لو بندہ تنہا ہی بھلا۔ بیاہ کرنے سے تو یہی ہوگا کہ گھر کر گھر کر ستر بلا سر دھر۔

☆ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ رازدار کی دشمنی نہایت خطرناک ہوتی ہے۔

اختر میاں! مجید نے سارا راز بتا دیا اور ہمارا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔ آخر وہی ہوا کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔

☆ گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ۔ اپنوں کو کم اہمیت دینا۔

اختر صاحب عوامی ہو گئے ہیں۔ برادری کے لیے ان پر وہی ضرب المثل صادق آتی ہے کہ گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ۔

☆ گھر کی مرغی دال برابر۔ گھر کی قیمتی شے بھی مفت برابر خیال کی جاتی ہے۔

اختر صاحب! والد کی گھوڑی اونے پونے میں بیچ رہے ہو منڈی میں ذرا قیمتوں کا اندازہ کر لیا ہوتا۔ سچ ہی تو کہتے ہیں کہ گھر کی مرغی دال برابر۔

☆ گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے تو بھوکا مرے۔ اجرت نہ لے تو بھوکا مرے۔

اختر میاں! ہر کوئی پیٹ کی خاطر دھندہ کرتا ہے۔ آپ کو امجد کا کچھ خیال ہونا چاہیے تھا۔ سچ ہے کہ گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے تو بھوکا مرے۔

ل

☆ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ شریر آدمی پٹ کر ہی درست ہوتا ہے۔

میاں اختر! اب کی امجد نے اگر کوئی ایسی ویسی بات کی تو جوتوں سے اس کی تواضع

کرنا۔ بھئی لاتوں کے بھوت' باتوں سے نہیں مانتے۔

☆ لاکھ چوہے کھا کر بلی حج کو چلی۔ بے شمار گناہ کر کے اب پارسا بن گیا۔

میاں اختر تمام جہاں کو لوٹ کھسوٹ کر پارسا بن رہے ہو۔ آپ کی وہی بات ہوئی کہ لاکھ چوہے کھا کر بلی حج کو چلی۔

☆ لڑے فوج نام سردار کا' کاٹے باڑھ نام تلوار کا۔ کام کوئی کرے' نام کوئی پائے۔

یہ تو سب صدر صاحب کمال تھا ورنہ شوکت عزیز بے چارے کی کیا ہستی تھی جو وزیر اعظم بن جاتا۔

☆ لنکا سے جو نکلا سو باون گز کا۔ سب کے سب شیخی خور ہیں۔

ارے صاحب! کس کس کا نام لوں' بس خاموشی ہی بھلی ہے۔ یہ سمجھو کہ لنکا سے جو نکلا سو باون گز کا۔

☆ لینے کو مچھلی' دینے کو کانٹا۔ اچھی چیز لینا اور بری چیز دینا۔

امجد تمھارا دوست ضرور ہے مگر اس کا یہ اصول ہے کہ لینے کو مچھلی اور دینے کو کانٹا۔

م

☆ ماں اچھی پنہاری' باپ نہ اچھا ہفت ہزاری۔ ماں پنہاری بھی اولاد کی پرورش کر لیتی ہے اور باپ ہفت ہزاری بھی ناکام رہتا ہے۔

میاں! ماں کی محبت سے زیادہ دنیا میں کوئی محبت نہیں حتیٰ کہ باپ بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ ماں اچھی پنہاری' باپ نہ اچھا ہفت ہزاری۔

☆ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ ہم زبردستی یہ کام کریں گے۔

اجی صاحب۔ جاؤ اپنا کام کرو۔ یہ کیا حرکت ہوئی کہ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔

☆ مایا تیرے تین نام' پرسا' پرسو' پرس رام۔ عزت کی اصل دولت ہی ہے۔

ارے صاحب! آج کل تو دولت ہی ذریعہ عزت سمجھی جاتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ مایا

تیرے تین نام پرسا، پرسو، پرس رام۔ صلو حجام ہی کو دیکھو! اللہ نے دولت دی تو سب میاں صلاح الدین کہنے لگے۔

☆ مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے۔ اپنے خاندانی کام کو ہر شخص خوب جانتا ہے۔

حافظ صاحب! آپ کے لڑکے تو ماشاء اللہ خود بخود ہی سب کچھ یاد کر لیتے ہیں۔ سچ ہے کہ مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے۔

☆ مرغی اپنی جان سے گئی' کھانے والے کو مزہ نہ آیا۔

اختر نے امجد کو دعوت میں بڑے شوق سے کھانا پیش کیا۔ امجد کھا کر کہنے لگا' سالن میں مرچیں زیادہ تھیں۔ اسے کہتے ہیں' مرغی اپنی جان سے گئی' کھانے والے کو مزہ نہ آیا۔

☆ مرغی کو تکلے کا گھاؤ' بہت ہے۔ غریب کو تھوڑا ہی نقصان بہت ہے۔

اختر صاحب۔ امجد بے چارے کے پاس تو اب چار پیسے کھانے کے لیے بھی نہ بچے۔ سچ ہے کہ مرغی کو تکلے کا گھاؤ بہت ہے۔

☆ مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال۔ بلا قیمت چیز باشرع لوگوں کو بھی جائز۔

ارے اختر! رکھ لو بھئی' تمھارے کون سے دام لگے ہیں! کہتے ہیں کہ مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال۔

☆ ملا کی دوڑ مسجد تک۔ اپنی دست رس سے کوئی آگے نہیں جاسکتا۔

اختر میاں' امجد تک ہی جاسکتے تھے۔ مگر اس سے بھی کچھ بن نہ پڑا۔ سچ ہے کہ ملا کی دوڑ مسجد تک۔

☆ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ بہت زیادہ بوڑھا۔

اس بوڑھے کھوسٹ کو اس عمر میں بیاہ کی بات کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اسی کے لیے یہ ضرب المثل بنی ہے کہ منہ میں دانت' نہ پیٹ میں آنت۔

☆ موئے شیر سے جیتی بلی بھلی۔ ادنیٰ زندہ آدمی' اعلیٰ مردہ شخص سے بہت بہتر ہے۔

کنگلے اختر کو کون پوچھتا ہے' ہم تو امجد کی بہن سے بیاہ کریں گے۔ بقول کسے موئے شیر سے جیتی بلی بھلی۔

☆ میاں بیوی راضی' کیا کرے گا قاضی۔ فریقین راضی ہوں تو تیسرے کی مداخلت بے جا ہوتی ہے۔

اختری خود ہی اختر سے بیاہ پر رضا مند ہے تو بھائی بھاوج کیا کر سکتے ہیں۔

ن

☆ نادان بات کرے' دانا قیاس کرے۔ عقل مند ہر بات کو تاڑ لیتے ہیں۔

تمھارا یہ عذر کسی کے لیے بھی قابل قبول نہیں ہوگا کہ امجد نے تجھے فریب دیا ہے۔ سنا نہیں کہ نادان بات کرے' دانا قیاس کرے۔

☆ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔ ناچنا خود نہ آئے' عیب صحن میں نکالے۔

اختر میاں! کام کرنے والے کی راہ میں کوئی رکاوٹ سدِ راہ نہیں بن سکتی۔ کام چور تو اکثر یہی کہتے ہیں کہ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔

☆ کتا نہ دیکھے گا نہ بھونکے گا۔ دشمن کے منہ نہ لگو۔

میاں اختر! میں نے تمھیں ہزار بار کہا ہے کہ وہاں نہ جاؤ مگر تم سنتے ہی نہیں ہو۔ سیانے کہتے ہیں کہ کتا نہ دیکھے گا نہ بھونکے گا۔

☆ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ ایسی شرط لگانا جس کا پورا کرنا ناممکن ہو۔

میاں امجد! کوئی ایسی تجویز بتاؤ کہ ہمارا کام آسانی سے ہو جائے۔ آپ کی یہ تجویز ایسی ہی ہے کہ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

☆ نیکی کر دریا میں ڈال۔ نیکی کر اور صلہ کی امید نہ رکھ۔

میاں اختر! ہمارے احسانات کا تذکرہ نہ کرو' اگر وہ برائی کرتا ہے تو کرنے دو۔ ہمارے بڑوں کا کہنا ہے کہ نیکی کر دریا میں ڈال۔

☆ نیم حکیم خطرہ جان' نیم ملاں خطرہ ایمان۔ ناتجربہ کار سے کام کے بگڑنے کا اندیشہ ہوتا

ہے۔

وہ اپنے آپ کو طب پڑھے بغیر حکیم اور علم پڑھے بغیر عالم سمجھتا ہے۔ حالاں کہ وہ ہر دو شعبوں میں جاہل مطلق ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا گیا ہے کہ نیم حکیم خطرہ جاں، نیم ملاں خطرہ ایمان۔

و

☆ وقت گزر گیا' بات رہ گئی۔ کام بگڑنے کے بعد تدبیر سوجھتی ہے۔

پہلے تولو پھر بولو کا قول یاد رکھا جائے تو پھر یہ نہیں کہنا پڑتا کہ وقت گزر گیا' بات رہ گئی۔

☆ وقت نکل جاتا ہے' بات رہ جاتی ہے۔ مصیبت میں ساتھ نہ دینا' یاد رہ جاتا ہے۔

امجد! اختر تمھارا دوست ہے۔ دوستی کا تقاضا ہے کہ تم آڑے آؤ۔ دانا کہتے ہیں' وقت نکل جاتا ہے' بات رہ جاتی ہے۔

☆ وقت نہیں رہتا' بات رہ جاتی ہے۔ ضرورت میں ساتھ نہ دینا' یاد رہ جاتا ہے۔

دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے۔ سچ ہے وقت نہیں رہتا' بات رہ جاتی ہے۔

☆ وہ دن گئے کہ خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے۔ عروج کے دن گزر گئے۔

امجد تمھارے کرتوتوں کی قلعی کھل گئی ہے۔ بس اب اپنا کام کرو' وہ دن گئے کہ خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے۔

ہ

☆ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ ظاہر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

یہ کوئی کرامت نہیں' ہاتھ کی صفائی ہے۔ آیئے میں بھی آپ کو تجربہ کر کے دکھائے دیتا ہوں۔ بھلا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

☆ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ دکھاوے اور برتاوے میں فرق۔

لٹ جانے کے بعد ہمیں خبر ہوئی کہ اختر' نوسرباز ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا جاتا ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

☆ ہلدی لگے نہ پھٹکری' رنگ چوکھا آئے۔ خرچ کی نسبت فائدہ زیادہ ہو۔

امجد صاحب' آپ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری' رنگ چوکھا آئے۔ بھلا بلا خرچ کیسے کام چلے گا۔

☆ ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔ ہمارا کھائے اور ہمیں کو داؤ لگائے۔

میاں اختر! امجد کی ہم کئی سالوں سے پرورش کر رہے ہیں اور اس کا معاملہ یہ ہے کہ ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔

ی

☆ یار زندہ صحبت باقی۔ زندگی ہوئی تو پھر ملاقات ہوگی۔

اختر صاحب! اب تو جانے دیجئے' زندگی رہی تو پھر ملاقات ہوگی۔ یار زندہ' صحبت باقی۔

☆ یا سکھ نیند سوئیا مالا جپو۔ ایک وقت میں دو کام۔

میاں! دو بیڑیوں کا سوار کبھی پار لگا ہے۔ سیانے کہتے ہیں یا سکھ نیند سوئیا مالا جپو۔

☆ ایک انار سو بیمار۔ ایک چیز کے بہت سے ضرورت مند۔

ارے میاں! کیا کروں' ایک انار سو بیمار والا معاملہ ہے۔ کوئی ایسی تدبیر بتائیں کہ سب مطمئن ہو جائیں۔

☆ یوں بھی دیکھا دوں بھی دیکھ۔ خوشی دیکھی اب غم بھی دیکھ۔

ارے دوست! سدا نام اللہ کا ہے۔ یوں بھی دیکھا، دوں بھی دیکھ کا معاملہ انسان سے ہے۔

☆ یہ منہ اور مسور کی دال۔ حیثیت سے بڑھ کر ملنا۔

دال روٹی نہیں حلوہ مانڈا مل رہا ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ منہ اور مسور کی دال۔

☆......☆......☆

باب سوم

اردو ضرب الامثال

ضرب الامثال ہر زبان میں پائی جاتی ہیں اور یہ بڑی خوب صورتی سے ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔اس لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ زبان سے واقفیت عامہ حاصل کرنے کے لیے ضرب الامثال پر عبور حاصل کیا جائے۔

اردو زبان کی بنت میں عربی' فارسی' ترکی' انگریزی' فرانسیسی اور ہندی زبانوں کے حروف' الفاظ اور اصول شامل ہیں۔ان ہی زبانوں کے ضرب الامثال کو بڑی خوب صورتی سے اردو نے اپنایا ہے اور اب وہ اس کا جزو لاینفک بن گئے ہیں۔

اردو زبان میں ضرب الامثال کا اتنا بڑا ذخیرہ وجود میں آگیا ہے کہ سب کا احاطہ کرنا اور اسے ایک کتاب میں درج کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ادب کسی قوم کی ماضی کا ریکارڈ ہوتا ہے اور ضرب الامثال اس قوم کے مشاہدات و تجربات کا نچوڑ ہوتی ہیں۔اس طرح ادب کو ضرب الامثال کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں ہوتا۔اب یہ بتانا بھی ناممکن ہو گیا ہے کہ اتنا بڑا ذخیرہ اردو زبان نے کہاں کہاں سے اخذ کیا ہے اور اتنی کم مدت میں اتنے بڑے ذخیرے کو جمع کیسے کر لیا ہے۔تاہم الحمد للہ! اردو زبان و ادب کا دامن ضرب الامثال کے ذخیرے سے بھرا پڑا اور روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

باب سوم میں اردو ضرب الامثال کا ایک محدود ذخیرہ جمع کر کے اس کا مفہوم سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔اس سے ایک طرف مولفین کو بقیہ ضرب الامثال ذخیرہ کرنے کی ترغیب ملے گی اور دوسری طرف اردو زبان کے قاری کے راہ وار شوق و جستجو کو ہوا ملے گی۔

آ

☆ آب آمد تیمم برخاست۔(اصل ملنے پر متبادل کی ضرورت ختم۔)

☆ آب ندیدہ موزہ کشیدہ۔(پانی دیکھے بغیر ہی موزے اتار لینا)

☆ آبرو جگ میں رہے تو بادشاہی جانیے۔(عزت سے بسر ہو جائے تو غنیمت جانیے۔)

☆ آبرو موتی کی آب ہے۔(عزت بڑی نازک چیز ہے۔)

☆ آ بڑے باپ کی بیٹی ہے تو پنجہ کر لے۔(حوصلہ ہے تو مقابلہ کر لے)

☆ آب و دانہ کے ہاتھ بات۔(تقدیر کی بات ہے۔)

☆ آپنی سر پر اپنے، چھوڑ پرائی آس۔(مصیبت کے وقت اپنا چارہ خود کرنا چاہیے۔)

☆ آ بے سونٹے تیری باری، کان چھوڑ کنپٹی ماری۔(آخری تدبیر آزمانا۔)

☆ آ بے لونڈے جا بے لونڈے۔(ٹال مٹول کرنا۔آج کل کرنا۔)

☆ آ بیل مجھے مار۔(خواہ مخواہ لڑائی مول لینا۔)

☆ آپ آئے بھاگ آئے۔(آپ کا آنا خیر کا باعث ہے۔)

☆ آپ آپ ہی ہیں وہ وہی۔(آپ میں اور اس میں بڑا فرق ہے۔)

☆ آپ بیتی کہوں یا جگ بیتی۔(اپنی کہانی سناؤں یا دنیا کی۔)

☆ آپ بھلے اپنا گھر بھلا۔(گھر میں تنہائی بہتر ہے۔)

☆ آپ بھولے تو استاذ کو لگائے۔(اپنی غلطی استاذ کے سر۔)

☆ آپ بھلے تو جگ بھلا۔(انسان خود اچھا ہو تو جگ اچھا۔)

☆ آ پڑوسن لڑیں(زبردستی کی چھیڑ چھاڑ کرنا۔)

☆ آ پڑوسن مجھ سی ہو۔(اپنی طرح اوروں کے لیے مصیبت چاہنا۔)

☆ آپ جانیں آپ کا کام۔ (آپ خود نیک و بد کے ذمہ دار ہیں۔)

☆ آپ خورادے آپ مرادے۔ (اپنی عقل کو سب سے بہتر سمجھنا۔)

☆ آپ دنیا میں ہیں، کیا میں دنیا میں نہیں۔ (مجھے آپ دم نہ دیجیے۔)

☆ آپ دھاپ اپنا منہ اپنا ہی ہاتھ۔ (اپنا ہی بھلا چاہنا۔)

☆ آپ ڈال ڈال ہیں تو میں پات پات۔ (میں آپ سے زیادہ ہوشیار ہوں۔)

☆ آپ ڈوبے تو جگ ڈوبا۔ (خود ڈوبے گویا ساری دنیا ڈوبی۔)

☆ آپ ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے۔ (خود کے ساتھ دوسروں کو بھی برباد کرنا)

☆ آپ راہ راہ، دم کھیت کھیت۔ (ظاہر و باطن میں تضاد۔)

☆ آپ روپ مہاروپ۔ (آپ کا دیدار خدا کا دیدار ہے۔)

☆ آپ زندہ جہاں زندہ، آپ مردہ جہاں مردہ۔ (جی ہے تو جہان ہے۔)

☆ آپ سنیں، اپنا کر بند سنے۔ (آپ کا کہا، آپ ہی سنیں)

☆ آپ سے آئے تو آنے دے۔ (بغیر کوشش سے ملے تو حلال، حرام کیا تمیز!)

☆ آپ سے چار برساتیں، زیادہ میں نے دیکھی ہیں۔ (میں آپ سے زیادہ تجربہ کار ہوں۔)

☆ آپ سے گیا جگ سے گیا۔ (چیز ہاتھ سے گئی، گویا وہ دنیا میں نہیں رہی۔)

☆ آپ سے ملے سو دودھ برابر، مانگ ملے سو پانی۔ (مانگنے سے آدمی بے وقعت ہوتا ہے۔)

☆ آپ فضیحت اور کو نصیحت۔ (خود کرنا اور دوسروں کو روکنا۔)

☆ آپ کاج مہا کاج۔ (اپنے ہاتھ سے کیا ہوا کام ہی خوب ہوتا ہے)

☆ آپ کا نوکر ہوں، کچھ بینگنوں کا نوکر نہیں ہوں۔ (آپ کی ہاں میں ہاں ہے، جھوٹ سچ سے غرض نہیں۔)

☆ آپ کو شاخ زعفران سمجھنا۔(اپنی ذات کو دنیا بھر سے نرالا جاننا۔)

☆ آپ کیا ڈوبے جگ ڈوبا۔(آپ مرے تو گویا ساری دنیا مری۔)

☆ آپ کو آسمان پر کھینچنا۔(اپنے آپ کو بہت بڑا جاننا۔)

☆ آپ کھائے، بلی کو بتائے۔(قصور خود کرنا، الزام دوسرے کے سر رکھنا۔)

☆ آپ کے منہ کا، ہمارے پیٹ کا ادھار۔(مال دار کی ادنیٰ توجہ سے مفلس کا بھلا ہو جاتا ہے۔)

☆ آپ گیلے میں سوئی، مجھے سوکھے میں سلایا۔(خود تکلیف اٹھائی، مجھے راحت پہنچائی)

☆ آپ موئے تو جگ موا۔(خود مرے تو گویا دنیا مرگئی)

☆ آپ موئے جگ پرلو۔(خود مرگئے تو دنیا سے کیا فائدہ۔)

☆ آپ میاں صوبے دار، گھر میں بیوی جھونکے بھاڑ۔(ظاہر میں امارت، حقیقت میں مفلسی)

☆ آپ میاں مانگتے، باہر کھڑے درویش۔(آپ ہی محتاج ہو، وہ دوسروں کو کیا کردیگا)

☆ آپ میں کیا شاخ زعفران لگی ہے۔(آپ میں کیا خصوصیت ہے۔)

☆ آپ ہارے، بہو کو مارے۔(دوسرے پر الزام رکھ کر اپنی خفت چھپانہ)

☆ آپ ہرفن مولا ہیں۔(آپ سب کچھ کر گزرتے ہیں۔)

☆ آپ ہی کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔(آپ ہی کی بدولت ہے۔)

☆ آپ ہی مارے آپ ہی چلائے۔(کوئی ظلم کر کے مظلوم بننے کی کوشش کرے۔)

☆ آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجیے، جاتا ہو تو اس کا غم نہ کیجئے۔(ملتی چیز چھوڑے نہیں اور گئی چیز کا افسوس نہ کیجئے۔)

☆ آتی ہے ہاتھی کے پاؤں اور جاتی ہے چیونٹی کے پاؤں۔(بیماری کے آنے میں دیر

نہیں لگتی مگر جاتی رفتہ رفتہ ہے۔)

☆ آتما کی آنچ بری ہوتی ہے۔(ماں باپ محبت سے مجبور ہوتے ہیں۔)

☆ آتما میں پڑے تو پرماتما کی سوجھے۔(پیٹ بھرے تو عبادت کی طرف توجہ ہو۔)

☆ آتا دال آلو بھی ہے۔(اچھائیوں کے ساتھ کچھ برائیاں بھی ہیں۔)

☆ آتا نہیں تو دلیا جب بھی ہو جائے گا۔(تھوڑا بہت فائدہ ہو جائے گا۔)

☆ آٹا دال کا بھاؤ۔(حقیقت واضح ہونا۔)

☆ آٹے کا چراغ، اندر رکھوں چوہا کھائے، باہر رکھوں، کوا لے جائے۔(ہر دو صورتوں میں نقصان)

☆ آٹے کے ساتھ گھن نہ پس جائے۔(مجرم کے ساتھ بے خطا کے سزا پانے کا اندیشہ)

☆ آٹے میں نمک۔(بہت تھوڑا)

☆ آٹھ پہر پائجامے سے باہر رہنا۔(ہر وقت لڑائی پر آمادہ۔)

☆ آٹھ جولاہے نو حقے، اس پر بھی دھکم دھکے۔(ضرورت سے وافر سامان ہونے پر بھی جھگڑا۔)

☆ آٹھ کا چودھری، بارہ گاؤں کا رائے۔(خواہ کتنا بھی صاحب، حیثیت ہو اگر اپنے کام

☆ اپنے کام نہ آئے تو بھاڑ میں جائے۔ نہیں آتا تو وہ دھیلے کا بھی نہیں ہے۔)

☆ آج برس کے، پھر نہ برسوں گا۔(مجھے آج ہی برسنا ہے)

☆ آج تک پڑے ہینگ ہگ رہے ہیں۔(اپنے کیے کی سزا پا رہے ہیں)

☆ آج کرے گا کل پائے گا۔(جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔)

☆ آج کس کا منہ دیکھا ہے۔(کام ہی نہیں بنا)

☆ آج کل بارہ برس کی بٹیا بر مانگے۔(زمانے سے شرم و حیا اٹھ گئی)

☆ آج کل تمہارے نام کمان چڑھتی ہے۔(اس زمانے میں تمہارا عروج ہے۔)

☆ آج کیا جاتی دنیا دیکھی۔(مدت کے بعد یار کا دیدار ہوا۔)

☆ آج کے تھپے آج ہی نہیں جلتے۔(ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے۔)

☆ آج زبان کھلی ہے کل بند۔(زندگی کا کوئی بھروسا نہیں۔)

☆ آج مرے کل دوسرا دن۔(زندگی ناپائے دار ہے۔)

☆ آج کے بنیے کل کے سیٹھ۔(دولت کنجوسی سے ہی جمع ہوتی ہے۔)

☆ آج ہے سو کل نہیں۔(دور برا آتا جا رہا ہے۔)

☆ آخر آدمی نے کچا دودھ پیا ہے۔(خطا انسان کی سرشت میں ہے۔)

☆ آدھ پاؤ آٹا، چوپال میں رسوائی۔(طاقت کم، اظہار زیادہ)

☆ آدھا آپ گھر، آدھا سب گھر۔(لالچی، آدھا اپنے لیے اور باقی آدھا سب کے لیے)

☆ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔(بے جوڑ ہونا۔)

☆ آدھی چھوڑ ساری کو جائے، آدھی رہے نہ ساری پائے۔(ساری کے لالچ میں آدھی سے بھی ہاتھ دھونا۔)

☆ آدھی رات جمائی آئے، شام سے منہ پھیلائے۔(وقت سے پہلے ہی کسی کام کی تیاری کرنا۔)

☆ آدھے اساڑھ تو بیری کے بھی برسے۔(دل کو گوارا نہیں کہ مصیبت میں دشمن بھی گرفتار ہو۔)

☆ آدھے قاضی قدوہ، آدھے باوا آدم۔(بہت سے بیٹوں اور پوتوں والا شخص۔)

☆ آدھے کا ساجھی، برابر کی چوٹ۔(آدھے کا شریک، مدمقابل ہوتا ہے۔)

☆ آدھی کو چھوڑ ساری کو دوڑے۔

آدھی رہے، نہ ساری۔(ساری کے لالچ میں آدھی سے ہاتھ دھونا۔)

☆ آدھے گاؤں دوالی، آدھے گاؤں ہولی۔(اپنی اپنی رائے)

☆ آدمی آدمی انتر، کوئی ہیرا کوئی کنکر۔(سب آدمی یکساں قابلیت کے نہیں ہوتے۔)

☆ آدمی اپنے مطلب کے لیے پہاڑ کے کنکر ڈھوتا ہے۔(آدمی غرض کے کیا کچھ نہیں کرتا۔)

☆ آدمی اناج کا کیڑا ہے۔(انسان کی زندگی اناج سے ہے۔)

☆ آدمی پانی کا بلبلا ہے۔(زندگی ناپائدار ہے۔)

☆ آدمی جانے بسے، سونا جانے کسے۔(آدمی آزمائش سے اور سونا پرکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔)

☆ آدمی سا پکھیرو کوئی نہیں۔(آدمی ذہانت سے اور سفر سے کہاں کہاں پہنچتا ہے۔)

☆ آدمی کا شیطان آدمی ہے۔(آدمی بری صحبت سے خراب ہوتا ہے۔)

☆ آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہے۔(آدمی کو آدمی سے واسطہ رہتا ہے۔)

☆ آدمی کے لیے ڈھائی گز زمین کافی ہے۔(قبر کے واسطے ڈھائی گز زمین کافی ہے۔)

☆ آدمی کی قدر مرے پر ہوتی ہے۔(آدمی کی خوبیاں مرے پر یاد آتی ہیں۔)

☆ آدمی نے آخر کچا دودھ پیا ہے۔(انسان خطا کا پتلا ہے۔)

☆ آرے سر پر چل گئے تو بھی مدار ہی مدار۔(مصیبت میں بھی اپنی ہٹ پر اڑے رہنا)

☆ آزمائے کو آزمانا نادانی ہے۔(آزمائے کو بار بار نہیں پرکھنا چاہیے۔)

☆ آس پاس برسے، دلی پڑی ترسے۔(غیر فائدہ اٹھائیں اور اپنے محروم رہیں۔)

☆ آسا جیئے نراسا مرے۔(امید سے جیتا ہے اور مایوس مرتا ہے۔)

☆ آسمان پھاڑے تھگلی لگائے۔(عیار ومکار عورت۔)

☆ آسمان زمین ایک کرنا۔(بڑی جدوجہد کرنا۔)

☆ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔(ایک مصیبت سے بچا، دوسری میں پھنس گیا۔)

☆ آسمان کا تھوکا اپنے منہ پر آتا ہے۔(بھلے کی برائی میں اپنی ہی بدنامی۔)

☆ آسمان کے تارے توڑنا۔(نہایت چالاکی کرنا۔)

☆ آسمان کی چیل، زمین کی اصیل۔(چالاک عورت جو ہر جگہ نظر آئے۔)

☆ آسمان نے ڈالا، زمین نے جھیلا۔(کمزور کو اطاعت کے سوا، چارہ نہیں۔)

☆ آشنائی ملاتا سبق۔(غرض نکل جانے کے بعد بیگانہ ہو جانا۔)

☆ آغا میر کی دائی، سب سیکھی سکھائی۔(سب گنوں پوری نہایت چالاک عورت۔)

☆ آغوں غشے دودھ پی پی کر میاں ہوئے مٹے۔(ماشاءاللہ! خوب صحت ہے۔)

☆ آفتاب کا مغرب سے نکلنا۔(قیامت آنے کی نشانی۔)

☆ آفت کا پرکالا۔(بلا کا ذہن، معشوق۔)

☆ آفتاب کو چراغ دکھانا۔(عقل مند کو عقل بتانا۔)

☆ آفتاب کی پڑیا۔(نہایت چالاک۔ پرلے درجے کا شریر۔)

☆ آفتاب لب بام ہے۔(چراغ سحری ہے، قریب مرگ ہے۔)

☆ آگ اور بیری کو کم نہ سمجھے۔(آگ اور دشمن کو کم نہ سمجھو۔)

☆ آگ اور روئی کی کیا دوستی؟(دو متضاد کا ملاپ کیوں کر ممکن ہے۔)

☆ آگ بن دھواں کہاں۔(ہر بات کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔)

☆ آگ اپانی ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔(دو مخالف، ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔)

☆ آگ پانی کا سنجوگ۔(دو ضدوں کا میل ملاپ۔)

☆ آگ پھوس کی دوستی کیسی!(جواں مرد اور عورت ایک جگہ رہیں اور پاک دامنی کا دعویٰ کریں۔)

☆ آگ جانے، لوہار جانے، دھونکنے والے کی بلا جانے۔(اچھائی برائی سے کیا غرض! ہمیں اپنا کام کرنا ہے۔)

☆ آگ دے کے، پانی کو دوڑنا۔(آگ لگا کر پانی کو دوڑنا۔)

☆ آگ کا جلا آگ سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔(آگ کا جلا آگ سے اچھا ہوتا ہے۔)

☆ آگ کو آگ مارتی ہے۔(شریر، شریر ہی سے دبتا ہے۔)

☆ آگ کو دامن سے ڈھانکنا۔(شرارت کو بے تکے انداز سے چھپانے کی کوشش۔)

☆ آگ کھائے انگارے ہگے۔(جو بوئے گا سو کاٹے گا۔)

☆ آگ کھائے منہ جلے، ادھار کھائے پیٹ۔(قرض بری بلا ہے۔)

☆ آگ کہتے منہ نہیں جلتا۔(نقل کفر، کفر نباشد، برائی کے نام لینے میں کچھ ہرج نہیں ہے)

☆ آگ کے آگے سب ہم ہیں۔(غصے میں آدمی اندھا ہوتا ہے۔)

☆ آگ لگے پر کنواں کھودنا۔(بے موقع محنت کرنا، بے وقت کام کرنا۔)

☆ آگ لگے، پانی کو دوڑے۔(مصیبت آنے پر ہاتھ پاؤں مارنا۔)

☆ آگ لگائے پانی کو دوڑے۔(خود ہی فتنہ اٹھائے اور خود ہی مٹائے۔)

☆ آگ لگائے، تماشا دیکھے۔(فساد برپا کر کے تماشا دیکھنے والا۔)

☆ آگ لگے پر پانی کہاں۔(مصیبت پڑنے پر تدارک کا سامان میسّر نہیں آتا، غصے سے صبر ہاتھ سے جاتا ہے۔)

☆ آگ لینے آئی، گھر والی بن بیٹھی۔(ذرا سے بہانے سے قبضہ جمالیا۔)

☆ آگ میں جو چیز پڑی ہے، وہ آگ ہے۔(صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔)

☆ آگے آئی آیت۔(آگے بڑھنا مشکل دکھائی دیتا ہے۔)

☆ آگے پڑے کو شیر بھی نہیں کھاتا۔(عاجزی سے معافی ہو جاتی ہے۔)

☆ آگے جاتے گھٹنے ٹوٹیں، پیچھے دیکھے آنکھیں پھوٹیں۔(کرنے اور نہ کرنے میں خرابی ہے۔)

☆ آگے چلتے ہیں، پیچھے کی خبر نہیں۔(عاقبت نااندیش نتیجے سے بے خبر۔)

☆ آگے دوڑ پیچھے چھوڑ۔(ہر کام نہ مکمل کرنا۔)

☆ آگے کنواں پیچھے کھائی۔(کام کرنے میں بھی اور نہ کرنے میں بھی خرابی ہے۔)

☆ آگے نام خدا کا۔(اب خاتمہ ہے۔)

☆ آگے ہاتھ نہ پیچھے پات۔(نہایت کنگال)

☆ آم بوؤ آم کھاؤ، املی بوؤ املی کھاؤ۔(جیسا کام کرو گے، ویسا پھل پاؤ گے)

☆ آم کھانے سے کام یا پیڑ گننے سے مطلب۔(اپنی غرض سے مطلب ہے۔)

☆ آم کھائے پال کا، خربوزہ کھائے ڈال کا، پانی پیے تال کا۔(اصل سے استفادہ کرنا)

☆ آم کے آم گٹھلی کے دام۔(دہرا فائدہ)

☆ آمدن بہ ارادت و رفتن بہ اجازت۔(آنا اپنے ارادے سے اور جانا اجازت سے ہوتا ہے۔)

☆ آمدنی کے سر سہرا ہے۔(آمدنی سے ہی سب کچھ ہے۔)

☆ آنا نہ پائی، نری پاؤ گھسائی۔(بے فائدہ دوڑ دھوپ۔)

☆ آنت بھاری تو مات بھاری۔(پیٹ کے بگاڑ سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔)

☆ آنتیں قل ہو اللہ پڑھ رہی ہیں۔(بھوک کے مارے بے قرار ہونا۔)

☆ آندھی آئے بیٹھ جائے، مینہ آئے بھاگ جائے۔(تھوڑی سی مصیبت جس کو جھیل سکے جھیل لے اور زیادہ ہو الگ ہو جائے۔)

☆ آندھی آئے یا مینہ، بڑھیا پیٹھ (بازار) سے نہ رہے۔(اپنی عادت سے باز نہ رہنا۔)

☆ آنسو ایک نہیں، کلیجا ٹوک ٹوک۔(رنج و غم بہت ظاہر کرے لیکن کسی قسم کا اثر نہ پایا جائے۔ظاہری اظہار دردمندی)

☆ آنسوؤں سے پیاس نہیں بجھتی۔(تھوڑی چیز سے گزارہ مشکل ہے۔)

☆ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔(نظر سے بچی ہوئی چیز گویا پہاڑ کی اوٹ میں ہے۔)

☆ آنکھ ایک نہیں کجلوٹیاں نو نو۔ (بدصورت کو آرائش کا شوق ہونا۔)

☆ آنکھ بچی مال دوستوں کا۔ (تھوڑی سے غفلت میں دشمن کا داؤ چل گیا۔)

☆ آنکھ پھڑکے بائیں، پیر ملے دائیں۔ (بے محل کام کرنا۔)

☆ آنکھ پھوٹی پیڑ بھاگی۔ (روز روز کی تکلیف سے ایک دفعہ کا بھاری نقصان برداشت کرنا۔)

☆ آنکھ پھوٹے گی تو کیا بھوں سے دیکھیں گے۔ (کام، اصل سے ممکن ہوتا ہے۔)

☆ آنکھیں پھیرے طوطے کی سی، باتیں کرے مینا کی سی۔ (بے مروّت میٹھی باتوں سے پر جائے۔)

☆ آنکھ سکھ کلیجہ ٹھنڈک۔ (ہر طرح کی خوشی حاصل ہونا۔)

☆ آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا۔ (بظاہر نادان، باطن میں ہوشیار۔)

☆ آنکھ کا پانی ڈھل جانا۔ (بے حیا بن جانا۔)

☆ آنکھ کی بدی بھوؤں کے آگے۔ (قریبیوں کے سامنے، عیب جوئی کرنا۔)

☆ آنکھ لجائی، دمی ہوئی پرائی۔ (آنکھ شرمائی، سمجھو رشتہ منظور ہے۔)

☆ آنکھ میں تھی شرم، دل کی تھی نرم۔ (نہ ماننے والی بات، مروت سے مان جانا۔)

☆ آنکھ میں شرم ہو تو جہاز سے بھاری ہے۔ (شرم و حیا سے بہت وقار رہوتا ہے۔)

☆ آنکھ نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ۔ (بے ہنر، ہنرمندی کا دعویٰ کرے۔)

☆ آنکھ ہی پھوٹی تو بھوؤں سے کیا کام۔ (تعلق اصل سے جدا ہو کر بے معنی ہوتا ہے۔)

☆ آنکھوں دیکھا پھٹ پڑا، مجھے کانوں سننے دے۔ (سچی بات پر اپنی بے اصل جھوٹ بات کو ترجیح دینا۔)

☆ آنکھوں دیکھا سو جا، کانوں سنا نہ مانا۔ (آنکھوں دیکھا، کانوں سنا سے زیادہ قابل اعتبار ہوتا ہے۔)

☆ آنکھوں سے دیکھے مکھی کون نگلے۔(جانتے بوجھتے اپنا کوئی بھی برا نہیں مانگتا۔)

☆ آنکھوں کے آگے پلکوں کی برائی۔(کسی کے سامنے اس کے رشتہ داروں کی برائی بیان کرنا۔)

☆ آنکھوں کے آگے ناک، سوجھے کیا خاک۔(چیزیں آنکھوں کے سامنے اور تلاش ادھر اُدھر۔)

☆ آنکھوں کے اندھے، نام نین سکھ۔(صفت کے برعکس نام دینا، جیسے نادان کو عقلمند)

☆ آنکھوں کی سوئیاں نکالنی رہ گئی ہیں۔(اصل کام باقی ہے۔)

☆ آنکھوں میں شرم نہ ہو تو ڈھیلے اچھے۔(بے حیائی پر ملامت کرنے کیلئے بولتے ہیں)

☆ آنکھیں ہوئیں چار، دل میں آیا پیار۔

آنکھیں ہوئی لوٹ، دل میں آئی کھوٹ۔(ظاہر میں محبت، باطن میں نفرت)

☆ آنولے کا کھایا، بڑوں کا فرمایا بعد میں مزہ دیتا ہے۔(آنولے کا سواد اور بڑوں کی نصیحت کا نتیجہ مفید ہوتا ہے۔)

☆ آؤ پڑوسن گھر کا، بھی لے جاؤ۔(کسی نفع کی امید پر گرہ سے بھی کچھ کھو بیٹھنا۔)

☆ آؤ جاؤ گھر تمھارا، کھانا مانگے دشمن ہمارا۔(بخیل کی نسبت کہتے ہیں)

☆ آوے کا آوا بگڑنا۔(سارے خاندان کا بگڑا ہونا۔)

☆ آیا بندہ آئی روزی، گیا بندہ گئی روزی۔(رزق ہر شخص کا اس کے ساتھ ہے۔)

☆ آیا رمضان بھاگا شیطان۔(نیک کے سامنے بُرا نہیں ٹھہر سکتا۔)

☆ آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا۔(غافل اور بے فکر عورت کی نسبت بولتے ہیں۔)

☆ آئی تو رمائی نہیں تو خالی چارپائی۔(آئی تو نوش، نہیں تو فراموش یعنی مل گیا کھا گیا نہیں تو بھوکے سو رہے۔)

☆ آئی تو روزی نہیں تو روزہ۔(آئی تو نوش نہیں تو فراموش۔(توکل))

☆ آئی تھی آگ کو رہ گئی رات کو۔ (بدچلن بہانے سے راہ نکالتی ہے۔)

☆ آئی موج فقیر کی، دیا جھونپڑی جلا۔ (چیز ضائع ہونے کی فکر نہ ہونا۔)

☆ آئی نہ گئی کون ناتے بہن۔ (کس رشتے کی بات کرتے ہو۔)

☆ آئی ہے جان کے ساتھ، جائے گی جنازے کے ساتھ۔ (عادت نہیں چھوٹتی۔)

☆ آئے آم، جائے لبیدا (ڈنڈا)۔ (مطلب حاصل ہو جائے، چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو)

☆ آئے بیر (بدروحیں) بھاگے پیر۔ (بدوں سے نیک کنی کتراتے ہیں۔)

☆ آئے کی خوشی نہ گئے کا غم۔ (کسی چیز کے ملنے پر خوشی اور نہ کسی چیز کے جاتے رہنے کا غم۔)

☆ آئے گا کتا تو پائے گا ٹکا۔ (دوڑ دھوپ سے کچھ حاصل ہوتا ہے۔)

☆ آئے پیر بھاگے پیڑ۔ (نیکوں کے سامنے بُرے نہیں ٹھہر سکتے۔)

☆ آئے میر بھاگے بیر۔ (اعلیٰ کے آگے ادنیٰ نہیں ٹھہر سکتا۔)

☆ آئیں بی عاقلہ، سب کاموں میں داخلہ۔ (خواہ مخواہ دخیل ہونا۔)

☆ آئیں گے تو اپنے پاؤں سے جائیں گے کسی کے پاؤں سے۔ (دشمن بچ کر نہیں جائے گا۔)

الف

☆ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ (نقصان کے بعد پشیمانی سے کیا حاصل۔)

☆ اب تو ہلوں میں اونی اونی، جب ہوں گی سب سے دونی۔ (یہ ابھی تھوڑی خراب ہے آگے چل کر مزید کھل کھیلے گی۔)

☆ اب سے آئے، گھر سے آئے۔ (پہلے نادانی میں کیا، اب نہیں ہوگا۔)

☆ اب ستونتی ہو کر بیٹھی، لوٹ کھایا سنسار۔ (سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔)

☆ اب کی بات، اب کے ساتھ، جب کی بات جب کے ساتھ۔ (زمانے کے چلن کے مطابق کام کرنا چاہیے۔)

☆ اب کی بچے تو گھر گھر بچے۔ (اس بار بچ جائے تو آگے سب خیر ہے۔)

☆ اب کھائی تو کھائی، اب کھاؤں تو رام دہائی۔ (ہوا سو ہوا، اب کے نہیں ہوگا۔)

☆ ابھی چھٹی کا دودھ نہیں سوکھا۔ (ابھی دودھ کے دانت نہیں ٹوٹے، ابھی منہ سے دودھ ٹپکتا ہے، ابھی بچے اور نادان ہو۔)

☆ ابھی دودھ کے دانت نہیں ٹوٹے۔ (ابھی نادانی اور ناتجربہ کاری ہے۔ ابھی ہونٹوں کا دودھ نہیں سوکھا۔)

☆ ابھی دلی دور ہے۔ (ابھی بہت وقت پڑا ہے۔)

☆ ابھی سیر میں سے پونی بھی نہیں کتی۔ (ابھی بہت تھورا کام ہوا ہے۔)

☆ ابھی منہ سے دودھ ٹپکتا ہے۔ (ابھی بچپن ہے۔)

☆ اپنا بیٹا اور دوسرے کی جورو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ (ہر کوئی دوسرے کے مال پر نظر رکھتا ہے۔)

☆ اپنا اپنا کمانا، اپنا اپنا کھانا۔ (سب خود کفیل ہیں۔)

☆ اپنا اپنا کھولو، اپنا اپنا پیو۔ (پرائی چیز میں حصہ نہ لگاؤ)

☆ اپنا الو کہیں نہیں گیا۔ (میرا مطلب ہر طرح حاصل ہے۔)

☆ اپنا پوت، پرایا ڈھینگوا۔ (سیانا) (اپنا بالا (کم عمر) اور کا ڈھینگوا یعنی اپنا بچہ ہی سوجھتا ہے اور دوسروں کا سیانا۔)

☆ اپنا پیٹ تو کتا بھی پالتا ہے۔ (خود کھانا اور متعلقین کو محروم رکھنا۔)

☆ اپنا پیسا کھوٹا، پرکھنے کا کیا دوش (دوس)۔ (اپنی اولاد نالائق ہے تو دوسروں کی کیا

(خطا)

☆ اپنا اپنا ہے، پرایا پرایا ہے۔(عزیز اور غیر میں فرق ہے۔)

☆ اپنا تو تن پہلے ڈھانکو، دوسرے کو ننگا، پیچھے کہنا۔(پہلے خود کو درست کرو، پھر دوسرے کو برا کہنا۔)

☆ اپنا ٹھیک نہیں اور کا نیک نہیں۔(خود کو عقل نہیں اور دوسرے کی رائے پسند نہیں۔)

☆ اپنا ٹینٹ نہ نہارے اور کی پھلی دیکھے۔(خود بینی اور دوسرے کی عیب جوئی کرے۔)

☆ اپنا رکھ، پرایا چکھ۔(اپنی چیز بچانا اور دوسرے کی کھانا۔)

☆ اپنا سوپ مجھے دے تو ہاتھوں پچھوڑ۔(ضرورت کی چیز کسی کو دے کر خود ٹاپنا۔)

☆ اپنا گھر دور سے سوجھتا ہے۔(اپنی حیثیت نگاہ میں رہتی ہے۔)

☆ اپنا گھر ہگ بھر، پرایا گھر تھوک کا ڈر۔(غیر کے گھر میں احتیاط کرنا پڑتی ہے۔)

☆ اپنا لال گنوا کے دَر دَر مانگے بھیک۔(مال لٹا، اپنے ہاتھوں خرابی کو پہنچا۔)

☆ اپنا مارے گا تو پھر چھاؤں میں بٹھائے گا۔(عزیز لاکھ ناخوش ہو ،اس کو آخر رحم آہی جاتا ہے۔)

☆ اپنا مال اپنی چھاتی تلے۔(مال عرب، پیش عرب، اپنے مال کی پوری پوری حفاظت کرنا۔)

☆ اپنا مال جائے، آپ ہی چور کہلائے۔(نقصان بھی اپنا اور الزام بھی اپنے آپ پر۔)

☆ اپنا مرن جگت ہنسی۔(اپنی تباہی اور دنیا کی ہنسی۔)

☆ اپنا ہارا اور ہری کا مارا کون بتاتا ہے۔(اپنی ذلت ہر کوئی چھپاتا ہے۔)

☆ اپنی آبرو اپنے ہاتھ۔(انسان ایسا کام نہ کرے جس سے آبرو میں فرق آئے۔)

☆ اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ۔(ہر آدمی کا مذاق جدا ہوتا ہے۔)

☆ اپنی اپنی گور، اپنی اپنی منزل۔(کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔)

☆ اپنی اڑھائی اینٹ کی مسجد الگ بنانا۔(سب سے الگ ہوکر کوئی کام کرنا۔)

☆ اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہ آئے اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آئے۔(دوسرے کی معمولی غلطی بھی نظر آجاتی ہے اور اپنے بڑے سے بڑا عیب بھی نظر نہیں آتا۔)

☆ اپنی عزت اپنے ہاتھ۔(اپنی آبرو کا خود خیال رکھنا۔یعنی اپنی بڑائی اپنے ہاتھ ہے)

☆ اپنی پگڑی اپنے ہاتھ۔(اپنی عزت اپنے ہاتھ ہوتی ہے۔)

☆ اپنی پیٹھ نہیں دکھائی دیتی۔(اپنا عیب خود کو نظر نہیں آتا۔)

☆ اپنی ٹانگ کھولئے،آپ ہی لاجوں مرے۔(اپنا عیب خود ہی بیان کرنا۔)

☆ اپنی جان سب کو پیاری ہوتی ہے۔(پہلے اپنی حفاظت پیش نظر ہوتی ہے۔)

☆ اپنی جھونپڑی کی خیر مناؤ۔(اپنی خیر مناؤ۔)

☆ اپنی چلم بھرنے کو میرا جھونپڑا جلاتے ہو۔(اپنے تھوڑے سے فائدے کے لیے مجھ غریب کا اتنا بڑا نقصان۔)

☆ اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔(اپنی چیز،سب اچھی بتاتے ہیں۔)

☆ اپنی رادھا کو یاد کرو۔(اپنی پسند سے واسطہ رکھو۔)

☆ اپنی ران کھولئے،آپ لاجوں مریئے۔(اپنے پیٹ کا ستر ہٹانا۔)

☆ اپنی عقل اور پرائی دولت بہت بڑی معلوم ہوتی ہے۔(ہر کوئی اپنی عقل اور دوسرے کی دولت کو بہت زیادہ خیال کرتا ہے۔)

☆ اپنی غرض کو گدھے چراتے ہیں۔(غرض مند کو نہایت ہی ذلیل کام کرنا پڑتا ہے۔)

☆ اپنی غرض کو گدھے کو باپ بنانا۔(اپنا کام نکالنے کے لیے ذلیل کی خوشامد کرنا۔)

☆ اپنی کرنی اپنی بھرنی۔(جیسا کرے گا،ویسا بھرے گا۔)

☆ اپنی گرہ سے کیا جاتا ہے۔(ہمارا کیا نقصان ہے،ہمارا کیا حرج ہے۔)

☆ اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے۔(اپنی جگہ کمزور بھی دلیر ہوتا ہے۔)

☆ اپنی ناک کٹی تو کٹی، پرائی بدشگونی تو ہوگئی۔ (دوسرے کو ایذا دینے کے لیے اپنا بھاری نقصان برداشت کرنا۔)

☆ اپنی نیند سونا، اپنی بھوک کھانا۔ (پوری پوری آزادی۔)

☆ اپنی ہائی اوروں پر چھائی۔ (اپنا عیب دوسروں پر تھوپا۔)

☆ اپنے بچے کو ایسا ماروں کہ پڑوسن کی چھاتی پھٹے۔ (کسی کے دکھانے کو اپنا نقصان کرنا)

☆ اپنے بیروں کو کنجڑا کھٹے نہیں بتاتا۔ (اپنی چیز کوئی خراب نہیں کہتا۔)

☆ اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم ہوتے ہیں۔ (ہر کوئی اپنوں کو خوب سمجھتا ہے)

☆ اپنے پاؤں پر آپ کلھاڑی مارنا۔ (اپنا برا کرنا۔ اپنا دشمن خود ہونا۔)

☆ اپنے جھونپڑے کی خیر مانگو۔ (اپنی خبر رکھو۔)

☆ اپنے دام کھوٹے، پرکھنے والے کا کیا دوس۔ (واقعی، اپنی چیز عیب دار ہے۔)

☆ اپنے دہی کو کون کھٹا کہتا ہے۔ (اپنی چیز کو کوئی برا نہیں کہتا۔)

☆ اپنے گریباں میں منہ ڈالو۔ (اپنے عیب دیکھو۔)

☆ اپنے گھر آئے ہوئے کتے کو نہیں دتکارتے۔ (مہمان سے برا برتاؤ نہیں کرنا چاہیے)

☆ اپنے گھر میں کتا بھی شیر ہے۔ (اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہے۔)

☆ اپنے من سے جانیے پرائے من کی بات۔ (اپنے دکھ سے دوسروں کی تکلیف کا اندازہ کرنا چاہیے۔)

☆ اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔ (اپنی تعریف آپ بیان کرنا۔)

☆ اپنے نینا مجھے دے تو گھوم پھر کے دیکھو۔ (قیمتی چیز دے کر پچھتانا۔)

☆ اپنے ہاتھ کے بل بل جایئے، جیسا من ہو ویسا کھایئے۔ (اپنے ہنر کو سراہنا۔)

☆ اپنے ہی تن کا پھوڑا ستاتا ہے۔ (اپنے عزیزوں سے ہی تکلیف پہنچتی ہے۔)

☆ اتری جب لوئی تو کیا کرے گا کوئی۔ (بے شرم سب کچھ کر سکتا ہے۔)

☆ اتنا کھائے جتنا پچے۔ (اتنا کھائے جتنا آٹے میں نمک یعنی خیانت بھی حساب کی ہو)

☆ اتنا نہ گدگدا کہ آدمی رودے۔ (ایسا مذاق نہ کرو کہ نا گوار ہو۔)

☆ اتنی سی جان، گز بھر کی زبان۔ (اپنی حد سے بڑھ کر بولنا۔)

☆ اتم کھیتی مدھم بیوپار، نکھد چاکری بھیک دوار۔ (کاشت کاری سب سے بہتر ہے۔ اس کے بعد تجارت اور نوکری تو بھیک مانگنے کے برابر ہے۔)

☆ اتنی عقل بھی اجیرن ہوتی ہے۔ (زیادہ دانائی بھی وبال جان ہوتی ہے۔)

☆ اتنے کی بڑھیا نہیں جتنے کا لہنگا پھٹ گیا۔ (اتنا فائدہ نہ ہوا جتنا نقصان ہو گیا۔)

☆ اٹکا بنیا سودا کرے۔ (غرض مند کو مرضی کے خلاف کام کرنا پڑے۔)

☆ اٹھا و میرا مقنع (مکنا) گھر سنبھالوں اپنا۔ (بیاہ ہوتے ہی شوہر کا گھر کا انتظام سنبھالنے والی عورت۔)

☆ اٹھتے جوتی، بیٹھتے لات۔ (ہر وقت کی ٹوک۔)

☆ اجڑے گاؤں سے کیا ناتا۔ (اس سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔)

☆ اجگر کے داتا رام۔ (خدا نکموں کو بھی رزق دیتا ہے۔)

☆ اچھوں کے اچھے ہی ہوتے ہیں۔ (نیک لوگوں کی اولاد نیک ہوتی ہے۔)

☆ اچھے برے میں چار انگل کا فرق ہے۔ (اچھے کام کرنے میں برے کام کرنے کی نسبت کچھ زیادہ زور نہیں لگتا۔)

☆ اچھے کو اچھا، بُرے کو بُرا نظر آتا ہے۔ (ہر کوئی دوسرے کو اپنے پر قیاس کرتا ہے۔)

☆ اچھے ہیں، پر خدا کام نہ ڈالے۔ (معاملہ پڑنے پر اچھے برے کی پرکھ۔)

☆ احسان لیجیے جہاں کا، نہ لیجیے شاہ جہاں کا۔ (اپنوں سے غیروں کا احسان اٹھانا بہتر ہے۔)

☆ احمد کی پگڑی محمود کے سر۔(حق تلفی کرنا۔)

☆ احمد کی داڑھی بڑی یا محمود کی۔(مطلب سے مطلب ہے۔)

☆ ادھار دیجیے، دشمن کیجیے۔(قرض دے کر دشمن بنانا۔)

☆ ادھار کھانا، بھوس کا تاپنا برابر ہے۔(اُدھار میں برکت نہیں ہوتی۔)

☆ اُدھار کی کیا ماں مری ہے۔(قرض ملنا تو مشکل نہیں ہے۔)

☆ اِدھر کاٹے اُدھر پلٹ جائے۔(آزار پہنچائے اور مکر جائے۔)

☆ ادھر کنواں، اُدھر کھائی۔(ہر طرف مشکل۔)

☆ ادھر کی نہ اُدھر کی، یہ بلا کدھر کی۔(نکمے نالائق۔)

☆ ادھی کے تون کو جاؤں، لاؤ میری پالکی۔(نئے دولتے کے چھچھورے پن)

☆ ادھی کے واسطے پیسے کا تیل جلانا۔(تھوڑے کے واسطے بہت نقصان اٹھانا۔)

☆ آدمی کی ہانڈی بھی ٹھونک بجا کے لیتے ہیں۔(چھوٹے سے چھوٹا کام بھی سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔)

☆ اڑھائی اینٹ کی مسجد الگ بنانا۔(سب سے جدا کام کرنا۔یعنی اڑھائی چاول الگ گلانا۔)

☆ اڑھائی بکائن میاں باغ بان۔(بے حقیقت کی شیخی۔)

☆ اُردو پر سفیدی۔(بہت ہی قلیل۔)

☆ اڑھائی دن کی بادشاہت۔(چند روز کی خوشی۔)

☆ اڑھائی دن سقے کی بادشاہت۔(کبھی غریب کی بھی بن آتی ہے۔)

☆ اڑھائی ہاتھ کی ککڑی، نو ہاتھ کا بیج۔(بچہ ماں سے بھی زیادہ شریر ہے۔

☆ اڑی دڑی قاضی جی کے سر پڑی۔(پرائی بلا اپنے سر آئی۔)

☆ اس کوٹھی کے دھان، اُس کوٹھی میں کرنا۔(بے کاری میں کسی کام کو الٹ پھیر کرتے

رہنا۔)

☆ اس گھر کا باوا آدم نرالا ہے۔(یہاں کا دستور سب سے الگ ہے۔)

☆ اس کے دینے کے ہزاروں ہاتھ ہیں۔(خدا کئی ذریعوں سے دیتا ہے۔)

☆ اُس کے نام تو کتا بھی نہیں پالتے۔(انتہائی نفرت کے اظہار کے لیے۔)

☆ اس کی لاٹھی میں آواز نہیں۔(خدا کا قہر نا گہانی ہوتا ہے۔)

☆ اسی کی جوتی اسی کے سر۔(کنواں کی مٹی کنواں میں لگی۔)

☆ استاد بیٹھے پاس تو کام آئے راس۔(فن کے ماہر کی موجودگی میں کام اچھا ہوتا ہے)

☆ اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔(جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔)

☆ اشراف پاؤں پڑے کمینہ سر چڑھے۔(شریف شرافت نبھائے اور کمینہ الٹا دلیر ہو۔)

☆ اشرفیاں لٹیں اور کوئلوں پر مہر۔(ضروری کاموں میں کنجوسی اور فضولیات پر بے دریغ روپیا صرف کرنا۔)

☆ اشغلے چھوڑنا۔(فساد برپا کرنا۔فساد کی بات کرنا۔)

☆ اصل سے خطا نہیں، کم اصل سے وفا نہیں۔(شریف سے بھلائی اور کمینے سے برائی ہوتی ہے۔)

☆ اصیل گھوڑے کو چابک کی حاجت نہیں۔(غیرت دار اور ہونہار لڑکا خود بخود کام کیے جاتا ہے۔)

☆ اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔(اکیلا خدا ہی بھروسا کر سکتا ہے۔)

☆ اکیلی تو لکڑی بھی نہیں جلتی۔(تنہا آدمی سے کوئی کام نہیں ہوتا۔)

☆ اکیلے دکیلے کا اللہ بیلی۔(اکیلا خدا پر ہی بھروسا کر سکتا ہے۔)

☆ اگلے تو اندھا نگلے تو کوڑھی۔(کسی کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر دونوں صورتوں میں نقصان

ہی نقصان۔)

☆ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔(اپنے کیے پر شرمندہ نہ ہو اور دوسرے کو ڈانٹے اور کوسے۔)

☆ الٹی گنگا بہانا۔(فطرت کے خلاف کام کرنا۔خلاف دستور ہونا۔)

☆ الٹے بانس بریلی کو۔(الٹی باتیں۔خلاف معمول کام۔)

☆ الجھ جائے گا' سلجھ جائے گا۔(بیاہ ہو جانے پر ٹھیک ہو جائے گا۔)

☆ الخاموشی نیم رضا۔(چپ سادھنا' ایک قسم کی رضامندی ہی ہے۔)

☆ ال جاؤں' بل جاؤں' جلوے کے وقت ٹل جاؤں۔(ہر وقت قرار' کام پڑنے پر فرار۔)

☆ السی کا جھوڑا' نہ گدھا کھائے نہ گھوڑا۔(کسی کام کا نہیں۔)

☆ الف کے نام بے نہیں جانتے۔(ان پڑھ اور بے تمیز۔)

☆ الٹی کھوپڑی، اندھا گیان۔(اندھی کھوپڑی میں اندھی عقل۔)

☆ انگلی پر ڈالنے کے لائق ہو گئے۔(بہت لاغر ہو گئے۔بڈھے ضعیف ہو گئے۔)

☆ اللہ رکھے تو کون چکھے۔(جسے اللہ بچائے' اسے کون مار سکتا ہے۔)

☆ اللہ غنی تو کا ہے کی کمی۔(اسی پر نظر رکھو، مایوس نہ ہو۔)

☆ اللہ کا دیا نور، کبھی نہ ہووے دور۔(اللہ کی دی ہوء چیز کو زوال نہیں آتا۔)

☆ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔(خدا ظلم کی سزا اسی طرح دیتا ہے جس کا سان گمان بھی نہیں ہوتا۔)

☆ الو کا گوشت کھلانا۔(بے وقوف بنانا۔)

☆ اللہ اللہ خیر سلا۔(چلو چھٹی ہوئی' بس ختم ہو گیا۔)

☆ اللہ آمین سے پالنا۔(نہایت ناز و نعمت سے پالنا۔)

☆ اللہ بس باقی ہوس۔(اللہ کے سوا کوئی دنیاوی خواہشات سے نہیں بچ سکتا۔)

☆ اللہ دے اور بندہ لے۔(ساری مصیبتیں سہنی پڑتی ہیں۔)

☆ اللہ کا نام لو۔(خدا خدا کرو۔اتنا جھوٹ نہ بولو۔)

☆ اللہ کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری۔(سخت بے حیائی' گستاخی اور بے شرمی کی بات ہے۔)

☆ اللہ کے گھر سے پھرنا۔(مرمر کے زندہ رہنا۔نہایت تکلیف کے بعد بچ جانا۔)

☆ اللہ میاں کی گائے۔(نہایت بھولے اور سیدھے آدمی' بے ضرر آدمی۔)

☆ اللہ ہی اللہ۔(خدا کی ذات کے سوا باقی سب فانی ہے۔تعجب کے موقعے پر بھی بولا جاتا ہے۔)

☆ اللہ ملائی جوڑی' ایک اندھا' ایک کوڑھی۔(دونوں عیبی ہیں۔)

☆ اللے تللے کرنا۔(عیش و عشرت کرنا۔)

☆ امانت میں خیانت تو زمین بھی نہیں کرتی۔(امانتاً لاش زمین میں دفن کرے تو وہ اس کی حفاظت کرتی ہے۔آدمی کو امانت کا پاس کرنا چاہیے۔)

☆ المکتوب نصف الملاقات۔(خط آدھی ملاقات' باتیں ہو جاتی ہیں' دیدار نہیں ہوتا۔)

☆ انت برے کا برا' انت بھلے کا بھلا۔(برائی کا انجام برا' اچھائی کا بدلہ اچھا ہوتا ہے۔)

☆ انتڑیوں کا قل ہو اللہ شروع کر دینا۔(بھوک کی شدت)

☆ ان تلوں میں تیل نہیں۔(بہت کنجوس' بخیل اور بے فیض ہیں۔)

☆ اندر کا اکھاڑا۔(راگ رنگ کی محفل۔شکیلہ جمیلہ کی مجلس۔)

☆ اندرائن کا پھل دیکھنے کا ہے' چکھنے کا نہیں۔(صرف صورت سے ہی غرض رکھیے۔)

☆ اندھا بانٹے ریوڑیاں ہر پھر کے اپنوں ہی کو دے۔(اپنوں ہی کو فائدہ پہنچانا۔)

☆ اندھا جانے آنکھوں کی سار(آنکھوں کی قدر اندھا ہی جانتا ہے۔)

☆ اندھا دوزخی بہرا بہشتی۔(اندھا حاسد اور بہرا حسد کی باتوں سے پاک ہوتا ہے۔)

☆ اندھا راجا' چوپٹ نگری۔(بے وقوف' ملک کا انتظام چلانے میں نااہل ہوتا ہے۔)

☆ اندھا کیا جانے بسنت کی بہار۔(ناقدر شناس ہونا۔)

☆ اندھا کی چاہے دو آنکھیں۔(حاجت مند آدمی کو اپنی حاجت سے غرض ہوتی ہے۔)

☆ اندھا گائے بہرا بجائے۔(نااہلوں کا اجتماع۔بے وقوف ہی جمع ہیں۔)

☆ اندھوں میں کانا راجا۔(نااہلوں میں تھوڑی لیاقت والا بھی بڑا قابل سمجھا جاتا ہے۔)

☆ اندھے کے آگے رونا' اپنے دیدے کھونا۔اندھوں کے آگے روئے اپنے دیدے کھوئے۔(نالائق کو نصیحت کرنا' دردِ سر مول لینا ہے۔)

☆ اندھے کی جورو کا اللہ بیلی۔(کمزور کا مالک' اللہ ہی ہوتا ہے۔)

☆ اندھیر نگری چوپٹ راج۔(انتہائی بدنظمی کا دور دورہ۔)

☆ انڈے سیوے فاختہ اور کوے بچے کھائیں۔(محنت کوئی کرے' فائدہ دوسرا اٹھائے۔)

☆ انسان کیا پکھیرو ہے؟(انسان ہمیشہ چکر میں ہے۔)

☆ انگریز راج' تن کو کپڑا نہ پیٹ کو اناج۔(غیر کی حکومت میں عزت محفوظ نہیں ہوتی۔)

☆ انگلی پکڑتے پہنچا پکڑا۔(تھوڑے ہی سے التفات پر بڑھ جاتا۔)

☆ انگلی میں لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا۔(جھوٹا مدعی بننا۔مکاری کرنا۔)

☆ انگوٹھا دکھانا۔(ٹھینگا دکھانا۔پروا نہ کرنا۔)

☆ انگور کھٹے ہیں۔(جب کوئی چیز ہاتھ نہ لگے' تو اس میں عیب نکال کر دل کو ڈھارس دینا۔)

☆ ان نینوں کا یہی بسیکھ' وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھو۔(آدمی کو دکھ سکھ بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں۔)

☆ اوجڑ نگر سونا دیس۔ (ویران جگہ)

☆ اودھو کا لین نہ مادھو کا دین۔ (سب جھگڑوں سے الگ)

☆ اوروں کو نصیحت' خود میاں فضیحت۔ (دوسروں کو نصیحت' خود عمل نہ کرنا۔)

☆ اوروں کے نام انڈے بچے، ہمارے نام کڑک۔ (اوروں کے واسطے ہے اور ہمارے لیے مجبوری)

☆ اوڑھ لی لوئی تو کیا کرے گا کوئی۔ (بے شرم کی نسبت بولتے ہیں۔)

☆ اوس سے پیاس نہیں بجھتی۔ (تھوڑی چیز سے ضرورت پوری نہیں ہوتی۔)

☆ اؤسر چوکی ڈومنی گاوے تال بے تال۔ (وقت کا چوکا' ناکام ہی رہتا ہے۔)

☆ اوسر کھیت میں کیسر۔ (مفلس کے گھر بلند اقبال اولاد پیدا ہونا۔)

☆ اوکھلی میں سر دیا تو موصلوں کا کیا ڈر۔ (خطرناک کام کو شروع کر کے گھبرانا نہیں چاہیے۔)

☆ اول خویش بعد درویش۔ (پہلے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ پھر دوسروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔)

☆ اوّل طعام بعد کلام۔ (کھانے کے بعد ہوش ٹھکانے آتے ہیں۔)

☆ اولوں کا مارا کھیت' باقی کا مارا گاؤں۔ چلموں کا مارا چولھا نہیں پنپتا۔ (اولوں اور بھاری لگان سے گاؤں تباہ' حقہ بار بار بھرا جائے تو چولھے کا تاؤ برباد ہو جاتا ہے۔)

☆ اولوں ماری فاختہ۔ (مصیبت زدہ۔ دکھیاری۔)

☆ اونٹ بلبلاتا ہی لاتا ہے۔ (جب کوئی کام کرتے وقت بڑبڑائے۔)

☆ اونٹ بڈھا ہوا' پر موتنا نہ آیا۔ (اونٹ بڈھا ہو کر بھی الٹا ہی موتے۔ عمر بیتی لیکن تمیز نہ آئی۔)

☆ اونٹ برابر ڈیل بڈھایا پاپوش بھر عقل نہ آئی۔ (اتنے بڑے ہو گئے اور عقل ذرا نہیں)

☆ اونٹ جب بھاگتا ہے تو پچھم کو۔ (ہر ایک اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا ہے۔)

☆ اونٹ پہاڑ کے نیچے آتا ہے تب آپ کو بجھتا ہے۔ (آدمی اعلیٰ کے مقابلے میں اپنی حقیقت پہچانتا ہے۔)

☆ اونٹ دیکھیے کس کروٹ بیٹھے۔ (دیکھیے انجام کیا ہو۔)

☆ اونٹ رے اونٹ' تیری کون سی کل سیدھی۔ (اونٹ کی ساری بناوٹ ٹیڑھی۔ بدسلیقہ و بدتمیز آدمی۔)

☆ اونٹ کی پکڑ اور عورت کے مکر سے خدا بچائے۔ (اونٹ کی پکڑ اور عورت کے مکر و فریب سے جان بچانا مشکل ہوتا ہے۔)

☆ اونٹ کے گلے میں بلی۔ (بے ہودہ بات' اصل اور نقل ساتھ خریدنے کی شرط۔)

☆ اونٹ کی پکڑ' کتے کی جھپٹ۔ (اونٹ کی پکڑ اور کتے کی جھپٹ مشہور ہے۔)

☆ اونٹ کے منہ میں زیرہ۔ (تھوڑی مقدار میں۔ نالائق اور قیمتی چیز!)

☆ اونچی دکان پھیکا پکوان۔ (صرف نام ہی نام ہو۔ مشہور دکان اور مال خراب۔)

☆ اونچے سے گرا سنبھل سکتا ہے' نظروں سے گرا نہیں سنبھل سکتا۔ (کنگال مال دار ہو سکتا ہے مگر بے عزت ہو کر ویسی عزت نہیں پا سکتا۔)

☆ اونگھتا جائے' موئے کی خبر لائے۔ (کسی کے چلن سے ہی اس کے انجام کا پتا چل جاتا ہے۔)

☆ اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ۔ (کام کرنے کی نیت نہ ہو' تو ذرا سا بہانہ چاہیے۔)

☆ ایڑی چوٹی کا زور۔ (ساری قوت۔ ایڑی چوٹی کا پسینہ بہانا۔)

☆ لتر کے گھر تیتر باہر باندھوں کہ بھیتر۔ (اوچھے کو اچھی چیز مل جائے تو اترانے لگتا ہے۔)

☆ ایجاد بندہ' اگرچہ گندا۔ (اپنی بات انکساری سے پیش کرنا۔ یہ ایجاد بندہ کی ہے اگرچہ

خراب ہے۔)

☆ ایسے گئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔(بالکل ہی گم ہو گئے۔)

☆ ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے۔(تھوڑی سی کمی ہے۔)

☆ ایک آنکھ پھوٹتی ہے تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہیں۔(ایک نقصان کے بعد دوسری بعد انسان چوکنا ہو جاتا ہے۔)

☆ ایک آوے کے برتن ہیں۔(سب ایک جیسے ہیں۔)

☆ ایک انار' سو بیمار۔(ایک چیز جس کے طالب بہت سے ہوں۔)

☆ ایک انڈا' وہ بھی گندا۔(ایک لڑکا وہ بھی نالائق۔)

☆ ایک اکیلا دو کا میلا۔(ایک ایک، دو گیارہ)

☆ ایک اینٹ کے لیے مسجد ڈھانا۔(تھوڑے فائدے کے لیے زیادہ نقصان کرنا۔)

☆ ایک پاپی ناؤ کو ڈبوتا ہے۔(ایک کی بدچلنی سے گھر کا گھر تباہ ہو جاتا ہے۔)

☆ ایک پرہیز سو علاج۔(پرہیز علاج سے بہتر ہے۔)

☆ ایک پنتھ دو کاج۔(بہ یک وقت دو مطلب پورے ہو جانا۔)

☆ ایک ترکش کے تیر ہیں۔(سب ایک جیسے ہیں۔)

☆ ایک تو چوری' اس پر سینہ زوری۔(غلطی اور اس پر اڑے رہنا۔)

☆ ایک تو کانی ہوئی' دوسرا پوچھنے والوں نے جان کھائی۔(عیب دار کو اس کے عیب کا ذکر کر کے چھیڑنا۔)

☆ ایک تو کریلا دوسرا نیم چڑھا۔(ایک تو برے تھے ہی، دوسرے برائی کے اسباب پیدا ہو گئے۔)

☆ ایک تو میاں اونگھتے اس پر کھائی بھنگ۔(سست آدمی عمداً سستی کا کام کرے۔)

☆ ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی۔(رشتوں میں دو شخص ایک ہی نظر دیکھے جاتے

ہیں۔)

☆ ایک تو ہی ہے دیوانہ اس پر آئی بہار۔(بہار دیوانگی میں اضافے کا سبب بن گئی۔)

☆ ایک تھیلی کے چٹے بٹے۔(ایک قماش کے ہونا۔یکساں سوچ کے بندے۔)

☆ ایک جان دو قالب۔(دو کی گہری محبت۔انتہائی الفت۔)

☆ ایک جان ہزار ارمان۔(ایک آدمی کو بہت سے فکر۔)

☆ ایک جان ہے، چاہے خدا لے چاہے بندہ۔(جان کی پروا کیے بغیر مشکل کام کرنا۔)

☆ ایک چپ لاکھ بلا ٹالتی ہے۔(چپ رہنے میں عافیت ہوتی ہے۔ایک چپ ہزار کو ہرا دے۔)

☆ ایک چھینکے، ایک ناک کاٹے۔(آدھا کام کوئی کرے باقی آدھا دوسرا۔)

☆ ایک حمام میں سب ننگے۔(سب کے اطوار یکساں ہیں۔)

☆ ایک در بند ہزار در کھلے۔(ایک ذریعہ ختم ہونے پر خدا اور دیگر ذرائع پیدا کر دیتا ہے۔)

☆ ایک دم میں ہزار دم۔(ایک پل میں خدا جانے کیا ہو جاتا ہے۔)

☆ ایک دن کا مہمان' گلاب کا پھول۔ دوسرے دن کا مہمان' کنول کا پھول۔تیسرے دن کا مہمان' گھر کیوں گیا بھول۔(تیسرے دن کے بعد مہمان' مہمان نہیں رہتا۔ بلکہ بلائے جان بن جاتا ہے۔)

☆ ایک دن کے تین سو ساٹھ دن ہیں۔(بدلہ لینے کو سال بھر پڑا ہے۔)

☆ ایک دن کھوٹا پیسا بھی کام آتا ہے۔(ناقص سے ناقص چیز بھی کبھی کام دے جاتی ہے۔)

☆ ایک ڈر دو طرف ہوتا ہے۔(دشمنی کا خوف طرفین کو ہوتا ہے۔)

☆ ایک ڈوبے تو جگ سمجھائے، یہاں تو سب جگ ڈوبا جائے۔(سب کے سب عقل

کے دشمن ہیں۔انہیں کون سمجھائے۔)

☆ ایک رنگ آنا ایک رنگ جانا۔(منہ پر ہوائیاں اڑنا۔رنگ فق ہونا۔)

☆ ایک سر ہزار سودا۔(ایک آدمی کئی کام۔بکھیڑے ہی بکھیڑے۔)

☆ ایک سورما چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔(بہت سے آدمیوں کے کرنے کا کام،ایک سورما سرانجام نہیں دے سکتا۔)

☆ ایک شیر مارتا یہ سولومڑیاں یا گیدڑ کھاتے ہیں۔(باہمت لوگ بہت سے ناداروں کی پرورش کرتے ہیں)

☆ ایک سے لے ایک کو دے۔(خدا کسی کو امیر اور کسی کو غریب بنا دیتا ہے۔)

☆ ایک غریب مارا تھا' نومن چربی نکلی تھی۔(ہر کوئی حقیقت میں غریب نہیں ہوتا۔)

☆ ایک کا منہ شکر سے بھرا جاتا ہے، سو کا منہ خاک سے بھی نہیں بھرا جاتا۔(ایک شخص کی کار برآری تو ہوسکتی ہے مگر اتنوں کی حاجت روائی مشکل ہے۔)

☆ ایک کو سائی' ایک کو بدھائی۔(ہر ایک سے جھوٹے وعدے کرنا۔)

☆ ایک کو دے رتبہ عالی' ایک کو دے کھر پا جالی۔(خدا' کسی کو امیر اور کسی کو غریب بناتا ہے۔)

☆ ایک کہو تو دس سنو گے۔(ایک کے بدلے دس سنو گے۔)

☆ ایک کی دوا دو۔(ایک شخص کو مغلوب کرنے کے لیے دو آدمی کافی ہوتے ہیں۔)

☆ ایک کی لاٹھی دس کا بوجھ۔(ایک سائل بہت سے شخصوں سے اپنا سوال پورا کرے)

☆ ایک کھائے ملیدا، ایک کھائے بھُس۔(قسمت کی بات ہے کہ کوئی عیش کرے اور کوئی دکھ اٹھائے۔)

☆ ایک لاٹھی سے سب کو ہانکنا۔(ادنیٰ و اعلیٰ میں تمیز نہ کرنا۔کسی کا لحاظ نہ رکھنا۔)

☆ ایک لکڑی جلے سے' کیا اجالا ہو۔(تنہا آدمی کچھ نہیں کرسکتا۔)

☆ ایک مچھلی سارے جل کو گندا کر دیتی ہے۔(ایک نالائق' سب کی بدنامی کا باعث بنتا ہے۔)

☆ ایک مرغی نو جگہ حلال نہیں ہوتی۔(تھوڑی چیز بہت لوگوں میں بانٹے نہیں بنتی۔)

☆ ایک منہ موتیوں سے بھرا جاتا ہے، سو منہ خاک سے بھی نہیں بھرے جاتے۔(زیادہ کی حاجت روائی مشکل ہے۔)

☆ ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔(دو خود غرض اتفاق سے نہیں رہ سکتے۔)

☆ ایک نور آدمی ہزار نور کپڑا۔(لباس سے آدمی کا حسن بڑھ جاتا ہے۔)

☆ ایک نہیں، ستر بلا ٹالتی ہے۔(بعض اوقات تھوڑی بے مروتی بہت آفتوں سے بچاتی ہے۔)

☆ ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی۔(محبت یا عداوت دونوں طرف ہوتی ہے۔)

☆ ایک ہنر اور ایک عیب ہر آدمی میں ہوتا ہے۔(عیب و ہنر سے کوئی بشر خالی نہیں۔)

☆ ایمان ٹھکانے نہ ہونا۔(نیت بدل جانا' ایمان پر قائم نہ رہنا۔)

☆ ایمان دار کھائے بوٹی، بے ایمان کھائے روٹی۔(یہ تو دینے والا ہی جانتا ہے۔)

☆ ایمان ہے تو سب کچھ۔(ایمان ہی مقدم ہے۔)

☆ اینٹ سے اینٹ بجانا۔(تباہ برباد کر دینا۔اجاڑ دینا۔)

☆ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا۔(کسی بڑی بات کا جواب اور زیادہ بڑائی سے دینا۔

☆ اینٹ کی لینی، پتھر کی دینی۔(سخت جواب دینا۔)

☆ ایک نیم' سو کوڑھی۔(ایک انار' سو بیمار۔)

☆ ایک ایک' دو گیارہ۔(دو شخص مل کر بہت کچھ کر سکتے ہیں۔)

ب

☆ باادب بانصیب' بے ادب بے نصیب۔(باادب' بخت آور اور بے ادب بد بخت ہوتا

ہے۔)

☆ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام۔ (جیسا دیس ویسا بھیس۔ صلح کل آدمی)

☆ بابا آدم کے پوتے ہیں۔ (انسان ہیں)

☆ بابا آدم نرالہ ہے۔ (نرالہ ڈھنگ ہے)

☆ باپ بنیا پوت نواب۔ (باپ کوڑی کوڑی جوڑے اور بیٹا شاہ خرچی کرے)

☆ باپ پر پوت' پتا پر گھوڑا۔ بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا۔ (توارث کا اثر ضرور ہوتا ہے۔)

☆ باپ سے بیر پوت سے سگائی۔ (دشمن کے یگانوں سے دوستی)

☆ باپ کرے باپ پائے، بیٹا کرے بیٹا پائے۔ (بدی جو کرے گا، اسی کو بھگتنا پڑے گا)

☆ باپ مارے کا بیر۔ (قدیم دشمنی۔)

☆ باپ مداری پوت بھنڈاری۔ (باپ کی حیثیت نظر انداز کر کے بیٹا فضول خرچی کرے)

☆ باپ نہ دادے سات پشت حرام زادے۔ (بدذات ہمیشہ کا شریر)

☆ باپ نہ ماری پدڑی' بیٹا تیر انداز۔ (باپ بزدل اور بیٹا بہادر بننے کی ڈینگ مارتا ہے۔)

☆ بات عقل کی، نہ بٹیرے کی۔ (متلون المزاج، قول پر قائم نہ رہنا۔)

☆ بات بدلی' ساکھ بدلی۔ (وعدہ خلافی سے عزت پر حرف آتا ہے۔)

☆ بات جو چاہے اپنی' پانی مانگ نہ پی۔ (تھوڑا سا احسان بھی' آنکھیں جھکا دیتا ہے۔)

☆ بات رہ جاتی ہے، وقت نکل جاتا ہے۔ (مصیبت ٹل جاتی ہے مگر برتاؤ یاد رہ جاتا ہے)

☆ بات رہی لاکھ کی، کرنی خاک کی۔ (قیمتی بات غلط انداز بیان)

☆ بات کا چوکا آدمی، ڈال کا چوکا بندر پھر سنبھلتا نہیں۔ (موقع سے چوکا پھر سنبھلتا نہیں)

☆ بات کھٹائی میں پڑ گئی۔ (کسی کام کا التوا میں پڑنا۔)

☆ بات کہی' پرائی ہوئی۔ (زبان سے نکلی بات' واپس نہیں ہو سکتی ہے۔)

☆ بات کی بات، خرافات کی خرافات۔

بکرے کے سینگوں کو چر گئے بیری کے پات۔(معمولی بات میں کسی ناگوار معاملے کا اشارہ ہونا۔)

☆ بات منہ سے نکلی، پرائی ہوئی۔(راز زبان سے نکلتے ہی مشہور ہو جاتا ہے۔)

☆ باتوں چکنا، کاموں خوار۔(باتیں خوب بنانا اور کام کرنا نہ جاننا۔)

☆ باتوں سے کام نہیں چلتا۔(کام کرنے سے ہوتا ہے۔)

☆ باتوں ہاتھی پائے، باتوں ہاتھی پاؤں۔(بات تخت پر بٹھائے اور بات ہی تختہ دار پر چڑھائے۔)

☆ بادشاہوں اور دریاؤں کی پھیر کس نے پایا؟(بادشاہوں کے خیالات اچانک بدل جاتے ہیں۔)

☆ بادشاہوں کی باتیں، بادشاہ ہی جانیں۔(بڑوں کی باتیں بڑے ہی جانیں۔)

☆ بار خاطر نہیں، یار شاطر ہوں۔(سچا دوست ہوں۔)

☆ بارہ برس پیچھے کوڑھی کے بھی دن پھرتے ہیں۔(مفلسی کے بعد فراخی ضرور آتی ہے۔ تنگی ہمیشہ نہیں رہتی۔)

☆ بارہ برس پیچھے گھورے کے دن پھرتے ہیں۔(عسرت کے بعد عشرت نصیب ہوتی ہے۔)

☆ بارہ برس تک فقیری اور امیری کی بو نہیں جاتی۔(عادت بڑے عرصے کے بعد بدلتی ہے۔)

☆ بارہ برس دلی میں رہے لیکن بھاڑ ہی جھونکا۔(مدتوں قابل آدمی کی صحبت میں رہے مگر رہے نالائق ہی۔)

☆ بازار اُس کا جو لے کے دے۔(اعتبار اسی شخص کا ہوتا ہے جو قرض ادا کرے۔)

- ☆ بانار کی گالی کس کی، جو پھر کے دیکھے اس کی۔(طعن کا جواب دینے والا ہی نشانہ ہوتا ہے۔)
- ☆ بارہ میں تین گئے تو رہے کیا خاک۔(برستے ساون تو پانچ کے ہوں باون۔)
- ☆ بازار میں سر منڈا، گھر نہ کہنا۔(بات مشہور ہو گئی، چھپانے کا کیا فائدہ)
- ☆ بازار لگا نہیں، گنے والے ہوت۔ باغ لگا نہیں، آئے منگتوں کے پوت۔(وقت سے پہلے ہی، قسمت آزمانے والے آ پہنچے۔)
- ☆ بازار کے بھاؤ پیٹنا۔(اس طرح پیٹنا کہ سب کو خبر ہو جائے۔)
- ☆ باسی بچے نہ کتا کھائے۔(اندازے کے مطابق خرچ کرنا۔)
- ☆ باسی کڑھی میں ابال کرنا۔(بے وقت جوش آنا۔)
- ☆ باگھ بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔(انصاف اور امن کا دور دورہ ہے۔)
- ☆ باغ لگے نہیں سنگتوں نے ڈیرے ڈال دے۔(فصل پکی نہیں، منگتے پہنچ گئے۔)
- ☆ بال بال دشمن ہونا۔(اپنے بیگانے سب دشمن ہیں۔)
- ☆ بال بال موتی پرونا۔(خوب بننا ٹھننا۔)
- ☆ بال بال گنہگار ہونا۔(انتہائی گنہگار ہونا۔)
- ☆ بال جنجال، پلے تو پال، نہیں تو مونچھیں ٹال۔(بال جنجال نہیں پال سکتے تو الگ ہو جاؤ۔)
- ☆ بال کترنے سے مردہ ہلکا نہیں ہوتا۔(تھوڑا بوجھ کم ہوا تو کیا۔)
- ☆ بانڈہ کیسہ کھا ہریسہ(حلیم)۔(پاس پیسے ہوں تو سب کام نکلتے ہیں۔)
- ☆ باندی کو باندی کہا رو دی، بی بی کو باندی کہا ہنس دی۔(واقعی عیب کا اظہار ناگوار ہوتا ہے۔)
- ☆ باندی کے آگے باندی مینہ دیکھے نہ آندھی۔(کمینے اور کم رتبہ کو دوسروں کی قدر نہیں

ہوتی۔)

☆ بانس چڑھے گڑ کھائے۔(بے حیائی اختیار کرے، مطلب حاصل ہو۔)

☆ بانسوں کودنا۔(بانسوں اچھلنا' لہروں کا بلند ہونا۔)

☆ باوا آدم نرالا ہونا۔(سب سے انوکھا کام کرنا۔)

☆ باو کے گھوڑے پر سوار ہونا۔(جلدی بازی کرنا۔ متکبر ہونا۔)

☆ باوا مریں گے تب بیل بٹیں گے۔(امید موہوم کی نسبت کہتے ہیں۔)

☆ باون تولے پاؤں رتی۔(بالکل ٹھیک۔)

☆ باہر کے کھائیں' گھر کے گائیں۔(غیروں کو ملے اور اپنے محروم رہیں۔)

☆ باہر میاں ہفت ہزاری' گھر میں بیوی کرموں ماری۔(ظاہری نمود و نمائش دکھانا۔)

☆ بائیں ہاتھ کا کھانا ناحرام۔(ایک قسم کی قسم)

☆ بپھرے رذیل اور بھوکے اشراف سے ڈرنا چاہیے۔(شریف بھوک کی حالت میں اور رذیل غصے کی حالت میں خطرناک ہوتا ہے۔)

☆ بتھوے کا ساگ، کن ساگوں میں۔ خلیا ساس کن ساسوں میں۔(ادنیٰ چیز کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔)

☆ بتیس دانت کی بھا کا خالی نہیں جاتی۔(مظلوم کی بددعا خالی نہیں جاتی۔)

☆ بتیس دانتوں میں زبان کی طرح رہنا۔(بہت سے دشمنوں میں احتیاط سے رہنا۔)

☆ بٹورے میں اُپلے ہی نکلیں گے۔(بروں سے برے ہی لچھن ظاہر ہوں گے۔)

☆ بچھڑا کھونٹے کے بل کودے۔(ہر شخص اپنے حمایتی کا زور دکھاتا ہے۔)

☆ بچھو کا منتر نہ جانے' بانبی میں ہاتھ ڈالے۔(اپنی طاقت کا غلط اندازہ کرنا۔)

☆ بخت اڑ گئے' بلندی رہ گئی۔(نام کے رئیس۔)

☆ بختوں کی بلیا' پکائی کھیر ہو گیا دلیا۔(برے وقتوں میں برکت جاتی رہتی ہے۔)

☆ بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔(فریب کو تاڑ جانا،تم سے خیر کی توقع نہیں جیسے بڑے بھلے ہیں ویسے ہی رہنے دو۔)

☆ بد اچھا' بدنام برا۔(بدنام ہونا بدکار ہونے سے بھی زیادہ خراب ہے۔بد سے بدنام برا۔)

☆ بدن پر نہیں لتا' پان کھائیں البتہ۔(غریبی میں امیرانہ ٹھاٹھ بھاٹ۔)

☆ بڑھیا مری تو مری' آگرہ تو دیکھا۔(کچھ تو ہاتھ آیا۔)

☆ بڈھی گھوڑی لال لگام۔(بوڑھا شخص جوانی کی حالت رکھے۔)

☆ برا کہنے والے پر تین حرف۔(برا کہنے والے کو "لعن" لعنت۔)

☆ برات پیچھے دھونسا۔(کوئی بات وقت گزر جانے کے بعد ہو۔)

☆ برے سے سب ڈرتے ہیں۔(بدمزاج سے سب خوف کھاتے ہیں۔)

☆ برے وقت کا اللہ بیلی۔(برے وقت کا اللہ ہی مددگار ہوتا ہے۔)

☆ برے وقت کا کوئی شریک (ساتھی) نہیں۔(مصیبت میں کوئی ہمدردی کرنے والا نہیں)

☆ لاہور جانے کا کام کیا۔(خلاف عقل کام کیا۔)

☆ بڑا بول قاضی کا پیادہ۔ایک نہ ایک دن آگے آئے گا۔(مغرور بہت جلد ذلیل ہوتا ہے۔)

☆ بڑا نوالا،حلق کا دربان۔(بڑا بول قاضی کا پیادہ۔غرور کا نتیجہ بہت جلد ملتا ہے۔)

☆ بڑا نوالا کھایئے' بڑا بول نہ بولیے۔(غرور کا سر نیچا۔)

☆ بڑھیا دیوانی ہوئی' پرائے برتن اٹھانے لگی۔(مطلب کی دیوانی۔)

☆ بڑھیا مری تو مری' فرشتوں نے گھر دیکھ لیا۔(ایک بار کا نقصان' آنے والے خطروں کی تمہید ہے۔)

☆ بڑوں کی بڑی بات۔(بزرگوں کی دانش مندی کی باتیں۔)

☆ بڑی بہو کو بلاؤ جو کھیر میں نون ڈالے۔(عمر رسیدہ ہونے کے باجود ناتجربہ کار۔)

☆ بڑے برتن کی کھرچن بھی بہت ہوتی ہے۔(بڑے گھرانے کی معمولی بات بھی بہت بڑی ہوتی ہے۔)

☆ بڑے بڑے بہے جائیں گڈریے پوچھیں کتنا پانی (تھا)(عقل مند عاجز ہوں اور معمولی شخص دخل دے۔)

☆ بڑے بول کا سر نیچا۔(غرور کا سر نیچا۔)

☆ بڑے چور کا حصہ نہیں۔(زبردست جو چاہے لے لے۔)

☆ بڑے کڑاہی میں تلے جاتے ہیں۔(معززین کو زیادہ آفتوں کا سامنا رہتا ہے۔)

☆ بڑے گھر میں پڑے پتھر ڈھوڈھو مرے۔(اونچے گھرانے میں بیاہ ہونے سے مصیبتوں کا سامنا رہتا ہے۔)

☆ بڑے میاں سو بڑے میاں' چھوٹے میاں سبحان اللہ۔(بڑے میاں سے بھی چھوٹے میاں بدمعاش نکلے۔)

☆ بزرگی عقل سے ہے، سن سے نہیں۔(عقل خداداد صفت ہے۔)

☆ بغل میں چھری' منہ میں رام رام۔(ظاہر میں نیک اور باطن میں برا۔)

☆ بغل میں لڑکا' شہر میں ڈھنڈورا۔(پاس کی چیز کو دور ونزدیک تلاش کرنا۔)

☆ بکرے کرے گھاس سے یاری تو چرنے کہاں جائے۔(جو شخص اپنا رزق لحاظ سے چھوڑ دے وہ کس طرح بسر کرے۔)

☆ بکری نے دودھ دیا' مینگنوں بھرا۔(اس کرنے سے' نہ کرنا اچھا تھا۔)

☆ بکری کی جان گئی، کھانے والے کو مزا نہ آیا۔(قربانی دینے کے باوجود ناقدری ہونا)

☆ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔(برا آدمی کب تک سزا یا پاداش سے محفوظ

رہے گا۔)

☆ بکری ناؤ میں خاک اڑاتی ہے۔(بلاوجہ دکھ دینا یا نقصان پہنچانا مقصود ہو۔)

☆ بکائی کھیتی پر جھینگر ناچے۔(پرائی طاقت پر فخر کرنا۔)

☆ بگڑا بیٹا، کھوٹا پیسا کبھی کبھی کام آہی جاتا ہے۔(اپنی چیز لاکھ خراب سہی مگر ضرورت کے وقت کام آتی ہے۔)

☆ بگڑا شاعر مرثیہ گو، بگڑا گویا مرثیہ خواں۔(مرثیہ گو ادنیٰ درجے کے شاعر اور مرثیہ خواں ادنیٰ درجے کے گویے ہوتے ہیں۔)

☆ بگلا مارے پنکھ ہاتھ۔(بے سود کام، بگلے کے مارنے سے سوا پروں کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔)

☆ بل بے جماتری درج۔(بدوضع کی نسبت اظہار حقارت بولتے ہیں)

☆ بلائی نہ چلائی میں دلھن کی تائی۔(بن بلایا مہمان۔)

☆ بلی بھی لڑتی ہے تو پنجہ منہ پر دھر لیتی ہے۔(جانور بھی لڑنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔)

☆ بلی خدا واسطے چوہا نہیں مارتی۔(ہر کوئی اپنے نفع کا کام کرے ہے۔)

☆ بلی سے چھیچھڑوں کی رکھوالی۔(چور کو امانت دار بنانا۔)

☆ بلی کا گو، نہ لیپنے کا نہ پوتنے کا۔(محض نکمے کی نسبت کہتے ہیں)

☆ بلی کو چھیچھڑوں ہی کے خواب۔(ہردم اپنے ہی مطلب کی سوجھنا۔)

☆ بلی کی میاں سے ڈر لگتا ہے۔(زور آور کا رعب وداب ہی کافی ہوتا ہے۔)

☆ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔(حسب منشا کام ہوگیا۔)

☆ بلی کھائے گی نہیں تو پھیلائے گی ضرور۔(بدذات نقصان ہی پہنچاتا ہے۔)

☆ بلی گرتی ہے تو پنجوں کے بل۔(ہوشیار آدمی ہر کام میں چالاکی کرتا ہے۔)

☆ بلی نے شیر پڑھایا' بلی کو کھانے آیا۔(شاگرد ہم سر ہو گیا۔)

☆ بن بلائے احمق لے دوڑے صحنک۔(بے پوچھے کسی معاملے میں دخل دینے والا۔)

☆ بن سیوہ' میوہ نہیں۔(خدمت سے ہی سب کچھ ملتا ہے۔)

☆ بن مانگے موتی ملیں، مانگے ملے نہ بھیک۔(مانگے سے نہ ملے اور بغیر مانگے اس کی عنایت ہو جائے۔)

☆ بندر کی کیا آشنائی۔(بے مروّت کا کیا بھروسا)

☆ بندر کو ملی ہلدی کی گرہ، پنساری بن بیٹھا۔(چھچھورا ذرا سی چیز پر بہت اتراتا ہے۔)

☆ بندر کیا جانے ادرک کا بھاؤ۔(ایک کا انتظام' دوسرا نہیں جان سکتا۔)

☆ بندر کی دوستی' جی کا جنجال۔(کمینے دوست سے ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔)

☆ بندر کے ہاتھ ناریل۔(بندر کے ہاتھ آئینہ یعنی اترانے والے کے ہاتھ کسی چیز کا آجانا۔)

☆ بندہ بشر ہے۔(انسان خطا کا پتلا ہے۔)

☆ بندہ جوڑے پلی پلی' رام لنڈھائے کپا۔(ایک ہی بار بھاری نقصان اٹھانا۔)

☆ بندہ کی خدا سے نہیں چلتی۔(مشیت ایزدی کے مقابلے ہی انسان بے بس ہے۔)

☆ بندھا خوب مار کھاتا ہے۔(مجبور کو جو چاہو سزا دو۔)

☆ بندھی مٹھی لاکھ برابر۔(اتفاق میں ساکھ بنی رہتی ہے۔راز سربستہ کی حفاظت اچھی۔)

☆ بنولے کی لوٹ میں برچھی کا گھاؤ۔(تھوڑے نفع میں بہت ایذا۔)

☆ بنی کے سب ساتھی' بگڑی کا کوئی نہیں۔(خوش حالی کے سب یار' مفلسی کا کوئی نہیں پاس۔)

☆ بنیا جب بولتا ہے زیادہ ہی بولتا ہے۔(چالاک کے اپنا مطلب پیش نظر رہتا ہے۔)

☆ بنیا جس کا یار اُس کو دشمن کیا درکار۔ (قرض دینے والا مہاجن بڑا دشمن ہوتا ہے۔)

☆ بنیے سے سیانا سو دیوانہ۔ (بنیے سے زیادہ سیانا دیوانہ ہی کہلائے گا۔)

☆ بنیے کا بیٹا کچھ دیکھ کر ہی گرتا ہے۔ (بنیا بھولتا ہے تو بھی زیادہ بتاتا ہے۔)

☆ بنیے کی گون میں نومن کا دھوکا۔ (تھوڑے سے معاملے میں بہت زیادہ غلطی۔)

☆ بنیوں کا سا چلن۔ (بنیوں کی سی چال۔ کفایت شعاری بل کہ کنجوسی۔)

☆ بوتا نہ جوتا اللہ نے دیا پوتا۔ (بے مشقت کام بن گیا۔)

☆ بور (بھوسا) کے لڈو کھائے تو پچھتانے، نہ کھاتے تو پچھتائے۔ (سستا مگر بے کار۔)

☆ بوڑھا بالا برابر۔ (بوڑھے اور بچے عقل میں یکساں اور دونوں خبر گیری کے محتاج۔)

☆ بوڑھا جانے کیا بالا جانے سیا۔ (بوڑھا کام اور بچہ پیار دیکھتا ہے۔)

☆ بوڑھا چوچلا جنازے کے ساتھ۔ (بڑھاپے میں جوانی کی حرکات۔)

☆ بوڑھے توتے بھی کبھی پڑھتے ہیں۔ (عمر رسیدہ آدمی کے لیے علم کا حصول مشکل ہوتا ہے۔)

☆ بوڑھے توتے نہیں پڑھتے۔ (بڑی عمر میں علم حاصل نہیں ہو سکتا۔)

☆ بوڑھے منہ مہاسے، لوگ چلے تماشے۔ (بوڑھا نخرا جنازے کے ساتھ یعنی بڑھاپے ہی جوانی کی حرکات)

☆ بوند کا چوکا، گھڑے ڈھلکائے۔ (موقع ہاتھ سے نکل جانے پر بڑی زحمت ہوتی ہے)

☆ بہانے موت حیلے رزق۔ (موت کا کوئی سبب اور رزق کا کوئی حیلہ ہوتا ہے)

☆ بہت قریب زیادہ رقیب۔ (قرابت دار کو حسد زیادہ ہوتا ہے۔)

☆ بہت قصائیوں میں گائے مردار۔ (بہت صلاح کاروں میں کام خراب ہی ہوتا ہے۔)

☆ بہت گئی، تھوڑی رہی۔ (عمر ختم پر آتی۔)

☆ بہت مار میں آدمی یار بھول جاتا ہے۔ (آدمی تفکرات سے بدحواس ہو جاتا ہے۔)

☆ بہت مار میں رونا نہیں آتا۔ (بہت تکلیف میں شکایت نہیں کی جاتی۔)

☆ بہت مٹھائی میں کیڑے پڑتے ہیں۔ (میل جول زیادہ ہونے سے خراب نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔)

☆ بہت نکٹوں میں ایک ناک والا نکو۔ (عیب داروں میں ایک بے عیب بھی عیب دار گنا جاتا ہے۔)

☆ بہتی گنگا میں ہاتھ دھولو۔ (اچھے حالات سے فائدہ اٹھالو۔)

☆ بہتے دریا میں ہاتھ دھونا۔ (بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا یعنی دریا دلی سے فائدہ اٹھانا)

☆ بہرے کے آگے گانا، گونگے کے آگے گال، اندھے کے آگے ناچنا، سارے لل بلل۔ (گل، طعن و تشنیع (بات)، لل بلل (فضول) سب بے کار ہیں)

☆ بہن بھلی نہ بھیا۔ سب سے بھلا روپیا۔ (روپیا سب سے بڑی چیز ہے۔)

☆ بہن کے گھر بھائی، سسرال کے گھر جوائی کتا۔ (زیادہ عرصہ رہنے سے عزت خاک میں مل جاتی ہے۔)

☆ بہنیں بہنیں آپس لڑی، لوگ جانیں بیر پڑا۔ (عزیزوں میں تکرار وقتی ہوتی ہے۔)

☆ بہو رہی کنواری، ساس جائے واری۔ بہو آئی بیاہی، پڑ گئی خواری۔ (منگنی کے بعد بہو اچھی لگتی ہے مگر بیاہ کے آنے پر جھگڑے فساد شروع ہو جاتے ہیں۔)

☆ بیاہ پیچھے، تیل بھاری۔ (بڑے خرچے کے بعد تھوڑا خرچہ بھی ناگوار ہوتا ہے۔)

☆ بی بی خطا کرے، باندی پکڑی جائے۔ (غلطی ہمیشہ کمزور کے سر تھوپی جاتی ہے۔)

☆ بی بی وارے، باندی کھائے، گھر کی بلا، گھر کو جائے۔ (بے نیت خیرات، بلا کا مداوا نہیں ہوتی۔)

☆ بی بی نہ پیر پہلے فتن فقیر۔ (سب سے پہلے اپنا حصہ مانگنا۔)

☆ بیٹی اور ککڑی کی بیل برابر ہے۔ (دونوں بہت جلد بڑھتی ہیں۔)

☆ بیٹی دھن پرایا' آتے بھی رلایا' جاتے بھی رلایا۔ (بیٹی کی پیدائش اور شادی پر ماں باپ غمگین ہوتے ہیں۔)

☆ بی خیلا دو چٹے ایک میلا۔ (پھوہڑ کو موزونیت کی پرواہ نہیں ہوتی۔)

☆ بی دولتی اپنے آپ ہی کھولتی۔ (رشک وحسد سے خود ہی ایذا اٹھانا۔)

☆ بی دیا سلائی صبح کو گئی، شام کو آئی۔ (بہت غیر حاضر رہنے والا۔)

☆ بے بلائے خدا کے گھر بھی نہیں جاتے۔ (بے طلب کوئی نہیں جاتا۔)

☆ بے حکم پتا نہیں ملتا۔ (بغیر خدا کی مرضی کے کوئی کام نہیں ہوتا۔)

☆ بے حیائی کا برقع منہ پر ڈالنا۔ (بے شرم ہو جانا۔)

☆ بے درد قصائی کیا جانے پیڑ پرائی۔ (بے رحم کسی دوسرے کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا۔)

☆ بے روئے لڑکا بھی دودھ نہیں پاتا۔ (بغیر کوشش کچھ نہیں ملتا۔)

☆ بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا۔ (جس سے مقصد حاصل نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں)

☆ بیڑی سونے کی بھی بری۔ (پابندی بری ہوتی ہے۔)

☆ بے کار سے بے گار بھلی۔ (بے کار مفت کام کرنا ہی بہتر ہے۔)

☆ بے کار مباش کچھ کیا کر' کپڑے ہی ادھیڑ کر سیا کر۔ (انسان کو کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہنا چاہیے۔)

☆ بے گانہ سر کدو کے برابر۔ (دوسرے کے سر کی قسم کھانا۔)

☆ بے گانے فلانے پر شکرا پالا۔ (دوسرے کے بھروسے ذمہ داری لینا۔)

☆ بے میر بازی ابتر۔ (امیر کے بغیر جماعت آوارہ اور پریشان رہتی ہے۔)

☆ بے وارثی ناؤ ڈانواں ڈول۔ (بغیر مالک کے سب کام خراب ہوتے ہیں۔)

☆ بے وقت کی راگنی۔(بے محل بات کرنا۔)

☆ بے وقوف کے سر کیا سنگ ہوتے ہیں۔(بے وقوف اپنی حرکات سے پہچانا جاتا ہے)

☆ بیاہ نہیں کیا، براتیں تو دیکھی ہیں۔(کام خود نہیں کیا مگر لوگوں کو کرتے دیکھا ہے)

☆ بیاہی بیٹی پڑوس داخل۔(بیاہی بیٹی کا شمار پڑوسن میں ہوتا ہے۔)

☆ بیٹا بن کے سب نے کھایا، باپ بن کے کسی نے نہیں کھایا۔(چھوٹا بن کر مطلب نکلتا ہے بڑا بن کر نہیں۔)

☆ بیٹھے سے بیگار بھلی۔(بے اجرت کا کام بے کاری سے بہتر ہے۔)

☆ بید کرے بیدائی، چنگا کرے خدائی۔(ہر کام کی تدبیر کرنا چاہیے، کامیابی خدا کے ہاتھ ہے۔

☆ بیسی کھیسی، ساٹھا پاٹھا۔(عورت بیس کی بوڑھی اور مرد ساٹھ کا جوان رہتا ہے۔)

☆ بیل نہ کودا کودی گون یہ تماش دیکھے کون۔(امید کے خلاف کام کرنا۔)

☆ بیوی نیک بخت، دمڑی کی دال تین وقت۔(نیک عورت کفایت شعاری کرتی ہے۔)

☆ بیوی کو باندی کہو نس دے۔

☆ بیل سرکاری یاروں کی ٹھکاری۔(مال دولت دل بے رحم۔)

بھ

☆ بھات چھوڑا جاتا ہے، ساتھ نہیں چھوڑا جاتا۔(باوضع لوگ نقصان گوارا کرتے ہیں لیکن مروّت ترک نہیں کرتے۔)

☆ بھات ہوگا تو کوے بہت آئیں گے۔(دولت ہوگی تو خوشامدی بہت مل جائیں گے)

☆ بھاٹ، بھٹیارا، بیسوا تینوں جات کجات۔آنے پر آدر کریں، جاتے پوچھیں نہ بات۔ (یہ تینوں گروہ مطلبی ہوتے ہیں۔)

☆ بھاجی کی بھاجی کیا دوسرے کی محتاجی۔(احسان کے بدلے میں احسان کرنا چاہیے۔)

☆ بھادوں سے بچے تو پھر ملیں گے۔(اس مصیبت سے چھوٹے پھر ملیں گے۔)

☆ بھادوں جھلا ایک سینگ سوکھا ایک گلا۔(بھادوں کی بارش کہیں کہیں برستی ہے۔)

☆ بھاڑ سے نکالا بھٹی میں جھونکا۔(چھوٹی مصیبت سے نکال کر بڑی مصیبت میں ڈال دینا۔)

☆ بھاڑ میں پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان۔(سنگھار اتنا بھلا جو تکلیف کا باعث نہ بنے)

☆ بھاگتے چور کی لنگوٹی سہی۔(جاتے مال کا کچھ حصہ ہی غنیمت ہے۔)

☆ بھاگتے کے آگے، مارتے کے پیچھے۔(بزدل کی نسبت کہتے ہیں۔)

☆ بھاگتے کی لنگوٹی۔(تھوڑی سی چیز)

☆ بھان متی نے کنبہ جوڑا کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔(مختلف مزاج کے لوگوں کی جماعت۔)

☆ بھٹ بڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان۔(تکلیف دینے والی آرائش نہیں ہوتی۔)

☆ بھری جوانی مانجھا ڈھیلا۔(جوانی میں سستی۔)

☆ بھڑ بھونجے کی لڑکی، کیسر کا تلک۔(غریب آدمی کے امیرانہ ٹھاٹھ۔)

☆ بھڑ کے چھتے میں ہاتھ ڈالنا۔(برے آدمی کو غصہ دلانا۔)

☆ بھس کے مول ملیدہ۔(کوڑیوں کے مول، ملیدے اور بھس کے ایک دام)

☆ بھس میں آگ لگا جمالو دور کھڑی۔(دو شخصوں میں لڑائی کرا کے تماشا دیکھنا۔)

☆ بھلا ہوا میری مٹکی ٹوٹی میں دہی بیچنے سے چھوٹی۔(روز روز کا جھگڑا ختم ہوا۔)

☆ بھلے آدمی کو ایک بات۔بھلے گھوڑے کو ایک چابک۔(سمجھ دار کو اشارہ کافی ہے۔)

☆ بھلے مانس کی ہر طرح خرابی ہے۔(حلیم کو سب برا کہتے ہیں۔)

☆ بھلے مرے میں ایک بالشت کا فرق ہے۔(اچھے برے کا فرق "اعمال" سے ہے۔)

☆ بھلے گھوڑے کو ایک چابک۔(بھلے آدمی کو ایک بات۔نیک سرشت کو اشارہ کافی۔)

☆ بھنگ کھانا (پینا) آسان موجیں دق کرتی ہیں۔ (برے کام کا آغاز بھلا، انجام مشکل)

☆ بھوت بھی مار سے بھاگتا ہے۔ (مار سے سب ڈرتے ہیں۔)

☆ بھوت جان نہ مارے، ستا مارے۔ (موذی جان نہیں لے سکتا، ایذا پہنچاتا ہے۔)

☆ بھوک گئے بھوجن ملے، جاڑا گئے قبا جوانی گئی تیریا ملے تینوں ان سجا۔ (بھوک مٹ جانے پر کھانا، سردی نکل جانے پر لباس، جوانی ختم ہونے پر استری ملنے کا کوئی فائدہ نہیں)

☆ بھوک میں بھجن کسے یاد رہے۔ (بھوک میں کوئی کام نہیں ہوتا۔)

☆ بھوک میں گولر پکوان۔ (بھوک میں بدمزہ چیز بھی مزہ دیتی ہے)

☆ بھوکا اٹھاتا ہے، بھوکا سلاتا نہیں۔ (خدا سب کو رزق دے کر سلاتا ہے۔)

☆ بھوکا بنگالی بھات ہی بھات پکارے۔ (بھوکا روٹی کو یاد کرتا ہے۔)

☆ بھوکا سورو کھا۔ (بھوکا آدمی ہر دل عزیز کیسے ہوا۔)

☆ بھوکے سے کہا دو اور دو چار روٹیاں۔ (ہر معاملے میں اپنا ہی مطلب دہرانا۔)

☆ بھوکے شریف سے اور پیٹ بھرے رذیل سے ڈرنا چاہیے۔ (یہ دونوں نہیں چوکتے)

☆ بھوکے کو ان، پیاسے کو پانی، جنگل جنگل آوادانی۔ (رعایا پروری سے ملک آباد ہوتا ہے۔)

☆ بھول گئے ناچ رنگ، بول گئی چھکڑی۔ تین چیز یاد رہیں: نون، تیل، لکڑی۔ (شادی بیاہ کے بعد دنیا کے بکھیڑے ہی رہ جاتے ہیں۔)

☆ بھولے بامن گاتے کھاتی۔ اب کھائے رام دہائی۔ (یہ غلطی معاف، آئندہ نہیں ہوگی)

☆ بھوں کا گلا آنکھ کے سامنے۔ (کسی کا گلا اس کے عزیز کے روبرو کرنا۔)

☆ بھیجا کھائیں، سر سہلائیں۔ (چاپلوسی کر کے نقصان پہنچانا۔)

☆ بھیڑ پر اون کس نے چھوڑی۔ (غریب پر سب ہاتھ صاف کرتے ہیں۔)

☆ بھڑ جہاں جائے گی، مونڈی جائے گی۔

☆ بھیڑ کی لات، ٹخنوں تک، زیادہ بڑھی تو گھٹنوں تک۔ (کمزور دوسرے کا نقصان کیا کرے گا؟)

☆ بھیڑیا کھائے تو نہ کھائے تو منہ لال۔ (الزام ہمیشہ بدنام کے سر آتا ہے۔)

☆ بھیک کے ٹکڑے بازار میں ڈکار۔ (مفلسی میں شیخی بگھارنا)

☆ بھیک کے نوالوں کا مزا پڑنا۔ (مانگ کر کھانے کی عادت)

☆ بھینس کے آگے بین بجانا۔ (ناقدر شناس کے سامنے ہنر نمائی فضول ہے۔)

☆ بھینس کے آگے بین بجائے، بھینس کھڑی پگرائے۔ (بے وقوف کے آگے ہنر دکھانا فضول ہے۔)

☆ بھینسا بھینسوں میں یا قصائی کے کھونٹے۔ (مطلب حاصل ہوگا وگرنہ جان جائے گی)

پ

☆ پاپ کا گھڑا بھر کر ڈوبتا ہے۔ (ظالم کو ایک دن ضرور سزا ملتی ہے۔)

☆ پاپ کی ناؤ آج نہیں کل، کل نہیں تو پرسوں ڈوبے گی۔ (ظالم کو آخر سزا ضرور ملتی ہے)

☆ پاپی کی ناؤ ڈوبی کے ڈوبی۔ (ظلم مٹ کر رہتا ہے۔)

☆ پاپی کی ناؤ منجدھار میں ڈوبتی ہے۔ (ظلم کی انتہا ظلم کو لے ڈوبتی ہے۔)

☆ پاپی کے من میں پاپ ہی بسے۔ (گناہ گار ہر وقت گناہ کی سوچتا ہے۔)

☆ پاپیوں کے مٹانے کو پاپ مہابلی۔ (گنہگار کو اس کے گناہ لے ڈوبتے ہیں۔)

☆ پات تیرتے ہیں، پتھر ڈوبتے ہیں۔ (غریب غربت کی وجہ سے مزے میں رہتے ہیں)

☆ پاتر تا کو گزری نہیں، بیسوا اوڑھے خاصا۔ (نیک تکلیف میں رہتے ہیں اور بد مزے اڑاتے ہیں۔)

☆ پارس ناتھ سے چکی بھلی، جو آٹا دیوے پیس۔ کڑھ نر سے مرغی بھلی، جو انڈے دیوے

ہیں۔(بھلا وہی جس سے لوگوں کی بھلائی ہو۔)

☆ پاس کوڑی نہ بازار لیکھا۔(مفلسی غنیمت ہے۔)

☆ پاک رہو بے باک رہو۔(دیانت دار آدمی کو کوئی ڈر نہیں ہوتا۔)

☆ پاگلوں کے سر کیا سینگ ہوتے ہیں۔(پاگل اپنی حرکتوں سے پہچانا جاتا ہے۔)

☆ پان سے پتلا چاند سے چکلا۔(نہایت نازک اور خوب صورت۔)

☆ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔(سب آدمی برابر نہیں۔)

☆ پانچوں انگلیاں گھی میں۔(عیش و آرام میں ہونا۔)

☆ پانچوں پانڈے چھٹے نارائن۔(نیک آدمی کے شامل ہونے سے مشاورت میں برکت ہوتی ہے۔)

☆ پانچوں سواروں میں نام لکھانا۔(ڈینگ مارنا۔)

☆ پانڈے جی پچھتاؤ گے پھر وہی چنے کی کھاؤ گے۔(کہا نہ مانا تو پچھتاؤ گے۔)

☆ پانڈے جی (پنڈت کا مخفف) دونوں سے گئے حلوا ملا نہ مانڈی (چپاتی)۔
(زیادہ فائدے کی ہوس میں گھر کا بھی کھو بیٹھا۔)

☆ پانی پیامنہ پر آتا ہے۔(بات چھپی نہیں رہتی۔)

☆ پانی پی پی کر کوسنا۔(اٹھتے بیٹھتے کوستے رہنا۔)

☆ پانی پیجئے چھان کے گرو پکڑیئے جان کے۔(ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔)

☆ پانی میں آگ لگانا۔(فتنہ و فساد کرنا۔شعبدہ بازی کرنا۔)

☆ پاؤ سیر چاول چو مارے رسوئی۔(تھوڑی سی حیثیت میں بڑا کروفر۔)

☆ پاؤں کی چیونٹی کیا اونچے سے گرے گی۔(بے حقیقت کو کیا عروج حاصل ہوگا۔)

☆ پاؤں کی مہندی نہ گھس جاتی۔(آنے سے کچھ نقصان نہ ہو جاتا۔)

☆ پاؤں کے نیچے کی مٹی بھی ایسی نہ ہوگی۔(عاجزی ظاہر کرنے کو۔)

☆ پاؤں میں جوتی' نہ سر پر ٹوپی۔(غریبی اور مفلسی۔)

☆ پاؤں میں مہندی لگی ہے۔(آنے جانے میں بے جا عذر۔)

☆ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔(نہ جانے کی قوت، نہ ٹھہرنے کی جگہ، دونوں صورتوں میں دشواری۔)

☆ پتا بھی بے حکم خدا نہیں ہلتا۔(کوئی کام بغیر خدا کی مرضی کے نہیں ہوتا۔)

☆ پتا کھڑ کا بندہ سرکا۔(چور کے پاؤں نہیں ہوتے۔بہت چالاک آدمی۔)

☆ پتھر پر جونک نہیں لگتی۔(جس پر کوئی نصیحت کارگر نہ ہو۔)

☆ پتھر سے چکی بھلی پیس کھائے سنسار۔(پتھر کے بت سے پتھر کی چکی بہتر ہے جس سے لوگ آٹا پیس کھاتے ہیں۔)

☆ پتھر کو جونک نہیں لگتی۔(سنگ دل کو رحم نہیں آتا۔)

☆ پتھر کے کیڑے کو بھی خدا دیتا ہے۔(خدا تعالیٰ ہر شخص کو رزق دیتا ہے۔)

☆ پتھر میں جونک لگنا۔(سنگ دل کا نرم ہو جانا۔)

☆ پٹی پکڑے بیٹھے رہنا۔(ہر وقت قریب رہنا۔)

☆ پٹھان کا پوت گھڑی میں ولی، گھڑی میں بھوت۔(تلون مزاجی ظاہر کرنے کو۔)

☆ پچ (پانچ کا مخفف) پھلا زانی بنی ہے۔(بے حد نازک، پانچ پھولوں میں تلنے والی رانی)

☆ پدمنی چماروں میں بھی ہوتی ہے۔(بعض اوقات خوب صورت عورت کم ذاتوں میں بھی ہوتی ہے۔)

☆ پرانا ٹھیکرا اور قلعی کی بھڑک۔(بوڑھی اور جوانوں جیسی وضع۔)

☆ پرانی آنکھیں دیکھے ہوئے ہے۔(بڑوں کو دیکھا ہے۔تجربہ کار)

☆ پرانے چاولوں میں مزا ہوتا ہے۔(بوڑھے تجربہ کار کی رائے اچھی ہوتی ہے۔)

☆ پرایا سر دیوار کے برابر۔(کسی کے سر کی جھوٹی قسم کھانا۔)

☆ پرایا مال پشم کا بال۔(پرائے مال کی نگہبانی نہیں ہوتی۔)

☆ پرائی آس چولھے پاس۔(دوسروں کے سہارے رہنا۔)

☆ پرائی آنکھیں کام نہیں آتیں۔(دوسروں کے سہارے کام درست نہیں ہوتا۔)

☆ پرائے شگنوں کے لیے اپنی ناک کٹائی۔(دوسروں کے فائدے کے لیے اپنا نقصان کرنا)

☆ پرائے مال پر دیدے لال۔(دوسرے کی چیز پر بے حد مغرور۔)

☆ پرائے مال پر یا حسین۔(دوسروں کے مال پر بزرگوں کی نذر و نیاز۔)

☆ پرجا نہیں تو راجا کہاں۔ (رعیت سے تو حاکم ہے۔)

☆ [illegible] ہے۔)

☆ پردے کی بی بی چٹائی کا لہنگا۔(غریب عورت کا پردہ کرنے پر بولتے ہیں۔)

☆ پریت نہ جانے جات کجات۔(محبت میں ذات پات کی پروا نہیں ہوتی۔)

☆ پڑوسی کے مینہ برسے گا تو اپنی بھی اولتی ٹپکے گی۔(عزیزوں کا بہت فائدہ ہوگا تو تھوڑا ہم کو بھی ہوگا۔)

☆ پڑھو تو پڑھو نہیں پنجڑا خالی کرو۔(چستی سے کام کرو تو خیر ورنہ چلے جاؤ۔)

☆ پڑھی نہ قضا کی۔(جو نماز نہ پڑھے وہ قضا کیا کرے۔)

☆ پڑھیں فارسی بیچیں تیل یہ دیکھو قدرت کے کھیل۔(بدقسمت، ہنرمند)

☆ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔(کم علم، بڑ مارنے والا۔)

☆ پسہاری (آٹا پیسنے والی) ماں بھلی۔(امیر باپ سے غریب ماں اچھی ہوتی ہے۔)

☆ پکا پھوڑا ٹھیس لگی اور پھوٹا۔(حال پوچھتے ہی غم زدہ رو دیا۔)

☆ پکے آم کے ٹپکنے کا ڈر۔(سن رسیدہ آدمی کی زندگی کا اعتبار نہیں۔)

☆ پکی بیری کے بیر کھانے والا۔(بغیر محنت کے زندگی گزارنے والا۔)

☆ پنچ بلی کہیں تو بلی سہی۔(چار آدمی جو کہیں، وہی ٹھیک ہے۔)

☆ پنچ مل کیجیے کاج ہارے جیتے نہ آوے لاج۔(مشورے کے بعد کام کرنے میں ندامت نہیں ہوتی۔)

☆ پنچوں کا کہنا سر آنکھوں پر مگر پرنالا یہیں رہے گا۔(اپنی ضد پر قائم)

☆ پوت فقیرنی کا چال چلے احدیوں کی۔(غریب امیرانہ وضع رکھے۔)

☆ پوت کے پاؤں پالنے ہی میں معلوم ہوتا ہیں۔(اچھائی برائی کے آثار ابتدا ہی میں معلوم ہوتے جائیں۔)

☆ پوت، کپوت ہوتو ہو، پر ماں، کماں کبھی نہ ہو۔(بیٹا ماں کے ساتھ برا برتاؤ کرے، پر ماں بیٹے سے برا برتاؤ نہیں کرنے کی۔)

☆ پوت کے پاؤں، پالنے میں دیکھے جاتے ہیں۔(بچپن میں ہی برے، بھلے کی پہچان ہوتی ہے۔)

☆ پوچھو زمین کی، کہے آسمان کی۔(سوال گندم جواب چنا۔سوال کچھ، جواب کچھ۔)

% پوچھتے پوچھتے خدا کا گھر مل جاتا ہے۔(محنت اور جستجو سے کامیابی ہوتی ہے۔)

☆ پوچھیے زمین کی، کہیے آسمان کی۔(الٹی سیدھی باتیں کرنے والا۔)

☆ پہلے گھر میں پھر مسجد میں۔(اوّل خویش بعدہ، درویش۔پہلے گھر میں تو پیچھے مسجد میں)

☆ پہلے ہی بوسے میں گال کاٹا۔(آغاز ملاقات ہی میں رنج پہنچایا۔)

☆ پیاسا کنوئیں کے پاس جاتا ہے۔

☆ کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا۔(صاحب غرض کو مطلب کی تلاش میں نکلنا پڑتا ہے۔)

☆ پیا جسے چاہے، وہی سہاگن۔(سہاگن وہی، جسے خاوند چاہے۔)

☆ پیت نہ جانے جات کجات۔(الفت میں ذات پات نہیں دیکھی جاتی۔)

☆ پیٹ بری بلا ہے۔(بھوک بری چیز ہے۔)

☆ پیٹ بھرے رذالے اور بھوکے بھلے مانس سے ڈریئے۔ (مفلس دولت ملنے پر اور دولت مند مفلس ہونے پر خطرناک ہوتے ہیں۔)

☆ پیٹ پٹاری منہ ساری۔ (بظاہر دبلا پتلا مگر بہت پیٹو۔)

☆ پیٹ پڑے تو عبادت کی سوجھے۔ (بھوک سے عبادت بھی نہیں ہوتی۔)

☆ پیٹ کا جلا' گاؤں جلائے۔ (بھوکا' آپ سے باہر ہو جاتا ہے۔)

☆ پیٹ کا کھایا کوئی نہیں دیکھتا۔

☆ تن کا پہنا سب دیکھتے ہیں۔ (کپڑوں پر سب کی نظر پڑتی ہے۔)

☆ پیٹ میں آنت' نہ منہ میں دانت۔ (پیر فرتوت' نہایت بوڑھا۔)

☆ پیٹ میں پڑا چارہ' کودنے لگا بچارا۔ (روٹی ملی تو شرارت سوجھی۔)

☆ پیٹ میں چوہے دوڑنا۔ (بھوک سے بے قرار ہونا۔)

☆ پیٹھ پیچھے بادشاہ کو بھی برا کہتے ہیں۔ (پیچھے برا کہنے کا برا نہیں ماننا چاہیے۔)

☆ پیٹھ چارپائی سے لگ جانا۔ (صاحب فراش ہونا۔ بیماری سے کمزور رہنا۔)

☆ پیچھا بھاری ہونا۔ (پس پشت طاقت کا موجود ہونا۔)

☆ پہاڑیے میت کس کس' بھات کھایا اور کھسکے۔ (غرض مند' غرض پوری ہوتے ہی کھسک جائے۔)

☆ پیر ہیجڑی کی کڑھائی۔ (ہجڑوں کی نیاز۔)

☆ پیر تو آپ ہی درماندہ، شفاعت کس کی کریں۔ (محتاج دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائے)

☆ پیراں نمی پرند، مریداں می پرانند۔ (خوشامدی جھوٹی تعریفیں کرتے پھرتے ہیں)

☆ پیر کو نہ فقیر کو، پہلے کانے چور کو۔ (پہلے اپنا سوچنا۔)

☆ پیر کی پیری سے کام، پیر کے فعلوں سے کیا کام۔ (بزرگوں کے فعلوں کی تحقیق فضول ہے۔)

☆ پیراک ہی ڈوبتا ہے۔(مشاق ہی دھوکا کھاتا ہے۔)

☆ پیروں میں منہدی لگنا۔(فضول بہانے بنانا۔)

☆ پیڑ بوئے ببول کے تو آم کہاں سے کھائے؟(برے کاموں کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔)

☆ پیڑو کی آنچ بھر کیا سات پانچ۔(عشق و محبت میں مروّت باقی نہیں رہتی۔)

☆ پیڑھی در پیڑھی۔(نسلاً بعد نسل۔پشت در پشت۔)

☆ پیس لوں تو پیٹوں۔(پہلے روزی کی فکر کرلوں تو بعد میں رووں گی۔)

☆ پیسا پیسا کمایا چپنی بھر اٹھایا۔(تھوڑا تھوڑا جمع کیا اور تھوڑے وقت میں لٹا دیا۔)

☆ پیسا گانٹھ کا، لڑکا پیٹ کا۔(سگا بیٹا اور اپنی گرہ کا پیسا ہی کام آتا ہے۔)

☆ پیسا نہیں پاس تو کیوں کر سونگھیں باس۔(پیسے کے بغیر کچھ میسر نہیں ہوتا۔)

☆ پیس موٹی پکا موٹی، آگے لو ٹھے کھا گئے۔(محنت کوئی کرے اور کھائے کوئی۔)

☆ پیسا ہاتھ کا میل ہے۔(روپیا پیسا آنی جانی چیز ہے۔)

☆ پیسے کا پوت۔(پیسے کا میت۔پیسے کا یار۔)

☆ پیشاب کی راہ بہانا۔(بدکاری میں ضائع کرنا۔)

☆ پیش از مرگ واویلا۔(معاملہ پیش آنے سے قبل ہی فکر مندی۔)

☆ پیشاب سے چراغ جلتا ہے۔(رعب جما ہوا ہے۔)

☆ پیندے کا ہلکا۔(ناقابل اعتبار۔)

☆ پیے دودھ اور کھائے مال۔(عیش میں زندگی بسر ہو۔)

پھ

☆ پھاوڑا نہ کدال، بڑا کھیت ہمارا۔(وہ کام ذمے لینا جو کرنے کی استطاعت نہ ہو۔)

☆ پھٹے میں پاؤں، دفتر میں ناؤں۔(شیخی خورہ دخل در معقولات کرنے والا)

☆ پھر بھی موچی کے موچی رہے۔(حالت بدستور سابق رہی)

☆ پھل لگی نہ پاپڑی، پٹاک بہو آ پڑی (بے محنت ومشقت کام بن گیا)

☆ پھوٹی ہنڈیا' آواز سے پہچانی جاتی ہے۔(عیب دار کا نقص آسانی سے پتا چل جاتا ہے۔)

☆ پھول پھول کر کے چنگیر بھرتی ہے۔(تھوڑا تھوڑا کر کے بہت ہو جاتا ہے۔)

☆ پھول جھڑے تو پھل لگے۔(ایک کا نقصان ہوتا ہے تو دوسرے کو فائدہ ہوتا ہے)

☆ پھول سونگھ کے رہنا۔(کم خوراک ہونا۔)

☆ پھول نہ سہی' پنکھڑی سہی۔(تھوڑا ہی غنیمت ہے۔)

☆ پھول وہی جو مہیش چڑھے۔(چیز وہی اچھی' جو اعلیٰ مقصد کے لیے کام آئے۔)

☆ پھوہڑ کا مال ہنس ہنس کھائے۔(بے وقوف کا مال خوشامدی خوب کھاتا ہے۔)

☆ پھوہڑ کی جھاڑو، سگھڑ کا لیپا دونوں چھپتے نہیں۔(بدسلیقہ اور خوش سلیقہ کا کام خود بول اٹھتا ہے۔)

☆ پھوئیاں پھوئیاں تالاب بھر جاتا ہے۔(قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے۔)

ت

☆ تاج میں مونج کا بخیہ۔(بے جوڑ تعلق۔)

☆ تازی پر بس نہ چلا' ترکی کے کان اینٹھے۔(جس پر بس چلے' اسی کو دبانا۔)

☆ تازی مار کھائے، عربی آش پائے۔(لیاقت والوں کی تباہی اور نالائقوں کی اقبال مندی۔)

☆ تازی مارا' ترکی کانپا۔(ایک کی سزا سے دوسرا کے لیے عبرت ہوتی ہے۔)

☆ تال بے تال۔(موقع بے موقع۔)

☆ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی، تالی دونوں ہاتھ بجتی ہے۔(محبت یا لڑائی ایک طرف

سے نہیں ہوتی۔)

☆ تالو سے زبان نہ لگنا۔(چپ نہ رہنا۔)

☆ تان سین کی قبر میں پسلی پھڑکی۔(اچھا گانے پر داد دینا۔)

☆ تانا بانا، سوت پرانا۔(فضول محنت کرنا۔)

☆ تانبا دیکھے چیتنا، مکھ دیکھے بیوپار۔(تانبا بیل بوٹے سے اور چہرہ نقد روپیا دیکھ کر کھل جاتا ہے۔)

☆ تانت باجی راگ پایا۔(قرینے ہی سے مطلب تاڑ لیا جاتا ہے۔)

☆ تانے گھاٹ کہ بانے گھاٹ۔(کسی طرح کی کمی نہیں ہے۔)

☆ تاولا سو باولا۔(قرینے ہی سے مطلب تاڑ لیا جاتا ہے۔)

☆ تب تک جھوٹ نہ بولیے جب تک پار بسائے۔(جب تک ممکن ہو جھوٹ نہ بولیے)

☆ تب کا لیپا گیا سرائے، اب کا لیپا دیکھو آئے۔(پرانی بات جانے دیجیے، نئی پر غور کیجیے)

☆ تتے توے کی بوند۔(بڑے خرچ میں تھوڑی آمدنی کسی شمار میں نہیں۔)

☆ تجھ سے پھرے تو خدا سے پھرے۔(تجھ سے وفا نہ کرے تو کافر ہو۔)

☆ تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔(غیروں کے بجائے تو اپنی فکر کر۔)

☆ تخت یا تختہ۔(کامیابی یا موت! اپنی طرف سے پوری کوشش۔)

☆ تختی پر تختی میاں جی کی آئی کم بختی۔(لڑکے تختی پر تختی رکھنے کو منحوس سمجھتے ہیں)

☆ تخم تاثیر، صحبت کا اثر۔(نطفے اور صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔)

☆ تدبیر سے قسمت کی برائی نہیں جاتی۔(تدابیر قسمت کے تابع ہوتی ہیں۔)

☆ ترت پھرت ہوویں سگرے کام، جب ہوویں اپنی مٹھی دام۔(روپیا پاس ہو تو کام فوراً ہو جاتا ہے۔)

☆ تسبیح پھیرو کسی کو گھیرو۔(مکاری اور ظاہرداری۔)

☆ تعویز گنڈے کے بھروسے پر نہ رہنا' کچھ کمر کا بھی زور لگانا۔(توکل اور محنت ساتھ ساتھ رکھو۔)

☆ تقدیر کا پلٹا کھانا۔(قسمت الٹ جانا۔)

☆ تقدیر کا سو جانا۔(بدبختی آ جانا۔)

☆ تقدیر کا کھوٹا' کیوں نہ اٹھائے ٹوٹا۔(بدقسمت ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔)

☆ تقدیر کا لکھا۔(کرم کی ریکھ۔)

☆ تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چلتی۔(انسانی تدبیر سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔)

☆ تقدیر کے لکھے کو کون مٹائے۔(تقدیر بدل نہیں سکتی۔)

☆ تقدیر کے ہاتھ بات ہے۔(سارا دارومدار نصیب پر ہے)

☆ تل اوٹ پہاڑ اوٹ۔(بے حد آسان۔)

☆ تل بھر لہو، پہاڑ برابر محبت۔(کوئی دوسرا دوست سے زیادہ کام آئے۔)

☆ تل تل بھر دھن جوڑے ساسو۔بہو کے ٹھاوت جھڑے نہ آنسو۔(کسی کی محنت پر ترس نہ آنا۔)

☆ تل چور بجّر چور۔(جو تھوڑی چوری کرے گا وہ بہت بھی کرے گا۔)

☆ تل کی اوٹ پہاڑ۔(آنکھ کے تل پر پردہ ہو تو پہاڑ دکھائی نہیں دیتا۔ذرا سے پردے میں کسی بھاری بات کا پوشیدہ ہونا۔)

☆ تلسی کا پتا' کون چھوٹا' کون بڑا۔(سب بڑے' اہم لوگ۔)

☆ تل کے اوجھل پہاڑ۔(ذرا سے پردے میں بھاری چیز کا چھپ جانا۔)

☆ تلوار تو پٹ پڑی نیچہ کاٹ کر گیا۔(جو کام بڑے سے نہ ہوا وہ چھوٹے نے کیا۔)

☆ تلوار سے پانی جدا نہیں ہوتا۔(خاندان کا خون جدا نہیں ہو سکتا۔)

☆ تلوار کا گھاؤ بھرے پر زبان کا نہ بھرے۔(بات کی کاٹ تلوار کی کاٹ سے زیادہ دیرپا

ہوتی ہے۔)

☆ تلوار کی آنچ بری ہوتی ہے۔(طاقت سے سب ڈرتے ہیں۔)

☆ تلوار کے نیچے دم تو لینے دو۔(جو دم بچے وہی غنیمت ہے۔)

☆ تلوار گری، پر جا پھری۔(ریاست بے سیاست نہیں ہوتی۔)

☆ تو دیورانی، میں جیٹھانی۔ترے آگ نہ میرے پانی۔(دونوں کے سر غربت سوار ہے۔)

☆ تلوار مارے ایک بار، احسان مارے بار بار۔(احسان ہر وقت سر پر سوار رہتا ہے۔)

☆ تلوار وہی کہلائے جو رن میں ہاتھ دکھائے،

بیری کے ٹکڑے کرے اور آپ ترت بچ جائے۔(شمشیر زن خود بچتا اور دشمن کو مارتا ہے)

☆ تل رہے تو تیل نکلے۔(روپیا ہو تو سب کام ہو جاتے ہیں۔)

☆ تلسی کا پتا کون چھوٹا، کون بڑا؟(سب ہی اعلیٰ درجے کے لوگ ہیں)

☆ تلوں میں تیل نہ ہونا۔(فائدہ نہ ہونا۔)

☆ تلوے چھلنی ہو جانا۔(کسی کام میں بہت بھاگ دوڑ کرنا۔)

☆ تلے ٹانگ اوپر مانگ۔(غریبی اور نخرہ۔تلے گھیرا، اوپر سہرا۔)

☆ تم تو مجھے چھیڑو گے۔(ترغیب دینا۔)

☆ تم ڈال ڈال، ہم پات پات۔(میں تم سے زیادہ کائیاں ہوں۔)

☆ تم روٹھے، ہم چھوٹے۔(تمھاری ناراضی سے ہماری جان چھوٹی۔)

☆ تم سے پھرے تو خدا سے پھرے۔(تم سے پھرنا گویا خدا سے پھرنا ہے)

☆ تم سے جدا پناہ میں رکھے۔(تمہاری شرارتوں سے اللہ محفوظ رکھے۔)

☆ تم کس کھیت کی مولی ہو۔(تمھاری کیا حیثیت ہے؟)

☆ تم کس کھیت کے بتھوے ہو۔(تم بالکل بے حقیقت ہو۔)

تمھاری راہ اور ہماری راہ جدا جدا۔ (ہمارا تمھارا کوئی تعلق نہیں۔)

☆ تمھارے منہ کا اگال، ہمارے پیٹ کا ادھار۔ (تمھاری ذرا سی مدد، ہمارے لیے بہت ہے۔)

☆ تم نے اڑائیں میں نے بھون بھون کھائیں۔ (تمہارے کرنے سے ہمیں فائدہ ہوا گویا ہم تمہارے بھی استاذ ہیں۔)

☆ تم ہمیں بلاؤ گے، تم کیا کھلاؤ گے۔ تم ہمارے آؤ گے، تو کیا لاؤ گے۔ (ہر حال میں اپنا ہی فائدہ پیش نظر۔)

☆ تمہارا مال سو ہمارا مال سو ہیں ہیں۔ (دوسروں کا مال لینا اور اپنی باری ہنس کر رہ جانا)

☆ تن اجلا، من کالا، بگلے کا بھیک۔ تو سے تو کاگا بھلا، جو اندر باہر ایک۔ (ریا کاری سے بدکار بھلا، جس سے کوئی دھوکا نہ کھائے۔)

☆ تن بدن میں جان نہیں نام زور آور خان۔ (نام سے کوئی نہیں ڈرتا۔)

☆ تن پتلا ہے خاک کا، اسے دیکھ مت بھول۔ اک دن ایسا ہوگا، ملے دھول میں دھول۔ (یاد رکھ! ایک دن مر کر مٹی میں جانا ہے۔)

☆ تن تاجا، قلندر راجا۔ (پیٹ بھرا ہو تو فقیر بھی راجا ہے۔)

☆ تن پر نہیں لتا۔ مسی ملے البتہ۔ (مفلسی میں بھی آرائش کا خیال ہے۔)

☆ تن درستی ہزار نعمت ہے۔ (تن درستی نعمتوں پر غالب ہے)

☆ تن دے من لے۔ (محنت کر اور دولت لے۔)

☆ تن سکھی، من سکھی۔ (کھانے کو ملے۔ عقل بھی ٹھکانے رہتی ہے۔)

☆ تنکا دانتوں میں لینا۔ (عاجزی کرنا۔)

☆ تن کو کپڑا، نہ پیٹ کو ٹکڑا۔ (بہت مفلس اور نادار ہونا۔)

☆ تنکے کی اوٹ پہاڑ۔ (ذرا سی بات میں کسی بڑی بات کا مخفی ہونا۔)

☆ تنور سے بچنے کے لیے بھاڑ میں گرے۔ (تھوڑی مصیبت سے بچنے کے لیے بڑی مصیبت میں مبتلا ہونا۔)

☆ توبہ کر بندے اس گندے روزگار سے۔ (برے دھندے سے باز آ۔)

☆ تو بھی رانی، میں رانی، کون بھرے گا، گھر کا پانی۔ (یہاں تو سبھی "ہڈ حرام" ہیں۔)

☆ توتے کی آواز نقار خانے میں کوئی سنتا ہے۔ (چھوٹے شخص کی کون سنتا ہے۔)

☆ توتے کی طرح یاد کرنا۔ (بے سمجھے یاد کرنا۔)

☆ توتے کی سی آنکھیں پھیر لینا۔ (بے مرّوتی دکھانا۔)

☆ توے کی تیری، تغار کی میری۔ (تھوڑا فائدہ تیرا، بہت فائدہ میرا ہو)

☆ توا، نہ تغاری، نار کہے میں بھٹیاری۔ (جھوٹے دعوے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔)

☆ تو گدھی کمھار کی، تجھے رام سے کیا کام؟ (کم عقل کا، دوسرے کے کاموں میں ٹانگ اڑانا۔)

☆ تولا بھر کی آرسی، نانی بولے فارسی۔ (تھوڑا احسان کر کے بہت جتانا۔)

☆ تیتر کے منہ پنچھی۔ (بیوقوف کو ایسے فیصلے کے لیے منتخب کرنا جس کا وہ اہل نہ ہو۔)

☆ تیرا بیٹا راج رجائے، تیری بیٹی بھیک منگوائے۔ (تیرا بیٹا کمائی میں اضافہ اور تیری بیٹی خرچے کا باعث بنتی ہے۔)

☆ تیر نہ کمان، میاں کاہے کے پٹھان۔ (فضول ڈینگیں مارنا۔)

☆ تیرا پانی میں بھروں، میرا بھرے کمھار۔ (ہر کوئی، دوسرے کے لیے کام کرتا ہے۔)

☆ تیری آواز مکے اور مدینے۔ (شہرت کا دور دور ہونا۔)

☆ تیری کرنی، تیری بھرنی۔ میری کرنی، میری بھرنی۔ (ہر کوئی اپنے کیے کا پھل پاتا ہے۔)

☆ تیری گود بیٹھوں، تیری داڑھی نوچوں۔ (اچھائی کا جواب برائی سے دینا۔)

☆ تیرے بینگن، میری چھاچھ۔ آؤ مل کر کریں ساجھ۔ (تھوڑا دینا اور زیادہ مانگنا۔)

☆ تیرے گا سو ڈوبے گا۔ (ہنرمند سے ہی خطا ہوتی ہے)

☆ تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا۔ (تیسرا آدمی ہمیشہ مخل صحبت ہوتا ہے۔)

☆ تیرے فاقے مردار بھی حلال۔ (مجبوری کی حالت میں سب جائز)

☆ تیل تلوں سے ہی نکلتا ہے۔ (ہر چیز کا خرچ اور لاگت اسی میں ڈلتی ہے۔)

☆ تیلی خصم کیا اور روکھا ہی کھایا۔ (بدنامی مول لی اور مراد پھر بھی نہ ملی۔)

☆ تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ (جلدی نہ کرنا' معاملہ کو دیکھنا۔)

☆ تیل نہ سلائی' چولہے دھری کڑاہی۔ (مفلسی میں شیخی بگارنا۔)

☆ تیلی کا بیل مرے' کمہاری ستی ہو۔ (دکھاوے یا بے وقوفی کی ہم دردی۔)

☆ تیلی کا تیل جلے' مشعلچی مفت کڑھے۔ (نقصان کسی کا' غم کوئی اور کرے۔)

☆ تیلی کی جورو ہو کر پانی سے کیا نہائے۔ (تعلق سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔)

☆ تیلی کے بیل کا گھر ہی پچاس کوس۔ (غریب کو گھر کا کام ہی تھکا دیتا ہے۔)

☆ تین بلائے تیرہ آئے، دیکھو یہاں کی ریت باہر والے کھا گئے اور گھر کے گاویں گیت۔ (قربت داروں کے بھوکا رہ جانے پر بولتے ہیں۔)

☆ تین پیڑ بکائن کے' میاں باغبان۔ (تھوڑی چیز پر بہت اترانا۔)

☆ تین ٹانگ کی گدھی' نو من کی لادنی۔ (طاقت سے زیادہ کام لینا۔)

☆ تین چپاتی نو براتی' کھاؤ چورم چور۔ (کنجوسی کی دعوت' جی بھر کر کھاؤ۔)

☆ تین حرف بھیجنا۔ (لعن بھیجنا۔)

☆ تین دن قبر میں بھی بھاری ہیں۔ (قبر میں تین دن کا حساب۔)

☆ تین گناہ خدا بھی بخشتا ہے۔ (کسی سے خطا کی معافی چاہنا۔)

☆ تین میں نہ تیرہ میں۔ (کہیں بھی پرسش یا تعلق نہ ہو۔)

☆ تین میں تیرہ، سُتلی کی گرہ۔(بے کار، بے وقعت آدمی۔)

تھ

☆ تھالی پھوٹی تو پھوٹی، جھنکار تو سنی۔(بے غیرت آدمی پردہ فاشی پر نادم نہ ہو۔)

☆ تھالی گری جھنکار سب نے سنی (بری بات فوراً عام ہوتی ہے۔)

☆ تھوتھا چنا، باجے گھنا۔(نالائق آدمی بہت باتیں بناتا ہے۔)

☆ تھوڑا کریں غازی میاں بہت کریں ڈفالی۔(خوشامدی زیادہ شہرت دیتے ہیں۔)

☆ تھوڑا کھانا، بنارس رہنا۔(گھر کی آدھی، باہر کی ساری سے بہتر ہے۔)

☆ تھوڑا کھانا جوانی کی موت۔(جوانی میں تھوڑا کھانا خطرناک ہوتا ہے۔)

☆ تھوڑا کھانا سکھی رہنا۔(تھوڑا کھانے سے آدمی تن درست رہتا ہے۔)

☆ تھوڑا کھانا عزت سے رہنا۔(پیٹو کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔)

☆ تھوڑی پونجی خصم کھائے۔(تھوڑا اثاثہ بیوپار کو گھاٹے میں رکھتا ہے۔)

☆ تھکا اونٹ، سرائے دیکھے۔(تھکا آدمی چھٹکارے کی سوچتا ہے۔)

☆ تھیلے میں میخ اور لشکر میں شیخ نہ رکھیے۔(میخ تھیلے کو اور شیخ لشکر کو خراب کرتا ہے۔)

ٹ

☆ ٹاٹ کا لنگوٹ نواب سے یاری۔(مفلس آدمی کی امیروں سے دوستی۔)

☆ ٹاٹ میں مونج کا بخیہ۔(مناسب جگہ مناسب کام۔)

☆ ٹال بتا اُس کو نہ مال جس سے کیا اقرار

چاہے ہوئے وہ بیری تیرا، چاہیے ہوئے یار۔(وعدہ دوست دشمن سے پورا کرنا لازم ہے۔)

☆ ٹال بجا کے مانگے بھیک۔اس کا جوگ رہا کب ٹھیک۔(ظاہردار سادھو۔)

☆ ٹال مٹول وقت کے چور۔(سست اور کام چور۔)

☆ ٹانگ اٹھے نہ چڑھا جائے ہاتھی۔(اپنی طاقت سے بڑھ کر کام کرنا۔)

☆ ٹانگ پکڑ کر لائے۔مونچھ پکڑ کر بھائے۔(عزت سے لائے' بے عزت کر کے نکالا۔)

☆ ٹانگ تلے سے نکالنا۔(کسی کو عاجز کرنا۔)

☆ ٹٹو کو کوڑا' تازی کو اشارہ۔(بے وقوف کو ڈنڈا اور عقل مند کے لیے اشارہ۔)

☆ ٹیٹری سے آسمان نہیں تھمتا۔(ہمت سے بڑھ کر کام کرنے کو تیار)

☆ ٹکا ہو جس ہاتھ میں۔بڑا ہے وہ ذات میں۔(دولت سے ہی آدمی کی عزت ہے۔)

☆ ٹکڑا توڑ کر جواب دینا۔(صاف انکار کرنا۔)

☆ ٹیڑھے کو گھن بھی نہیں لگتا۔(برے آدمی کو کوئی دکھ بھی نہیں ہوتا۔)

☆ ٹکڑے کھائے' دن بہلائے۔کپڑے پھٹے' گھر کو آئے۔(نکھٹو خالی ہاتھ ہی گھر لوٹتا ہے۔)

☆ ٹکے کی نہاری میں ٹاٹ کا ٹکڑا۔(سستی چیز میں کوئی عیب ضرور ہوتا ہے۔)

☆ ٹکے کے واسطے مسجد ڈھانا۔(تھوڑے فائدے کے لیے کوئی ناجائز فعل کرنا۔)

☆ ٹکے کی بڑھیا نو ٹکے سر منڈائی۔(کم فائدے کی چیز پر بہت خرچ کرنا پڑے)

☆ ٹوٹکوں سے گاجیں نہیں ٹلتی ہیں۔(معمولی تدبیر سے بڑے کام انجام نہیں پاتے)

☆ ٹوئی موگری' کمہار کے برتنوں کے لیے کافی ہے۔(غریب پر کم زور بھی بھاری ہوتا ہے۔)

☆ ٹوٹے سے ہو گھر کا ٹپا، ٹوٹا گیا تو جاگا نصیبا۔(بدقسمتی دور ہوتے ہی قسمت جاگ جاتی ہے۔)

☆ ٹوم بنا نار ہے ایسے۔بن پانی کھیتی ہے جیسے۔(زیور کے بغیر عورت ایسی ہی ہے جیسے پانی کے بغیر کھیتی۔)

☆ ٹوم لتا جس گھر پاویں۔ ایک چھوڑ دس نار آویں۔(امیر آدمی جتنی چاہے شادیاں رچائے۔)

☆ ٹیڑھی کھیر۔(مشکل کام)

☆ ٹیڑھے کو گھن بھی نہیں لگتا۔(شریر کو آفت بھی نہیں آتی۔)

☆ ٹینٹ آنکھ میں منہ کھر ویلا، کہے پیا میرا چھیل چھبیلا۔(آنکھ میں پھلی، منہ کھردرا میاں اپنی عورت کو چھبیلا دکھائی دیتا ہے۔)

☆ ٹینٹ بار وا کال کے میت، کھائیں اور گائیں گیت۔(قحط میں جو مل جائے وہ غنیمت ہے۔)

ٹھ

☆ ٹھاڑ کھول، نکھٹو آیا۔(کام چور گھر آیا۔)

☆ ٹھاڈے کی جورو سب کی دادی۔غریب کی جورو سب کی بھابی۔(امیر زادی کی سب عزت کرتے ہیں)

☆ ٹھاکر، مالا لکڑ، گنگا جمنا پانی، جب تک من میں سانچ نہ آئے چاروں وید کہانی۔ (دل میں ایمان نہ ہو تو ساری مذہبی باتیں کہانی لگتی ہیں۔)

☆ ٹھالی بنیا تولے باٹ۔(آدمی بے کاری میں فضول کام کرتا ہے۔)

☆ ٹھالی بنیا کیا کرے۔ادھر کے دھان ادھر کو دھرے۔(بے کاری میں انسان فضول کام کرتا ہے۔)

☆ ٹھٹیرے ٹھٹیرے بدلائی۔(برابر کی ٹکر۔ہم چشموں کی رقابت۔)

☆ ٹھنڈا کھائے گرم سے نہائے سائے میں سوئے اس کا دشمن پچھواڑے روئے۔

(حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کرنے والے سے بیماری دور بھاگتی ہے۔)

☆ ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے۔ (دھیمے مزاج کا آدمی تیز مزاج پر غالب آجاتا ہے۔)

☆ ٹھنڈے لوہے بھی کہیں پٹنے سے ڈھیلے پڑے ہیں۔ (زیادہ عمر ہو جانے کے بعد بچوں کی اصلاح نہیں ہوتی۔)

☆ ٹھوکر کھائے بدھ پائے۔ (نقصان اٹھانے سے ہی عقل آتی ہے۔)

☆ ٹھیکے کا کام پھیکا۔ (جو کام ٹھیکے پر کیا جائے وہ پائیدار نہیں ہوتا۔)

☆ ٹھیکرے میں دیا اور ساتھ کھانے لگا۔ (تھوڑی سی رعایت دی اور وہ برابری کرنے لگا۔)

ث

☆ ثابت قدم رہنا۔ (ارادے پر قائم رہنا۔)

☆ ثابت قدم کو سب جگہ تھاؤں۔ (مستقل مزاج کو ہر جگہ ٹھکانا ہے۔)

☆ ثابت نہیں کان۔ بالیوں کا ارمان۔ (کم عقل کو بڑے کام کا شوق چرانا۔)

☆ ثواب کمانا۔ (نیکی کا کام کرنا۔)

☆ ثواب نہ عذاب کمر ٹوٹی مفت میں۔ (بے فائدہ کام۔)

ج

☆ جاٹ کہے سن جاٹنی تو ہے گاؤں میں رہنا، اونٹ بلیا لے گئی تو ہاں جی ہاں کہنا۔ (زبردست کی ہاں میں ہاں ملانا ضروری ہے۔)

☆ جاٹ گنا نہ دے گڑ کی بھیلی دے۔ (تھوڑا نقصان برداشت نہ کرنا اور زیادہ قبول کر لینا۔)

☆ جاٹ مراتب جانیے جب تیر ہویں ہو جائے۔(فسادی سے آخر دم تک شرارت کا اندیشہ رہتا ہے۔)

☆ جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے۔(تدبیر وہی جو کارگر ہو جائے۔)

☆ جاگے سو کاجے۔(ہوشیار آدمی اپنا کام بنالیتا ہے۔)

☆ جاگے گا جو پاوے گا، سووے گا سو کھووے گا۔(ہوشیاری سے کام یابی، کاہلی سے ناکامی)

☆ جامے میں پھولا نہ سمانا۔(نہایت خوش ہونا۔)

☆ جان جائے' پر آن نہ جائے۔(آبرو ہر حالت میں قائم رہنی چاہیے۔)

☆ جان نہ پہچان' بڑی خالہ سلام۔

جان نہ پہچان' میں تیرا مہمان۔(ذرا سی آشنائی پر گہرا تعلق بنانا۔)

☆ جان بچی اور لاکھوں پائے۔(جیتا رہنا ہی غنیمت ہے۔)

☆ جان کا منہ نہیں کرتے، روپے کا منہ کرتے ہیں۔(کنجوس روپیا بچاتا ہے جان نہیں)

☆ جان کی جان گئی، ایمان کا ایمان گیا۔(دین کے رہے نہ دنیا کے۔)

☆ جان کے ساتھ جیوڑا (رسا)۔وہ مصیبت جو عمر بھر ساتھ رہے۔بے جوڑ جوڑا۔)

☆ جان ہے تو جہان ہے۔(زندگی کے ساتھ ہی دنیا کا لطف ہے۔)

☆ جاہل فقیر شیطان کا ٹٹو۔(جاہل پر شیطان سوار رہتا ہے۔)

☆ جائے لاکھ' رہے ساکھ۔(لاکھ کا ٹوٹا پڑ جائے تو پروا نہیں' مگر اعتبار بنا رہے۔)

☆ جب آنکھیں ہوئیں چار تو دل میں آیا پیار

جب آنکھیں ہوئیں اوٹ تو دل میں آیا کھوٹ۔(سامنے الفت پس پشت نفرت)

☆ جب اتاری لوئی' تو کیا کرے گا کوئی۔(جب بے حیا بن گئے تو پھر کسی کی کیا پروا۔)

☆ جب باڑھ ہی کھیت کھائے تو رکھوالی کون کرے۔(اپنے ہی تکلیف دیں' تو غیر کیوں

بچائیں۔)

☆ جب بھاگن کو ہوئے لگائی۔

توڑے کوٹ' پھاندے کے کھائی۔(عورت فرار کی ٹھان لے تو کوٹ اور کھائی اسے نہیں روک سکتے۔)

☆ جب پرجا نہیں تو راجا کہاں۔(رعایا نہ ہوگی تو راجا کیوں کر رہے گا۔)

☆ جب تک بچہ روتا نہیں۔ماں دودھ نہیں دیتی۔(مانگے بن نہ ملے پانی۔)

☆ جب تک بہو کنواری' تب تک ساس واری۔

بہو آئی بیاہی' ساس گئی ماری۔(ساس' بہو کے میکے میں صدقے واری جاتی ہے۔)

☆ جب تک جینا' تب تک سینا۔(انسان کو عمر بھر کام کرنا ہے۔)

☆ جب تک دم' تب تک غم۔(غم زندگی کا ساتھی۔)

☆ جب تک رکابی میں بھات، تب تک تیرا میرا ساتھ۔(مطلب کی دوستی۔)

☆ جب تک سانس' تب تک آس۔(دنیا امید پر قائم ہے۔)

☆ جب خدا دیتا ہے' تو چھپر پھاڑ دیتا ہے۔(خدا دینے پر آئے تو بغیر وسیلے اور ذریعے دیتا ہے۔)

☆ جب دادا مریں گے۔

تب بیل بٹیں گے۔(یہ کام نہ جانیں' کب ہوگا۔)

☆ جب سے اگے بال' تب سے یہی حال۔(بچپن سے ہی یہی کرتوت ہیں۔)

☆ جب کا لیپا دو بہا، اب کا لیپا دیکھو آ۔(پچھلی بات کا کیا ذکر، موجودہ حالت کو دیکھو)

☆ جب ناچنے لگی تو گھونگھٹ کیسا۔(بدنام ہو کر لحاظ کرنا فضول ہے۔)

☆ جب ہاتھ میں لیا کانسا تو روٹیوں کا کیا سانسا۔(بھیک مانگی شروع کر دی تو روٹیوں کی کیا کمی۔)

☆ جتنا اوڑھنا' اتنے ہی پاؤں پھیلانا۔(اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا۔)

☆ جتنا پھلے' اتنا جھکے۔(پھل دار ٹہنی ہمیشہ جھکتی ہے' بلند حیثیت خدا دے تو عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔)

☆ جتنا چھوٹا' اتنا ہی کھوٹا۔ جتنا اوپر' اتنا ہی نیچے۔(اسے چھوٹا نہ سمجھو' یہ بڑا موذی ہے۔)

☆ جتنا چھانو' اتنا ہی کرکرا ہوتا ہے۔(جتنا وہم کرو گے' اتنے ہی نقص کھلتے چلے جائیں گے۔)

☆ جتنا زمین کے اوپر اتنا زمین کے نیچے۔(مفسد، چالاک)

☆ جتنا سانپ لمبا' اتنی گوہ چوڑی۔(دونوں دشمن برابر ہیں۔)

☆ جتنا قریب' اتنا رقیب۔(قریبی ہی حاسد ہوتے ہیں۔)

☆ جتنا گڑ ڈالو گے' اتنا ہی میٹھا ہوگا۔(جتنا خرچ کرو گے' اتنا ہی کام اچھا ہوگا۔)

☆ جتنی چادر دیکھیے اتنے ہی پاؤں پھیلائیے۔(اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔)

☆ جتنے منہ اتنی باتیں۔(ہر شخص کی رائے الگ ہوتی ہے۔)

☆ جدھر رب اُدھر سب۔(اللہ مہربان سب مہربان)

☆ جدھر مولا اُدھر آصف الدولہ۔(خدا مہربان جگ مہربان)

☆ جدھر مولا ادھر دولہ۔(جدھر رب' اُدھر سب۔)

☆ جڑ کاٹیں جائیں۔ پانی دیے جائیں۔(اندر کی دشمنی اور بظاہر ہمدردی۔)

☆ جس برتن میں کھائیں' اسی میں چھید کریں۔

جس ہانڈی میں کھائیں' اسی میں چھید کریں۔

جس ڈالی بیٹھیں' اسی کی جڑ کاٹیں۔(محسن کشی' جس کا کھائیں' اسی کا نقصان کریں۔)

☆ جس تن لگے' وہی تن جانے۔ (جس کو دکھ ہو' وہی اس تکلیف کو جانتا ہے۔)

☆ جس ٹہنی بیٹھے اسی کو کاٹے۔ (جس سے فائدہ اٹھایا اسی کے درپے ہونا)

☆ جس راہ نہیں چلنا۔
اس کے کوس کیا گننا۔ (جو کام کرنا ہی نہیں' اس پر سوچ بچار کیسی۔)

☆ جس رکابی میں کھا' اسی میں چھید کر۔ (جس ہانڈی میں کھائیں' اسی میں چھید کریں۔)

☆ جس کا بنیا یار' اس کو دشمن کیا درکار۔ (بنیے کی دوستی پر بھروسا کرنا' نادانی ہے۔)

☆ جس کا جائے۔
وہی چور کہائے۔ (جس کی چوری ہو' اسی پر شک کرنا۔)

☆ جس کا ڈر' وہی نہیں گھر۔ (پوری آزادی۔)

☆ جس کا کام اسی کو ساجے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔ (جس کا کام' اسی کو زیب دیتا ہے۔)

☆ جس کا کھانا' اس کا گانا۔ (انسان اسی کی تعریف کرتا ہے جس سے فائدہ ہو۔)

☆ جس کی جوتی' اس کے سر۔ (جس کی چیز تھی' اسی پر خرچ ہوئی۔)

☆ جس کا کھانا' اسی پر غرانا۔ (محسن کشی کرنا۔)

☆ جس کا کھائے اس کا گائیے۔ (جس سے فائدہ پہنچے اس کی شکرگزاری کرنی چاہیے)

☆ جس کی دیگ' اسی کی تیغ۔ (جو کھانا دے گا' اسی کے نام کی تلوار چلے گی۔)

☆ جس کی زبان چلے اُس کے ستر ہل چلیں۔ (زبان دراز سب کو دبا لیتا ہے۔)

☆ جس کی گود میں بیٹھنا، اُسی کی داڑھی کھسوٹنا۔ (محسن کو تکلیف دینا۔)

☆ جس کی لاٹھی' اسی کی بھینس۔ (زبردست آدمی کا ہر چیز پر قبضہ ہوتا ہے۔)

☆ جس کی ماں جلے گی اس کی جائی پہلے جلے گی۔ (ماں کا اثر اولاد پر ضرور ہوتا ہے)

☆ جس کے پاس نہیں پیسا، وہ بھلامانس کیسا؟ (مال سے ہی ساری عزت ہے۔)

☆ جس کے پیشے میں ہان، وہ بڑا شیطان۔ (جس کے پیشے میں لفظ ہان آئے وہ بڑا شریر ہوتا ہے۔)

☆ جس کے چار بھیا ماریں دھول چھین لیں روپیا۔ (جس کے بھیا چار ماریں ایک لگیں چار یعنی جس کی جمعیت ہو وہ جو چاہے کرے۔)

☆ جس کے نہیں پھٹی بوائی۔ وہ کیا جانے پیڑ پرائی۔ (کسی کو دکھ کا کیا اندازہ۔)

☆ جس کے سر پر ہتھیار، اس کا کیا اعتبار۔ (سینگ والے جانور کا اعتبار نہیں۔)

☆ جس کے منہ میں چاول ہوتے ہیں، وہ چبا چبا کر خوب باتیں کرتا ہے۔ (دولت مند اتراتا ہے۔)

☆ جس کے ہاتھ ڈوئی۔ اسی کا سب کوئی۔ (دینے والے کی سب خوشامد کرتے ہیں۔)

☆ جس گھر ناری پھوڑی، وہ گھر ٹکا کوڑی۔ (پھوہڑ عورت کا گھر گندا ہی ہوتا ہے۔)

☆ جس نے اپنی ٹوپی اتاری وہ دوسرے کی اتارتے کب ڈرتا ہے۔ (بے عزت دوسروں کی بے عزتی سے چوکتا نہیں۔)

☆ جس نے بیٹی دی، اُس نے کیا اٹھا رکھا۔ (اولاد سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں۔)

☆ جس نے کی شرم، اُس کے پھوٹے کرم۔ (جھجکنے والا محروم رہتا ہے۔)

☆ جس ہانڈی میں کھائیں، اُسی میں چھید کریں۔ (جس سے فائدہ حاصل کرے، اسی کو نقصان پہنچائے۔)

☆ جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ (جسے اللہ نہ مارے اُسے کون مار سکتا ہے۔)

☆ جسے پیا چاہے وہی سہاگن۔ (جسے مالک چاہے وہی سب سے اچھا۔)

☆ جگ درشن کا میلا ہے۔ (دنیا دیکھنے میں خوب صورت ہے۔)

☆ جگ میں دیکھت ہی کا ناتا ہے۔ (دنیا میں میل جول ہی سے تعلق بڑھتا ہے۔)

☆ جگ جگ جیو، دودھ بتاسے پیو۔(زندہ رہو، خوش رہو۔)

☆ جگر جگر ہے اور دگر دگر ہے۔(اپنا اپنا اور غیر غیر ہی ہے۔)

☆ جگنو بے کے گھر میں چراغ۔(غریب کو تھوڑا مل جائے تو غنیمت ہے۔)

☆ جلدی کام شیطان کا۔(جلد بازی سے کام بگڑ جاتا ہے۔)

☆ جل کی مچھلی جل میں ہی بھلی۔(ہر شخص اپنوں میں ہی اچھا لگتا ہے۔)

☆ جماعت سے کرامات ہے۔(اتفاق میں برکت ہے۔)

☆ جمعہ کا نکاح ہفتہ کو طلاق۔(بہت جلد پھوٹ پڑ جانا۔)

☆ جن مولوں آئی، ان مولوں گئی۔(مفت کا مال مفت میں گیا۔)

☆ جنگ زرگری۔(جھوٹ موٹ کی لڑائی۔)

☆ جنگل جاٹ نہ چھیڑے، ہٹی بیچ کراڑ کلال بھوکا ترک نہ چھیڑے، ہو جائے جی کا جنجال۔(جنگل میں جاٹ، دکان پر بنیا اور بھوکے ترک کو نہ چھیڑنا چاہیے، نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔)

☆ جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا۔(پردیس میں سخاوت یا نیک نامی کو کون جانتا ہے۔)

☆ جنم کا منگتا' نام داتا رام۔(پیدائشی منگتا مگر نام دینے والا۔)

☆ جنم کے اندھے اور نام نین سکھ۔(نا قابل ہونے کی صورت میں نام وری کی خواہش۔)

☆ جنم کے ساتھی ہیں' کرم کے ساتھی نہیں۔(ایک ہی وقت پیدا ہوئے مگر مقدر الگ الگ۔)

☆ جو اپنے کام نہ آئے' وہ چولھے میں جائے۔(قیمتی چیز جو کام نہ آئے' فضول ہوتی ہے)

☆ جواری کو اپنا ہی داؤ سوجھتا ہے۔(ہر کسی کا اپنے ہی کام میں خیال اٹکا رہتا ہے۔)

☆ جوانی دیوانی۔ (جوانی میں آدمی نشیب و فراز نہیں دیکھتا۔)

☆ جوانی میں تسبیح، بڑھاپے میں کسبی۔ (خلاف معمول اُلٹی بات۔)

☆ جوانوں کو آئی سستی۔ بڈھوں کو آئی مستی۔ (خلاف معمول کام ہونے لگے ہیں۔)

☆ جوبن تھا، روپ تھا، گاہک تھے سب کوئی۔ جوبن، رتن گنوا کے بات نہ پوچھے کوئی۔ (جوانی، حسن سب کو بھائے، بنی میں کوئی کام نہ آئے۔)

☆ جوبن کی ماتی۔ (سرشار جوانی۔)

☆ جو آگ کھائے گا، انگارے ہگے گا۔ (برے کام کا، برا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔)

☆ جو اپنے کام نہ آئے وہ چولھے میں جائے۔ (جو اپنے کام کا نہیں وہ کسی کام کا نہیں)

☆ جو با من کی پوتھی میں، سو یاروں کی زبان پر۔ (ہم تمھارے دل میں چھپا بھید جانتے ہیں۔)

☆ جو بولے، سو کنڈا کھولے۔ (جو تجویز دے، وہی عمل کرے۔)

☆ جو بولے سو گھی کو جائے۔ (جو تدبیر بتائے، اسی کے ذمے کام۔)

☆ جو بند گیا سو موتی۔ (جو بن گیا وہی اچھا۔)

☆ جو بوؤ گے، وہی کاٹو گے۔ (جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے۔)

☆ جو پھل چکھا نہیں، وہی میٹھا۔ (ان دیکھی چیز، بھلی معلوم ہوتی ہے۔)

☆ جو پہلے مارے سو میری۔ (موقع ہاتھ سے نہیں دینا چاہیے۔)

☆ جو دھرتی پہ آیا اُسے دھرتی نے کھایا۔ (سب کو مرنا ہے۔)

☆ جو جاگے سو پائے۔ (ہوشیار رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔)

☆ جو مرغی موٹی، وہ دم چھوٹی۔ (دولت بڑھی، بخل بھی بڑھا۔)

☆ جو چڑھے گا سو گرے گا۔ جو تیرے گا، سو ڈوبے گا۔ (کام کرنے سے ہی نفع نقصان ہوتا ہے۔)

☆ جو چوری کرتا ہے، وہ موری بھی رکھتا ہے۔ (انجام کی فکر پہلے کر لینا چاہیے۔)

☆ جو خال حد سے بڑھا وہ مسا ہوا۔ (جو چیز حد سے بڑھ جاتے، وہ بدنما ہوتی ہے۔)

☆ جو دوسروں کے لیے کھودے کنواں اس کے لیے کھائی تیار ہے۔ (دوسروں کے لیے نقصان سوچنے والا قدرت سے نقصان اٹھاتا ہے۔)

☆ جو دے گا اُسی کا کھیلے گا۔ (جو خرچ کرے گا اُسی کا مقصد پورا ہوگا۔)

☆ جو راہ بتائے وہی راہ دکھائے۔ (مشورہ دینے والا کام بھی سرانجام دے۔)

☆ جورو ٹٹولے پھینٹ ماں ٹٹولے پیٹ۔ (بیوی بٹوا دیکھے اور ماں کھانا پوچھے۔)

☆ جورو خصم کی لڑائی۔ دودھ کی بالائی۔ (میاں بیوی کی تکرار میں بھی مزہ ہوتا ہے۔)

☆ جورو نہ جاتا اللہ میاں سے ناتا۔ (رن نہ کن اگا نہ پچھا۔ (بن بیاہا۔)

☆ جوڑ جوڑ مریں مال جوائی کھائیں۔
جوائی نہ ہوں۔ خالصے لگ جائیں۔ (کنجوس کا مال مفت میں بٹتا ہے۔)

☆ جو سر اُٹھا کے چلے گا ٹھوکر کھائے گا۔ (جو غرور کرے گا ذلیل ہوگا۔)

☆ جو سحری کھائے وہی روزہ رکھے۔ (جو فائدہ اٹھا رہا ہے، وہی محنت کرے۔)

☆ جو سوئے گا وہ روئے گا۔
جو جاگے گا وہ پائے گا۔ (غافل پچھتاتا اور ہوشیار پاتا ہے۔)

☆ جو کرنا سو بھرنا۔ (خود کردہ را چہ علاج۔)

☆ جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔ (جو بھونکتے ہیں وہ کاٹتے نہیں۔)

☆ جو گڑ کھائے وہ کان چھدائے۔ (انسان لالچ میں آ کر کام کرتا ہے۔)

☆ جوگی کس کا میت۔ (فقیر کسی کے دوست نہیں ہوتے۔)

☆ جو ماں سے سوا چاہے وہ پھاپھا کٹنی۔ (ماں سے زیادہ محبت جتانا بناوٹ ہے)

☆ جو من بسے وہ سپنے دسے۔ (جو دل سے پسند ہو وہ خواب میں بھی دکھائی دیتا ہے)

☆ جو میرے ہے سورا جا کے نہیں۔ (کم ظرفی سے اپنے آپ کو بڑا جاننا۔)

☆ جو نہ بھائے آپ کو وہ دے بھو کے باپ کو۔ (دوسرے کو ناکارہ چیز دینا۔)

☆ جو نہ بھائے آپ کو وہ بڑی بہو کے باپ کو۔ (اپنی ناپسند کی چیز اوروں کے لیے تجویز کرنا۔)

☆ جوں جوں کملی بھیگے، توں توں بھاری ہو۔ (ٹھوکروں کے بعد آدمی سنبھلتا ہے۔)

☆ جونک ماٹی میں رہے، تو بھی لہو پیتی ہے۔ (برا آدمی، برا ہی ہوتا ہے۔)

☆ جوؤں کے ڈر سے گدڑی نہیں پھینکتے۔ (معمولی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔)

☆ جو ہانڈی میں سو ڈوئی میں۔ (دل کی سوچی زبان پر آتی ہے۔)

☆ جو فروش گندم نما۔ (گیہوں دکھا کر جو بیچنے والا۔)

☆ جواب جاہلاں باشد خموشی۔ (جاہلیت کا جواب خموشی ہے۔) ملاوٹ کرنے والا

☆ جوانی رانڈ، بوڑھے سانڈ۔ (جوان مر رہے ہیں اور بوڑھے موٹے تازے ہو رہے ہیں۔ زمانے کی کرنی دیکھو۔)

☆ جوانی دیوانی۔ (جوانی میں آدمی دیوانہ ہوتا ہے۔)

☆ جوڑ جوڑ مر جائیں گے، مال جنوائی کھائیں گے۔

جو جنوائی نہ ہوں گے تو خالصے لگ جائیں گے۔ (کنجوس کا مال ضائع ہوتا ہے۔)

☆ جوگی جوگی لڑیں کھپر و کا نقصان۔ (بڑوں کی تکرار میں چھوٹوں کا ضرر ہوتا ہے۔)

☆ جوؤں کے مارے گدڑی نہیں چھوڑی جاتی۔ (ادنیٰ تکلیف کی وجہ سے بڑا مطلب نہیں کھوتے۔)

☆ جہاں پھول وہاں کانٹا۔ (دکھ سکھ ساتھ ساتھ۔)

☆ جہاں جائے بھوکا وہیں پڑے سوکھا۔ (غریب کی ہر جگہ مصیبت ہے۔)

☆ جہاں چار برتن ہوتے ہیں، کھٹکتے بھی ہیں۔ (جہاں چند آدمی ہوتے وہاں تکرار ہوتی

جاتی ہے۔)

☆ جہاں دیکھی روٹی' وہاں منڈائی چوٹی۔(فائدہ دیکھ' بے عزتی برداشت کرنا۔)

☆ جہاں دیکھے توا پرات' وہاں گائے ساری رات۔(حیلہ ساز اپنا ٹھکانا بنالیتا ہے۔)

☆ جہاں دلہا وہاں برات۔(آدمی اپنے سردار کے ساتھ رہتا ہے۔)

☆ جہاں دیکھے توا پرات وہاں گاوے ساری رات۔(غرض مند اپنے فائدے کو دیکھتا ہے۔)

☆ جہاں راجا مٹھ بولتا وہیں گھنیرے لوگ۔(خوش اخلاقی سے لوگ کھنچے چلے آتے ہیں)

☆ جہاں روکھ نہیں وہاں ارنڈ ہی روکھ۔(عمدہ چیز نہ ہو تو بری چیز اچھی گنی جاتی ہے)

☆ جہاں ستیاناس وہاں ساڑھے ستیاناس۔(بربادی ہوئی، کم وبیش کی کیا پروا۔)

☆ جہاں سردار وہاں خدمت گار۔(خوشامدی ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔)

☆ جہاں سو وہاں سوا سو۔(سو سے کام نہ چلے تو زیادہ دے کر کام نکال لینا چاہیے۔)

☆ جہاں سوئی نہ جاتے وہاں موئل گھیڑنا۔(بے حد جھوٹ بولنا۔)

☆ جہاں کا پانی پیئے' وہاں کی بولی بولے۔(جیسا دیس' ویسا بھیس۔)

☆ جہاں کا مردہ' وہیں کی گور۔(جہاں کا جھگڑا' وہی نمٹتا ہے۔)

☆ جہاں کانسا وہاں بجلی۔(جہاں مال ہوتا ہے وہاں چور آئے ہیں۔)

☆ جہاں گڑ ہوگا وہاں مکھیاں آئیں گی۔(جہاں کھانے کو ملے' وہاں کھانے والے پہنچ رہتے ہیں۔)

☆ جہاں گڑھا ہوتا ہے وہیں پانی مرتا ہے۔(جہاں نقص ہو، لوگوں کی توجہ وہی ہوتی ہے۔)

☆ جہاں گل وہاں خار۔(خوشی اور رنج دونوں ساتھی ہیں۔)

☆ جہاں گنج' وہاں رنج۔(دولت اور پریشانی ساتھ چلے۔)

☆ جہاں مرغا نہیں' وہاں صبح نہیں۔(کسی کے نہ ہونے سے کار جہاں نہیں رکتا۔)

☆ جہاں نشیب ہوگا وہیں پانی مرے گا۔(جہاں کچھ نقص ہوگا لوگ اسی کی گرفت کریں گے۔)

☆ جہاں ننانوے گھڑ دودھ کے ہوں گے وہاں ایک گھڑا پانی کیا جانا جائے گا۔ (امیروں میں غریب کی کیا حیثیت۔)

☆ جیب میں نہیں کھلی' چھیلا پھرے گلی گلی۔(مفلسی میں خود کو امیر ظاہر کرنا۔)

☆ جیٹھ دیوانی اپنے کاموں سیانی۔(باتیں پاگلوں کی سی مگر اپنے مطلب میں ہوشیار۔)

☆ جیت تمھاری' ہار ہماری۔(ہر شرط پر معاملہ رکھنے کو تیار۔)

☆ جیتی مکھی نگلنا۔(دانستہ اذیت سہنا۔)

☆ جیتے آسا' موئے نراسا۔(زندگی امید سے ہے' مرجانے پر کچھ نہیں۔)

☆ جیتے پتا کی پوچھے نہ بات۔مرے پتا کو دودھ اور بھات۔(زندگی باپ کی ناقدری اور دکھاوے کو حلوے مانڈے تقسیم کرنا۔)

☆ جیتے تھے تو لیکھوں بھرے' مر گئے تو موتیوں جڑے۔(باکمال انسان کی قدر' اسی کے مرنے کے بعد ہوتی ہے۔)

☆ جیتے جی کے سب ہیں۔(زندگی ہی میں ساتھ ہے۔)

☆ جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی۔(دیدہ دانستہ بے ایمانی نہیں ہوتی۔)

☆ جیٹھ' جیٹھانی اور دیور' سب مطلب کے میت۔مطلب بن کوئی نہ رکھے' کسی کے پیت۔(دنیا مطلب کی او یار۔)

☆ جی جلائے' گھی نہ جلائے۔(کنجوسی پر جان دینا۔)

☆ جیجا کے مال پر سالے متوالے۔(دوسروں کے مال پر شیخی بگھارنے والے۔)

☆ جیسا باپ ویسا بیٹا۔(اولاد پر خاندان کا اثر ہوتا ہے۔)

☆ جیسا تیرا لینا دینا' ویسا میرا کام کاج۔(تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔)

☆ جیسا دودھ' ویسی بدھ۔(باپ پر پوت' پتا پر گھوڑا۔ بہت نہیں تھوڑا تھوڑا۔ عقل توارث کے مطابق ہوتی ہے۔)

☆ جیسا دیس ویسا بھیس۔(جہاں رہنا' وہی کے طریقے اختیار کرنا۔)

☆ جیسا راجا' ویسی پرجا۔(راعی پر رعایا۔)

☆ جیسا سوئی چور ویسا بجر چور۔(موتی اور جواہرات کی چوری۔ ہر دو چوری ہے۔)

☆ جیسا کرو کے ویسا بھرو گے۔(نیکی کا بدلا نیک اور بدی کا بد۔)

☆ جیسا کن بھر' ویسا من بھر۔(چاول سے دیگ کا اندازہ۔)

☆ جی کہو' جی سنو!(جی کو جی ہے۔)عزت کرو عزت کروالو

☆ جیسا منہ ویسی بات۔(انسان اپنی اہلیت کے مطابق بات کرتا ہے۔)

☆ جیسا منہ' ویسا تھپڑ۔(جس قابل ہو' اسی طرح کا سلوک۔)

☆ جیسی وائی آپ چھنال۔ ویسے جانے سب سنسار۔(برے کو سب برے سوجھتے ہیں۔)

☆ جیسی ذات ویسی بات۔(جیسا منہ ویسا تھپڑ)

☆ جیسی روح ویسے فرشتے۔(جیسی نیت ویسا پھل۔)

☆ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔(جیسا کرو گے' ویسا بھرو گے۔)

☆ جیسی کہیے ویسی سنیے۔(انسان اچھی بات کا اچھا اور بری بات کا برا جواب پاتا ہے)

☆ جیسے کنتھا گھر رہے' ویسے رہے بدیش۔(نکھٹو خاوند کا پاس رہنا اور پردیس میں جانا برابر ہے۔)

☆ جیسی گئی تھی' ویسی آئی۔ حق مہر کے سوا کچھ نہ لائی۔(شادی ناکام ہو گئی۔)

☆ جیسی مائی' ویسی جائی۔ (ماں جیسی بیٹی)

☆ جیسی نیت' ویسی مراد۔ (نیت کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔)

☆ جیوے میرا بھائی' گلی گلی ملے بھرجائی۔ (بھائی زندہ رہے' دلھنیں بہت۔)

جھ

☆ جھاڑ سے چھوٹا پہاڑ میں اٹکا۔ (ایک مشکل سے نکل کر اس سے زیادہ مشکل میں پھنسا۔)

☆ جھانٹ اکھاڑے مردہ ہلکا نہیں ہوتا۔ (تھوڑی سی مدد سے کام نہیں چلتا۔)

☆ جھٹ پٹ کی گھانی' آدھا تیل آدھا پانی۔ (جلد بازی میں کام بگڑتا ہے۔)

☆ جھوٹا کھاتے ہیں میٹھے کے لالچ۔ (مزے کی خاطر قابل نفرت چیز کھانا۔)

☆ جھک چلے تو ٹوٹے کا ہے۔ (عاجزی سے نقصان نہیں ہوتا)

☆ جھکے کوئی اُس سے جھک جائیے۔

رکے کوئی اُس سے رک جائیے۔ (اچھے اخلاق کا جواب خوش اخلاقی سے دیجیے۔)

☆ جھگڑا جھوٹا' قبضہ سچا۔ (قبضہ' جھگڑے پر غالب رہتا ہے۔)

☆ جھگڑے کی باتیں تین' زن' زر اور زمین۔ (اکثر جھگڑے' عورت' زمین یا روپے پیسے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔)

☆ جھوٹ برابر پاپ نہیں۔ (جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔)

☆ جھوٹ کی ناؤ' نہیں چلتی۔ (جھوٹا' کامیاب نہیں ہوتا۔)

☆ جھوٹ کے پاؤں کہاں۔ (جھوٹ آخر کار ظاہر ہو جاتا ہے۔)

☆ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ (جھوٹی بات جلد ظاہر ہو جاتی ہے۔)

☆ جھوٹ کی ناؤ نہیں چلتی۔ (جھوٹ سے کام نہیں چلتا۔)

☆ جھوٹا کھاتے ہیں میٹھے کے لالچ۔ (فائدہ کے لیے تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے۔)

☆ جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے۔(جھوٹ کبھی بھی پھلتا پھولتا نہیں۔)

☆ جھوٹے کا منہ کالا۔ سچے کا بول بولا۔(سچائی کی فتح ہوتی ہے۔)

☆ جھوٹے کے آگے سچا رو پڑتا ہے۔(جھوٹے کے آگے سچے کا بس نہیں چلتا۔)

☆ جھونپڑی میں رہنا' محلوں کے خواب دیکھنا۔(بلند خیالی۔)

چ

☆ چادر تھوڑی پاؤں پھیلائے بہت۔(آمدنی کم خرچ زیادہ۔)

☆ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا۔(بساط کے موافق گزراوقات کرنا۔)

☆ چادر سے باہر پاؤں پھیلانا۔(بساط سے باہر کام کرنا۔)

☆ چار برساتیں زیادہ دیکھی ہیں۔(زیادہ تجربہ ہے۔)

☆ چارپائی پر پڑنا۔(صاحب فراموش ہونا' بیمار پڑنا۔)

☆ چار دن چاندنی، چار دن اندھیاری(عروج وزوال ساتھ ساتھ۔)

☆ چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ۔(بہت قدر تھوڑے دن رہتی ہے۔)

☆ چار دن کی چاندنی' پھر اندھیری رات۔(عیش چند روزہ ہوتا ہے۔)

☆ چار دن کی کوتوالی' پھر وہی کھرپا اور جالی۔(عارضی مقام ومرتبہ۔)

☆ چار کانے آنا۔(داؤ کا حسب مراد نہ پڑنا۔ جوسر بازی میں تین پانسوں میں چار نقطے آتے ہیں کہ ایک پانسے میں دو صفر اور دو پانسے میں ایک ایک، تو چار کانے کہتے ہیں۔)

☆ چار کے کاندھے پر جانا۔(جنازہ نکلنا۔)

☆ چار مرغ خلیل۔(کبوتر' کوا' مرغ' مور۔ ان چار پرندوں کو خلیل اللہ حضرت ابراہیمؑ نے ذبح کر کے گوشت ملایا اور پھر چاروں کو پکارا تو خدا کے حکم سے چاروں زندہ ہوکر آ گئے۔)

☆ چاک اترا ہوا پھر نہیں چڑھتا۔(بگڑا ہوا کام پھر نہیں بنتا۔)

☆ چاکری میں آکری (سستی) میں کیا۔ (نوکری میں سستی نہیں چاہیے۔)

☆ چام پیارا نہیں، کام پیارا ہے۔ (خوب صورتی کی نسبت، نیک سیرتی زیادہ قابل قدر ہے۔)

☆ چام کے دام چلانا۔ (نہایت رعب داب اور حکومت سے کام لینا۔)

☆ چاند آسمان پر چڑھا سب نے دیکھا۔ (ظاہر اور واضح کو چھپانا ناممکن ہوتا ہے۔)

☆ چاند پر تھوکا، اپنے منہ پر۔ (بے گناہ پر عیب لگانے والا خود ذلیل ہوتا ہے۔)

☆ چاند پر خاک ڈالو تو اپنے منہ پر پڑے۔ (اپنی ہی تذلیل ہوتی ہے۔)

☆ چاند چڑھے، دنیا دیکھے۔ (ظاہر بات، ساری دنیا پر کھل جاتی ہے۔)

☆ چاند چڑھے کل عالم دیکھے۔ (ظاہر بات کسی سے مخفی نہیں رہتی۔)

☆ چاہ کن را چاہ در پیش۔ (جو دوسروں کے لیے خرابی کی تدبیر کرتا ہے، خود اسی آفت میں مبتلا ہوتا ہے۔)

☆ چاہنے کے نام سے گدھی نے گھاس کھانا چھوڑ دیا۔ (تعریف سے غرور آنا۔)

☆ چپ آدمی اور بندھے پانی سے ڈرنا چاہیئے۔ (دونوں خطرناک ہوتے ہیں۔)

☆ چبا چبا کر باتیں کرنا۔ (طنزیہ باتیں کرنا۔)

☆ چپ کی داد خدا دیتا ہے۔ (صبر کا پھل خدا سے ملتا ہے۔)

☆ چپڑی اور دو دو۔ (اچھی چیز اور زیادہ۔)

☆ چپے جتنی کوٹھڑی، میاں محلے دار۔ (معمولی حیثیت پر اکڑنا۔)

☆ چٹ میری منگنی پٹ میرا بیاہ۔ (ٹوٹ گئی ٹنگڑی رہ گیا بیاہ۔ (اس کے بھید نیارے نے۔)

☆ چٹ منگنی، پٹ بیاہ۔ (فوراً عمل ہونا۔)

☆ چراغ تلے اندھیرا۔ (قربت داروں کا محروم رہنا۔)

☆ چراغ سے چراغ جلنا۔ (ایک شخص کو دوسرے سے فیض ملنا۔)

☆ چراغ گل' پگڑی غائب۔(موقع ملا اور مال اڑایا۔)

☆ چراغ لے کر ڈھونڈنا۔(کسی کی تلاش میں خاک چھاننا۔)

☆ چراغ میں بتی پڑی۔لاڈو میری سیج چڑھی۔(سر شام سو جانا۔)

☆ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔(عقل مند کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس کا نتیجہ ندامت ہو۔)

☆ چربی چھائی آنکھن میں۔ناچنے لگی آنگن میں۔(کمینے پن پر اترانا۔)

☆ چرسی یار کس کے دم لگایا اور کھسکے۔(مطلب نکلنے پر آنکھیں پھیر لینا۔)

☆ چڑھ جا بیٹا سولی!رام بھلا کرے گا۔(دوسروں کو اکسانا۔)

☆ چڑھے چاک چاہے سو اتار لو۔(کام جاری ہو تو اس وقت جو کام چاہو کرو۔

☆ چڑیا کا دودھ۔(ناممکن بات)حکومت کے وقت سب کچھ ہو سکتا ہے)

☆ چڑی ماروں کا ٹولا۔بھانت بھانت کا پنچھی بولا۔(سب کی رائے مختلف۔)

☆ چڑی مار ہمیشہ بھوکے ننگے رہتے ہیں۔(غریبوں پر ظلم ڈھانے والے پھلتے پھولتے نہیں۔)

☆ چشم ما روشن دل ما شاد۔(بہت خوشی سے منظور ہے۔ہماری عین راحت ہے)

☆ چغل خور' خدا کا چور۔(چغل خور' قابل نفرت ہوتا ہے۔)

☆ چکنا دیکھ' پھسل پڑے۔(خوبصورت انسان دیکھ کر مر مٹے۔)

☆ چکنا گھڑا' بوند پڑی' پھسل گیا۔(نصیحت کا ذرا اثر نہیں۔)

☆ چکنا منہ' پیٹ خالی۔(بظاہر امیری مگر پیٹ خالی۔)

☆ چکنے گھڑے پر بوند نہیں ٹھہرتی۔(بے غیرت شرمندہ نہیں ہوتا۔)

☆ چکنے منہ کو' سبھی چومتے ہیں۔(امیر اور خوب صورت کی ہر جگہ قدر و منزلت ہوتی ہے۔)

☆ چل نہ سکوں مرا کدّ ن (کودنے والا) نام۔ (طاقت سے زیادہ دعویٰ کرنا)

☆ چلتی پھرتی چھاؤں۔ (جلد ختم ہونے والی۔)

☆ چلتی کا نام گاڑی ہے۔ (کام سے نام ہے۔)

☆ چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا۔ (چلتے کام میں روڑا اٹکانا۔)

☆ چلتے بیل کے آر لگانا۔ (کام کرنے والے کو روکنا۔)

☆ چلتے کا نام گاڑی بیٹھے کا نام ہو کھلی۔ (جب تک کام چلا جائے اسی وقت تک اطمینان ہے۔)

☆ چلموں پر آگ رکھنا۔ (خدمت کرنا۔)

☆ چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا۔ (شرمندگی کا احساس ہونا۔)

☆ چلو میں سمندر نہیں سماتا۔ (کم ظرف سے بڑا کام نہیں ہوسکتا۔)

☆ چلی چلی بی ماکھو آئیں۔ (پھیلتے پھیلتے یہاں تک بات پھیلی)

☆ چمار کو عرش پر بھی بیگار۔ (غریب کی ہر جگہ کم بختی ہے۔)

☆ چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے۔ (کنجوس جان دے پر پیسا خرچ نہ کرے۔)

☆ چمک بن ہیرا نہیں، دمک بن عورت نہیں۔ (ہر چیز میں اس کی اصلیت موجود ہونی چاہیے۔)

☆ چمگادڑ کے گھر لنگور آئے، ہم بھی لٹکیں تم بھی لٹکو۔ (میزبان اور مہمان ایک جیسے ہیں۔)

☆ چنا اور چغل منہ لگا برا۔ (عادت جاتی نہیں)

☆ چندن کی چٹکی بھلی، گاڑی بھرا نہ کاٹھ۔ (ذرا بھر صندل گاڑی بھرے ایندھن سے بہتر ہے۔)

☆ چنے چبالو یا شہنائی بجالو۔ (دونوں کام ایک ساتھ نہیں ہوسکتے۔)

☆ چنے کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔ (مجرم کے ساتھ بے گناہ کی بھی شامت آئی۔)

☆ چنبیلی چاؤ میں آئی لڑکے بالے ساتھ لائی۔(منہ لگایا کمینہ سر پر چڑھا)

☆ چندے آفتاب چندے ماہتاب۔(خوبصورت، چمک دمک میں چاند، سورج سے سوا ہے۔)

☆ چندیں مدت خدائی کردی گاؤ خر آنشناختی۔(ماہر، کسی معمولی بات میں تمیز نہ کرے)

☆ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔(اس پر اسے کون مسلمان کہے۔)

☆ چوٹی (اٹھائی گیر) کتیا جلیبوں کی رکھوالی۔(خائن کے سپرد امانت)

☆ چور جاتے رہے کہ اندھیاری۔(چور بھی آجائے گا جب اندھیرا چھا جائے گا۔)

☆ چور' چوری سے گیا' ہیرا پھیری سے نہ گیا۔(بری عادت چھوڑنے پر بھی' کچھ اثر باقی رہتا ہے۔)

☆ چور چراوے اور گردن ہلاوے۔(برا کام کرنے کے بعد انکاری ہونا۔)

☆ چور سے کہے چوری کر، شاہ سے کہے تیرا گھر لٹا۔(چور سے کہیں مو ہیں، شاہ سے کہیں جاگ، یعنی خود ہی نقصان کرنا، خ دبنا۔)

☆ چور کا بھائی' گٹھ کٹا۔(برے کا دوست برا۔)

☆ چور کا شاہد چراغ۔بھ. کھول دینے والا۔)

☆ چوری کا گڑ' میٹھا۔(حرام میں لذت ہوتی ہے۔)

☆ چور کا مال سب کوئی کھائے۔چور کی جان اکارت جائے۔(چور کو خمیازہ خود ہی بھگتنا پڑتا ہے۔)

☆ چور کو چور ہی سوجھتا ہے۔(ہر شخص دوسرے کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے)

☆ چور کی داڑھی میں تنکا۔(مجرم ہر بات' اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔)

☆ چور کی ماں' کوٹھی میں سر دے اور روئے۔(چھپ کر ہی رونا ہے۔ بھاک کر سامنے کیا کہے۔)

☆ چور کے پیر کہاں۔ (مجرم کو استقلال نہیں ہوتا۔)

☆ چور کے گھر پڑے مور۔ (چالاک کو بھی دھوکا دینے والا۔)

☆ چوری اور سینہ زوری۔ (قصور بھی اور سرکشی بھی۔)

☆ چوری کا گڑ میٹھا۔ (مفت کا مال سب کو پیارا ہوتا ہے۔)

☆ چولھے آگ نہ گھڑے پانی۔ (نہایت مفلسی۔)

☆ چولھے کی میری، پرات کی تیری۔ (اچھی چیز اپنے لیے۔)

☆ چولی دامن کا ساتھ۔ (قریب کی دوستی۔)

☆ چومتے ہی گال کاٹا۔ (ابتدا کرتے ہی نقصان پہنچایا۔)

☆ چون کا حاکم بھی برا ہوتا ہے۔ (ادنیٰ حاکم سے ڈرنا چاہیے۔)

☆ چونی بھی کہے، مجھے گھی سے کھاؤ۔ (قابلیت سے بڑھ کر تعظیم کا طالب۔)

☆ چونے جانے چور کی سار۔ (چور کو چور ہی پہچان سکتا ہے۔)

☆ چوہے کا بل ڈھونڈنا۔ (جائے قرار تلاش کرنا۔)

☆ چوہے کا جنا، بل ہی ڈھونڈتا ہے۔ (ہر کوئی اپنی اصلیت پر جاتا ہے۔)

☆ چوہا بل میں جاتا نہیں، دم سے باندھا چھاج۔ (بے تکا کام کرنا۔)

☆ چوہے کے ہاتھ ہلدی لگی، وہ بھی پنساری بن بیٹھا۔ (کم ظرف، اپنی امارت پر اتراتا ہے۔)

☆ چیر و چار، بگھار و پانچ۔ (خوب موٹا تازہ۔)

☆ چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں! (فضول خرچ کے روپیا کہاں!)

☆ چیونٹی کی آواز، عرش تک۔ (کم زور کی فریاد خدا تعالیٰ خود سنتے ہیں۔)

☆ چیونٹی کے پر نکلنا۔ (شامت کے دن قریب آنا۔)

☆ چیونٹیوں بھرا کباب۔ (جھگڑے کی چیز۔ بال بچے دار مرد کی شادی۔)

چھ

☆ چھاتی پر پتھر رکھنا۔(صبر کرنا۔)

☆ چھاتی پر سانپ لوٹنا۔(بدلے کے لیے بے قرار ہونا۔) چھاتی پر مونگ دلنا۔(رنج میں اضافہ کرنا۔)

☆ چھاج بولے سو بولے، چھلنی کیا بولے؟ جس میں ستر سو چھید۔(بے عیب کا پردہ خاموشی میں ہے۔)

☆ چھاج بولا تو بولا چھلنی بھی بولے جس میں بہتر سو چھید۔(عیب دار بھی بے عیب کی برابری کرے۔)

☆ چھایا بڑی مایا ہے۔(اپنی چھت کا سایہ بڑی غنیمت ہے۔)

☆ چھپر پر پھونس نہ ہونا۔(مفلسی ہونا۔)

☆ چھٹی کا دودھ یاد آنا۔(اپنا بچپن یاد آنا۔)

☆ چھٹی کے پوتڑے اب تک نہیں سوکھے۔(ابھی بچے اور نا تجربہ کار ہو۔)

☆ چھٹناک بھر دھنیا، خیر آبادی کوٹھی۔(ذرا سے سرمائے پر اترانا۔)

☆ چھچھوندر کے سر میں چنبیلی کا تیل۔(ادنیٰ درجے کے آدمی کو اعلیٰ مرتبہ مل جانا۔)

☆ چھری بھلی نہ کٹاری۔(کوئی مصیبت اچھی نہیں۔)

☆ چھری خربوزے کی دوستی۔(اپنا ہی نقصان۔)

☆ چھلنی کیا بولے جس میں بہتر سو چھید۔(عیب دار اپنا عیب دیکھے۔)

☆ چھوٹا سب سے کھوٹا۔(چھوٹے قد کا آدمی بڑا شریر ہوتا ہے۔)

☆ چھوٹا گھر بڑا اسم ھیانہ۔(نام بڑا اور حیثیت کچھ نہیں۔)

☆ چھوٹے گاؤں سے ناتہ کیا۔(چھوٹے تعلق سے کوئی واسطہ نہیں۔)

☆ چھیلا پھرے گلی گلی، جیب میں نہیں کھیل کی ڈلی۔(غربت میں غرور)

☆ چھینکتے ہی ناک کٹی۔(سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔)

ح

☆ حاتم کی قبر پر لات مارنا۔(نہایت سخاوت کرنا۔)

☆ حاجت مشاطہ نیست روے دل آرام را۔(خوبصورت کو آرائش کی ضرورت نہیں)

☆ حاضر میں حجت نہیں۔غائب کی تلاش نہیں۔(حاضر' حاضر خدمت ہے۔)

☆ حاکم چون کا بھی برا۔(ادنیٰ حاکم سے بھی ڈرنا چاہیے۔)

☆ حاکم کے تین' شحنہ کے نو۔(حاکم مرتشی کے اہل کار اس سے بڑھ کر مرتشی ہوتے ہیں۔)

☆ حکم ہارے اور منہ ہی منہ مارے۔(افسر کی غلطی ہو تو بھی نقصان ماتحت ہی کو اٹھانا پڑتا ہے۔)

☆ حال کا نہ قال کا روٹی چمچہ دال کا۔(نکما آدمی)

☆ حال میں قال دہی میں موسل۔(بے محل دخل دینا۔)

☆ حج کا حج' بنج کا بنج۔(کار خیر سے مالی فائدہ بھی ہونا۔)

☆ حرام چالیس گھر لے کر ڈوبتا ہے۔(بدکاری کا اثر دور دور پہنچتا ہے۔)

☆ حرام زادے کی رسی دراز ہے۔(بدمعاش بہت زندہ رہتا ہے۔)

☆ حرام کوٹھے پر پکارتا ہے۔(بری بات خود بخود مشہور ہو جاتی ہے۔)

☆ حرام کی کمائی حرام میں گنوائی۔(حرام کا مال برے کاموں میں ہی خرچ ہوتا ہے۔)

☆ حرکت میں برکت ہے۔(کام کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔)

☆ حساب جو جو' بخشش سو سو۔(حساب کوڑی کوڑی کا اور بخشش جس قدر چاہے۔)

☆ حضور کا نوکر ہوں بینگن کا نوکر نہیں۔(حضور کی ہاں میں ہاں ملانا۔)

☆ حقہ پانی بند کرنا۔(برادری سے خارج کرنا۔)

☆ حقے کی ماری آگ، باقی کا مارا گاؤں۔(حقہ آگ کا اور مال گزاری گاؤں کی تباہی ہے۔)

☆ حکم حاکم مرگ مفاجات۔موت سے فرار اور حاکم کا حکم ٹالنا مشکل ہے۔

☆ حلال میں حرکت حرام میں برکت۔(الٹی بات زمانے کی نیرنگی۔)

☆ حلق سے نکلی منہ میں پڑی۔(بات منہ سے نکل کر، مشہور ہو جاتی ہے۔)

☆ حلق سے نکلی، حلق میں پڑی۔(بات منہ سے نکلتے ہی مشہور ہو جاتی ہے۔)

☆ حلق کا نہ تالو کا یہ مال میاں لالو کا۔(چیز خود نہ کھانا اور ضائع ہو جانا۔)

☆ حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ۔(بیگانے مال پر عیش وعشرت۔)

☆ حلوے، مانڈے سے کام رکھنا۔(ہر حالت میں اپنے مطلب سے غرض۔)

☆ حمام میں سب ننگے۔(ایک ہی برائی میں سب مبتلا۔)

☆ حمائتی کی گھوڑی عراقی کے لات مارتی ہے۔(حمایت سے حوصلہ بلند ہو جاتا ہے۔)

☆ حوض بھرے فوارہ چھوٹے۔(آمدنی ہو تو خرچ بھی ہو۔)

☆ حیاوالا اپنی حیا سے ڈرا۔بے حیا جانے مجھ سے ڈرا۔(بدمعاش شرافت سے اور سر چڑھتا ہے۔)

خ

☆ خارشتی کتیا مخمل کی جھول۔(بدشکل آدمی عمدہ لباس)

☆ خاک ڈالے، چاند نہیں چھپتا۔(برائی سے کسی کی خوبی نہیں چھپتی۔)

☆ خاک نہ دھول، بکائن کا پھول۔(شیخی ہی شیخی ہے اور کچھ بھی نہیں۔)

☆ خال جو بڑھا، مسا ہوا۔(اعتدال سے بڑھی چیز بدنما ہو جاتی ہے۔)

☆ خالی سے بیگار بھلی۔(بے شغل سے مفت کام کرنا بہتر ہے۔)

☆ خالہ جی کا گھر نہیں۔(آسان کام نہیں ہے۔)

☆ خالہ کا دم اور کواڑ کی جوڑی۔ (تنہائی ظاہر کرنا۔)

☆ خالہ کی مہمانی، ہاتھ ڈال پچھتانی۔ (پچھتاوے کے سوال کچھ نہیں۔)

☆ خالی بنیا کیا کرے، اس کوٹھی کے دھان اس میں کرے۔ (کام کی لت پڑ جائے، تو کچھ کیے بغیر رہا نہیں جاتا۔)

☆ خالی ہاتھ منہ کو نہیں جاتا۔ (فائدے کے بغیر کوئی کام نہیں کیا جاتا۔)

☆ خام کو کام سکھاتا ہے۔ (اناڑی کرنے سے ماہر ہو جاتا ہے۔)

☆ خان خانان جن ے کھانے میں بطانہ۔ (خاں خانان جب کسی غریب کو کھانا بھیجتے تو اس میں اشرفیاں بطانہ (چھپا) کر دیتے تھے۔)

☆ خدا امیر کے پڑوس میں قبر بھی نہ بنوائے۔ (امیر آدمی کی ہمسائیگی غریب کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے۔)

☆ خدا بھوکا اٹھاتا ہے، بھوکا سلاتا نہیں۔ (خدا ہر ایک کو روزی دیتا ہے۔)

☆ خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ (خدا کی عنایت کسی کی محتاج نہیں)

☆ خدا سر پر دو سینگ دے تو وہ بھی سہے جاتے ہیں۔ (خدا کی دی مصیبت برداشت کرنا پڑتی ہے۔)

☆ خدا شکر خورے کو شکر ہی دیتا ہے۔ (خدا ہر شخص کو اس کے حوصلے کے موافق دیتا ہے)

☆ خدا کو دیکھا نہیں تو عقل سے پہچانا۔ (عقل سے بہت کچھ باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں)

☆ خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔ (خدا کے بھید کوئی نہیں جانتا۔)

☆ خدا کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری۔ (اللہ تعالیٰ بصیر ہے اس سے نہ ڈرنے والا مخلوق سے کب چوکتا ہے۔)

☆ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ (خدا کی پکڑ اچانک ہوتی ہے۔)

☆ خدا کے ہاں سے پھر کر آنا۔ (مشکل سے بچنا۔)

☆ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ (خدا کمینے کو اختیار نہ دے۔)

☆ خدا لڑنی رات کرے بچھڑنی کرے۔ (اکٹھے رہیں خواہ لڑتے رہیں۔)

☆ خدا مہربان تو کل مہربان۔ (خدا مہربان ہو تو جگ مہربان ہوتا ہے۔)

☆ خدا واسطے بلی بھی چوہا نہیں مارتی۔ (ہر شخص اپنے فائدے کے لیے کام کرتا ہے۔)

☆ خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف۔ (عموماً جھکاؤ سسرال کی طرف ہوتا ہے)

☆ خدمت سے عظمت ہے۔ (کام کرنے سے مقام ملتا ہے۔)

☆ خربوزہ چھری پر گرے یا چھری خربوزے پر گرے، ضرر خربوزے کو پہنچے۔ (کم زور کی ہر طرح شامت ہے۔)

☆ خربوزے کو دیکھ' خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ (انسان جیسی صحبت میں رہے' ویسا ہی ہو جاتا ہے۔)

☆ خرچ سے سمندر خالی ہو جاتا ہے۔ (خرچ کرنے سے خزانے خالی ہو جاتے ہیں۔)

☆ خس کم جہاں پاک۔ (بے کار آدمی کا جانا ہی بہتر ہے۔)

☆ خشکہ کھاؤ، پنیر کے ساتھ۔ (چلتے بنو۔)

☆ خصم' جورو کی لڑائی۔ کسی کو پسند نہ آئی۔ (میاں بیوی کی لڑائی' ہر کوئی ناپسند کرتا ہے۔)

☆ خصم کا کھائیں' بھائی کا گائیں۔ (کھانا کسی کا' شکریہ کسی کا۔)

☆ خصم کیا' برا کیا۔ کر کے چھوڑا' اس سے برا کیا۔ (عیب' عیب ہی ہے۔)

☆ خصم مار کرتی ہوئی۔ (مصنوعی افسوس۔)

☆ خطا کرے رانی' پکڑی جائے باندی۔ (قصور کسی کا' سزا کسی کو۔)

☆ خطائے بزرگان گرفتن خطاست (بزرگوں پر اعتراض کرنا بڑی بے ادبی ہے۔)

☆ خلق کا حلق کس نے بند کیا ہے۔ (لوگ تو باتیں کرتے ہی رہتے ہیں۔)

☆ خلیا ساس کن ساسوں میں

کودوں کا بھات کن بھاتوں میں۔(دور کی رشتہ داری کی اتنی پاس نہیں ہوتی۔)

☆ خندہ سوگندہ۔(ہر وقت ہنستے رہنا آدمی کے کردار کو مشکوک بنا دیتا ہے۔)

☆ خنجر تلے ذرا دم ملا تو کیا ملا۔(مصیبتوں میں تھوڑا سا آرام ملا تو کون سی بڑی بات ہے۔)

☆ خواب خرگوش ہونا۔(غفلت کی نیند۔)

☆ خوان بڑا خوان پوش بڑا۔
کھول کے دیکھو تو آدھا بڑا۔(اونچی دکان پھیکا پکوان۔)

☆ خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔(ہم خیالوں میں خوب نبھتی ہے۔)

☆ خودی اور خدائی میں بیر ہے۔(غرور خدا کو پسند نہیں۔)

☆ خوردہ نہ بردہ ناحق درد گردہ۔(کیا کچھ نہیں اور مفت کی تکلیف)

☆ خوشامد سے آمد ہے۔(خوشامد اکثر رنگ لاتی ہے۔)

☆ خوشامد کا منہ کالا۔(خوشامدی اکثر بے عزت ہوتا ہے۔)

☆ خون سر پر چڑھ کر بولتا ہے۔(قتل چھپتا نہیں ہے۔)

☆ خون لگا کے شہیدوں میں ملنا۔(چھوٹے کام کے ذریعے بڑوں میں شامل ہونا۔)

☆ خیالی پلاؤ پکانا۔(تصور میں منصوبے بنانا۔)

☆ خیرات کے ٹکڑے اور بازار میں ڈکار۔(مانگنا اور شیخی بگھارنا)

د

☆ داتا پن کرے، کنجوس جھر جھر کرے۔(سخی کی سخاوت سے کنجوس خواہ مخواہ جلتا ہے)

☆ داتا داتا مر گئے اور رہ گئے مکھی چوس
لین دین کو کچھ نہیں لڑنے کو موجود(دینے کا نام نہیں اور مفت میں فساد برپا کرتے ہیں)

☆ داتا دان کرے، بھنڈاری کا پیٹ پھٹے۔(داتا دیتا ہے اور بخیل حسد سے مرتا ہے۔

داتا پن کرے' کنجوس جھر جھر کرے۔)

☆ داتا کا دان غریب کا اشنان۔(سخی کی خیرات غریب کا کام بن جاتا ہے۔)

☆ داتا کی ناؤ' پہاڑ چڑھے۔(سخی ہمیشہ بامراد رہتا ہے۔)

☆ داتا کے دینے کے سو ہاتھ۔(اللہ تعالیٰ جب دینے پر آتا ہے تو سو طرح سے دیتا ہے۔)

☆ دادا جان پرائے لُرد ے آزاد کرتے تھے۔(شیخی خور کے بارے میں)

☆ دادا کہنے سے بنیا گڑ دیتا ہے۔(خوشامد سے کام نکلتا ہے۔)

☆ دادا مریں گے' جب بیل بٹیں گے۔(نہ جانے' یہ کام کب ہوگا۔)

☆ دال جوتیوں میں بٹنا۔(نا اتفاقی ہونا۔)

☆ دام بنائے کام۔(پیسے سے ہر کام ممکن ہے۔)

☆ دانا دشمن' نادان دوست سے بہتر ہے۔(بے وقوف دوست سے ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔)

☆ دانا کھائے' نہ پانی پیے' وہ آدمی کیسے جیے؟(کھانے پینے کے بغیر' زندگی قائم نہیں رہتی۔)

☆ دانت تھے تو چنے نہ پائے۔ چنے ملے' دانت گنوائے۔(بے وقت' نعمت کا میسر آنا۔)

☆ دانت ٹوٹے' کھر گھسے اور پیٹھ بوجھ نہ لے۔ ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ' بھس کھلائے۔(بوڑھوں سے ہر کوئی کنی کتراتا ہے۔)

☆ دانت کاٹی روٹی کھانا۔(نہایت شیر و شکر ہونا۔)

☆ دانت کریدنے کو تنکا نہ بچنا۔ گھر میں مفلسی ہونا۔)

☆ دانتا باجے گھر پڑے۔ کھانڈا باجے رن پڑے۔(زبان درازی سے گھر میں بدمزگی اور ہنسی مذاق سے لڑائی ہوتی ہے۔)

☆ دانتوں میں انگلی دبانا۔(حیران ہونا۔)

☆ دانتوں میں تنکا لینا۔(عاجزی ظاہر کرنا۔)

☆ دانہ پانی کھینچ لاتا ہے۔(مجبوراً آنا پڑتا ہے۔)

☆ دانہ کھائے نہ پانی پیے وہ آدمی کیسے جیے۔(کھانے پینے کے بغیر زندگی ناممکن ہے)

☆ دانہ نہ گھاس

☆ دانے دانے پر مہر ہونا۔(قسمت میں لکھا ہونا۔)

☆ داہنا دوہے بایاں بایاں دوہے دایاں۔(ایک دوسرے کی مدد سے کام چلتا ہے۔)

☆ داہنے ہاتھ کھایا حرام ہے۔(تم پر قسم ہے۔)

☆ دائی چنبیلی کے گھر مرزا موگرا۔(اپنی ذات پر اترانا۔)

☆ دائی سے پیٹ نہیں چھپتا۔(محرم سے راز پوشیدہ نہیں ہوتا۔)

☆ دائی کے آگے پیٹ کا پردہ۔(دائی کے آگے پیٹ نہیں چھپتا۔)

☆ دبا بنیا' پورا تولے۔(دباؤ سے ہی' کام پورا لیا جا سکتا ہے۔)

☆ دبدھا میں دونوں گئے' مایا ملی نہ رام۔(شک میں دونوں طرف سے گئے۔)

☆ دبی بلی' چوہوں سے کان کتراتی ہے۔(بزدلی' مرواتی ہے' دبتے پر چیونٹی بھی کاٹتی ہے۔)

☆ دبے پر چیونٹی بھی کاٹ کھاتی ہے۔(تنگ آ کر کمزور بھی حملہ کر بیٹھتا ہے)

☆ دبے مردے اکھاڑنا۔(پرانے گلے شکوے دہرانا۔)

☆ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔(انسان کی شناخت' اس کا کردار ہے۔)

☆ درزی کی سوئی کبھی کمخواب میں' کبھی ٹاٹ میں۔(انسان کی حالت یکساں نہیں رہتی۔)

☆ دروازے پر آئی برات، سمدھن کو لگی ہگاس۔(عین وقت پر ہاتھ پاؤں مارنا۔)

☆ دریا کا پھیر کس نے پایا ہے۔(دانا آدمی کی بات مشکل سے سمجھ ہی آتی ہے)

☆ دریا کو کوزے میں بند کرنا۔(طویل بیان کو چند فقروں میں ادا کر دینا۔)

☆ دریا میں رہنا' مگر مچھ سے بیر۔(جہاں رہنا' وہیں دشمنی۔)

☆ دستر خوان بچھانے میں سو عیب نہ بچھانے میں ایک عیب۔(مندار و نے سے چپ بھلی۔)

☆ دس جنے کی لاٹھی' ایک جنے کا بوجھ۔(کام بانٹ لینے میں' آسانی رہتی ہے۔)

☆ دس کماتے تھے' دس کھاتے تھے۔

برسات کے بعد' گھر آتے تھے۔(باہر سکھ چین میں تھے۔)

☆ دس کی لاٹھی ایک کا بوجھ۔(سب مل کر سلوک کریں تو ایک کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔)

☆ دشمن سوئے' نہ سونے دے۔(دشمن ہر وقت تاک میں رہتا ہے۔)

☆ دشمن کون ماں کا پیٹ۔(بھائیوں کی دشمنی ہو جائے تو بے حد ہوتی ہے۔)

☆ دشمن کہاں، بغل میں۔(دشمن آس پاس ہی کے آدمی ہوا کرتے ہیں۔)

☆ دشمنوں کی طبیعت خراب ہے۔(میں علیل ہوں۔)

☆ دشمنوں میں رہیے ایسے' جیسے بتیس دانتوں میں زبان۔(دشمنوں میں احتیاط سے رہنا چاہیئے۔)

☆ دکھ اٹھائے بی فاختہ' کوا انڈے کھائے۔(مصیبت کوئی اٹھائے' استفادہ کوئی کرے۔)

☆ دکھ سکھ بھائی بھائی ہیں۔(دکھ اور سکھ ساتھ ساتھ چلتے ہیں)

☆ دکھ میں سکھ کی قدر رہوتی ہے۔(دکھ کے بعد سکھ کی قدر ہوتی ہے۔)

☆ دکھے دانت علاج اکھیڑنا ہی ہے۔(دکھ دینے والی چیز سے نجات حاصل کرنے میں

راحت ہی ہے۔)

☆ دکھیا' دکھ روئے سکھیا' کمر ٹووے۔ (مصیبت زدہ سے بھی فائدہ اٹھانے کی فکر کرنا۔)

☆ دل کا گھاؤ' رانی جانے یا راؤ۔ (تکلیف کا احساس' اس میں مبتلا ہی کو ہوتا ہے۔)

☆ دل کا مالک اللہ ہے۔ (خدا ہی دل پھیر سکتا ہے۔)

☆ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ (محبت دونوں طرف ہوتی ہے۔)

☆ دلّی میں رہ کر بھاڑ ہی جھونکا کیے۔ (لائقوں کی صحبت میں رہے، پر اثر قبول نہ کیا)

☆ دلھا' دلھن مل گئے' جھوٹی پڑی بارات۔ (دخل اندازی کرنے والا' ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔)

☆ دلّو کا دس سیرا۔ (دلّو بنیا پانچ سیر کی بجائے دس سیرا پیش کرتا۔ بے جا دخل دینا)

☆ دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی۔ (قیمت کم اور اس پر خرچ زیادہ۔)

☆ دمڑی کی دال' بوا! پتلی نہ ہو۔ (حد درجے کی کنجوسی۔)

☆ دمڑی کی ہنڈیا' ٹھونک بجا کر لیتے ہیں۔ (چھوٹے سے چھوٹا کام بھی پوری سوچ بچار سے کرنا چاہیے۔)

☆ دمڑی کی ہنڈیا گئی' کتے کی ذات پہچانی گئی۔ (کمینہ آدمی' ذرا سی چیز سے معلوم ہو جاتا ہے۔)

☆ دمڑی نہ جائے پر چمڑی جائے۔ (بڑا بخیل ہے، کوڑی خرچ نہیں کرتا)

☆ دن کو اونی اونی' رات کو چرخہ پونی۔ (بے وقت کام کرنا۔)

☆ دن کی پوچھی، رات کی بتائی۔ (بے تکی بات جواب میں کہنا۔)

☆ دن میں تارے نظر آنا۔ (بدحواس ہو جانا۔)

☆ دن میں سوئے روزی کھوئے۔ (دن کام کرنے کے لیے ہے۔)

☆ دنیا ادھر کی اُدھر ہو گئی۔ (انقلاب عظیم ہو گیا)

☆ دنیا آنکھوں میں اندھیر ہو گئی۔ (غموں تلے دب گئے۔)

☆ دنیا امید پر قائم ہے۔ (انسان امید کے سہارے زندہ رہتا ہے۔)

☆ دنیا مردہ پسند ہے۔ (لوگ، میرے ہوئے ہی کی تعریف کرتے ہیں۔)

☆ دو چھریاں ایک میان میں نہیں رہتیں۔ (دو بیویوں میں ایک گھر میں رہنا دشوار ہے)

☆ دو جورو کا خصم، چولہا کا پانسہ۔ (دو بیویوں کا میاں ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے۔)

☆ دو سے تین بھلے۔ (مشاورت خوب رہتی ہے۔)

☆ دو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ (فریقین کی رضامندی میں تیسرے کا کیا کام۔)

☆ دودھ اور چھاچھ دونوں سفید ہوتے ہیں۔ (صرف ظاہری حالت کا اعتبار نہیں)

☆ دودھ دوہیا مینگنیوں بھرا۔ (کام لیا' مگر خرابی سے۔)

☆ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک کر پیتا ہے۔ (جس چیز سے تکلیف پہنچے' انسان اس جیسی تمام چیزوں سے ڈرتا ہے۔)

☆ دودھ کا دودھ' پانی کا پانی۔ (پورا پورا انصاف۔)

☆ دودھ کی سی مکھی' نکال کر پھینک دینا۔ (کسی کو بڑی صفائی سے نکال باہر کرنا۔)

☆ دودھ کی مکھی' کس نے چکھی۔ (خراب چیز' کوئی استعمال نہیں کرتا۔)

☆ دودھیل گائے کی دو لاتیں بھی بھلی۔ (فائدے میں تکلیف برداشت کی جا سکتی ہے۔)

☆ دور کے ڈھول سہانے۔ (دور کی چیز بھلی معلوم ہوتی ہے۔)

☆ دولت اندھی ہوتی ہے۔ (دولت' انسان کی عقل' شکل؛ دیکھ کر نہیں آتی۔)

☆ دولت ڈھلتی چھاؤں ہے۔ (دولت آنی' جانی شے ہے۔)

☆ دولت لٹے' کوئلوں پر مہر۔ (جائز میں بچت' ناجائز میں دریا دلی۔)

☆ دو گھڑی کی بے حیائی، سارے دن کا ادھار۔ (انسان معمولی بے مروتی ہے۔ بڑے

نقصان سے بچ جاتا ہے۔)

☆ دو لڑتے ہیں تو ایک گرتا ہے۔(ایسا ہی ہوتا ہے۔)

☆ دلہا کے دم کے ساتھ ساری برات ہے۔(آقا سے گھر کی رونق ہے۔)

☆ دو ملاؤں میں مرغی حرام۔(زیادہ لوگوں کی ذمہ داری' کام خراب کر دیتی ہے۔)

☆ دو میں' تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا۔(شراکت میں' دو ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں۔)

☆ دو دن بہار' دس دن پت جھڑ۔(عیش کے دن کم ہوتے ہیں۔)

☆ دیدے کا پانی ڈھل جانا۔(بے حیا ہو جانا۔)

☆ دیر آئے' درست آئے۔(دیر میں ہونے والا کام' دیرپا ہوتا ہے۔)

☆ دیس چوری' پردیس بھیک۔(دیس میں عیب ظاہر ہو جاتا ہے اور پردیس میں ذات چھپ جاتی ہے۔)

☆ دیکھا نہ بھالا' صدقے گئی خالہ۔(کسی کی' بن دیکھے ہی تعریف کرنا۔)

☆ دیکھیے' اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔(دیکھو! کام کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔)

☆ دیکھیے! دونوں ہاتھ سے تالی بجتی ہے۔(دونوں طرف سے لڑائی ہوا کرتی ہے۔)

☆ دیکھیے شیر کی نظر' کھلایئے سونے کا نوالہ۔(اولاد کو خوب کھلاؤ اور حساب میں رکھو۔)

☆ دیگ کی کھرچن بھی بہت ہوتی ہے۔(زیادہ آمدنی سے خاطر خواہ' بچایا جا سکتا ہے۔)

☆ دیگ میں سے ایک چاول دیکھتے ہیں۔(ایک سے' سب کی پرکھ ہو جاتی ہے۔ایک ہی کو' آزمانا کافی ہے۔)

☆ دیوانی' آدمی کو دیوانہ کرے۔(دیوانی مقدمے پر وقت اور روپیا بہت خرچ ہوتا ہے۔)

☆ دیوار بھی کان رکھتی ہے۔(بھید' دیوار سے بچا کر رکھو۔)راز کو راز ہی رکھو۔

☆ دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔(راز کی بات آہستہ کہیے شاید دیوار کے پار کوئی سن رہا ہو)

☆ دیئے کا چراغ نہیں بڑھتا۔(سخاوت سے ہمیشہ یادگار باقی رہتی ہے۔)

دھ

☆ دھڑ کی ٹوٹی نہیں جڑتی۔(تقدیر خراب ہو تو کام نہیں بنتا۔)

☆ دھن' دولت چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔(دولت کا بھروسا نہیں۔)

☆ دھوبی پر بس نہیں چلا' گدھیا کے کان مروڑے۔(کمزور کو دبانا۔)

☆ دھوبی سے بس نہ چلے گدھے کے کان کاٹے۔(زبردست سے زور نہ چلا تو کمزور کو دیا لیا۔)

☆ دھوبی کا چھیلا' آدھا اجلا' آدھا میلا۔(پرائے مال پر تکیہ کرنے والا۔آدھا اجلا' آدھا' میلا ہی رہتا ہے۔)

☆ دھوبی کا کتا' نہ گھر کا' نہ گھاٹ کا۔(آوارہ آدمی' بے مقصد آوارگی کرتا ہے۔)

☆ دھوبی کے گھر پڑے چور' وہ نہ لٹا' لٹے کوئی اور۔(دوسرے کا نقصان ہونا۔)

☆ دھوپ میں بال سفید کرنا۔(بڑھاپے تک ناتجربہ کار رہنا۔)

☆ دھوپ میں سر سفید کرنا۔(نادانی میں عمر گزارنا۔)

☆ دھوتی میں سب ننگے۔(اندرونی حالت' سب کی ایک جیسی ہے۔)

☆ دھینن دھوکڑے اللہ میاں کے نوکر۔(آزاد منش۔)

☆ دھی چھوڑ داماد جوڑ۔(داماد کی زیادہ قدر کرنا۔)

☆ دھیرا سو گھنیرا۔(آہستہ چلتا پانی' گہرا ہوتا ہے۔)

ڈ

☆ ڈال کا چوکا بندر بانس کا چوکا نٹ۔(موقع پر چوکنے سے آدمی خطا پاتا ہے۔)

☆ ڈائن بھی دس گھر چھوڑ کر کھاتی ہے۔(ظالم بھی پڑوس کا خیال لحاظ رکھتا ہے۔)

☆ ڈائن کھائے تو منہ لال نہ کھائے تو منہ لال۔ (ظالم ظلم کرے یا نہ کرے، ہر حالت میں بدنام رہتا ہے۔)

☆ ڈرا سو مرا۔ (ڈرنے والا نقصان اٹھاتا ہے۔)

☆ ڈکار تک نہ لینا۔ (پتا نہ لگنے دینا۔)

☆ ڈنڈے بجاتے پھرنا۔ (آوارہ پھرنا۔)

☆ ڈنکے کی چوٹ کہنا۔ (اعلانیہ کہنا۔)

☆ ڈوبا بنس (خاندان) کبیر ہائے پوت کمال۔ (نالائق بیٹے نے نسل تباہ کر دی۔)

☆ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ (مصیبت میں تھوڑی امداد بھی غنیمت ہوتی ہے۔)

☆ ڈولی نہ کہار بی بی بیٹھی تیار۔ (بے جا امید باندھنا۔)

☆ ڈوم اور چنا' منہ لگا برا۔ (دونوں سے بچنا' فائدے میں ہے۔)

☆ ڈوم کا گلا عطار کا شیشہ۔ (دونوں یکساں ہیں۔ گلے میں ہر قسم کا نغمہ اور شیشے میں سے ہر قسم کا عرق نکلتا ہے۔)

☆ ڈومنی کا پوت' چھنی بجائے' اپنی ذات' آپ ہی بتائے۔ (آدمی کی اصلیت' اس کے کردار سے پہچانی جاتی ہے۔)

☆ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا۔ (سب سے الگ رائے قائم کرنا۔)

☆ ڈیڑھ بکائن میاں باغ میں۔ (تھوڑی سی پونجی پر اترانا۔)

ڈھ

☆ ڈھاک کے تین پات۔ (سدا ایک حال میں رہنا۔)

☆ ڈھائی اچھر پریم کے' پڑھے سو پنڈت ہو۔ (الفت و محبت کے چند حروف' جو پڑھ لے وہ عالم فاضل بن جائے گا۔)

☆ ڈھائی پیڑ بکائن کے' میاں باغبان۔ (شیخی بگھارنا۔)

☆ ڈھائی کی بادشاہت کرنا۔(چند دنوں کا عروج۔)

☆ ڈھلتی پھرتی چھاؤں، کبھی اِدھر کبھی اُدھر۔(اقتدار اور دولت اپنا رخ بدلتے رہتے ہیں۔)

☆ ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں۔(چیز پاس ہو اور تلاش ادھر ادھر کرنا۔)

☆ ڈھول سے کھال بھی گئی۔(کچھ بھی نہیں بچا۔)

☆ ڈھول کی آواز دور سے سہانی لگتی ہے۔(اپنے آپ پر بیتے تو حقیقت کھلے۔)

☆ ڈھول کے اندر پول۔(پردے میں ہی پردہ ہے۔)

☆ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا۔(اپنی رائے جدا رکھنا۔)

☆ ڈیڑھ پاؤ چون، چوپارے رسوائی۔(معمولی کام کے لیے غیر معمولی اہتمام کرنا)

ذ

☆ ذات پات نہ پوچھے کوئے ہر کوئی بجے سو ہر کا ہوئے۔(محنت سے مقبولیت ملتی ہے)

☆ ذات کی بلائی برابر بیٹھے، کم ذات کی بلائی نیچے بیٹھے۔(ہم قوم ہی کی عزت ہوتی ہے)

☆ ذات کو بٹا لگانا۔(خاندان میں عیب لگنا۔)

☆ ذات کی بیٹی ذات میں جاتی ہے۔(شریف کا رشتہ شریف سے ہی ہوتا ہے۔)

☆ ذرا سینک کر بجائیے گا، بولے چپ رہیے منہ کی کھائے گا۔(توقف سے سمجھ بوجھ کر کام کیجیے گا۔)

☆ ذکر العیش نصف العیش۔(عیش و عشرت کی بات چیت سے طبیعت خوش ہوتی ہے)

☆ ذرا سا منہ نکل آنا۔(چہرے کی لاغری کا ظاہر ہونا۔)

ر

☆ راب نہ رابڑی لے اٹھے کھابڑی۔(برا بھلا کہا نہیں خواہ مخواہ لڑائی پر اتر آئے۔)

☆ رات بھر ممیائی' ایک بچہ بیاہی۔ (تکلیف زیادہ' فائدہ کم۔)

☆ رات پڑے اُپاسی، دن کو کھائے باسی۔ (رات کو بھوکا سونا اور دن کو باسی کھانا۔ انتہائی تنگ دست۔)

☆ رات تھوڑی' سوانگ بہت۔ (وقت کم اور کام زیادہ۔)

☆ رات روئی' کوئی نہ مرا۔ (بہت محنت کی' فائدہ کچھ بھی نہ ہوا۔)

☆ رات کو جمائی آئے' دن کو منہ پھیلائے۔ (بے وقت کام کرنے والا۔)

☆ رات گئی' بات گئی۔ (وقت گزر جانے کے بعد' کچھ نہیں ہو سکتا۔)

☆ رات ماں کا پیٹ۔ (رات کے عیب مخفی رہتے ہیں۔)

☆ رات نربدا اتری، صبح کنواں دیکھ ڈری۔ (بہت خطرناک کام تو کر جاتے مگر تھوڑے خطرے سے ڈر جاتے۔)

☆ راج کا راج میں تاج کا تاج میں، بیاج کا بیاج میں، سماج کا سماج میں۔ (راجا کا سلطنت کے کاموں میں ساہوکار کا قرضے میں اور غلہ فروش کا اناج خریدنے میں یعنی ہر بات اپنے محل پر ہوتی ہے۔)

☆ راج ہٹ، بالک ہٹ، تیر ما ہٹ، جوگی ہٹ، راجا، بچہ، عورت اور جوگی اپنی ہٹ (ضد) کے ہوتے ہیں۔

☆ راجا آگے' راج' پیچھے نہ چھاج۔ (خاوند کی زندگی مزے تھے' اب کچھ بھی نہیں۔)

☆ راجا' جوگی کس کے میت۔ (بادشاہ اور جوگی کسی کے میت نہیں ہوتے۔)

☆ راجا راج، پرجا سکھی۔ (حاکم اچھا ہو تو رعیت آرام سے رہتی ہے۔)

☆ راجا رکھے، رانی کھائے۔ (کمائے کوئی، اڑائے کوئی۔)

☆ راجا کا پرچانا اور سانپ کا کھلانا برابر ہے۔ (ہر دو میں خطرہ موجود ہے۔)

☆ راجا کا دان، پرجا کا اشنان۔ (خیرات اپنی حیثیت سے ہوتی ہے۔ غریب کا نہانا بھی

خیرات ہے۔)

☆ راجا کیا جانے بھوک کی سار۔(بھوک کی تکلیف امیر آدمی نہیں جان سکتا۔)

☆ راجا کی بیٹی' قسمت کی ہیٹی۔(امیر کی لڑکی' غریب سے بیاہی گئی۔)

☆ راجا کے گھر گئی، جاتے ہی رانی کہلائی۔(غریب کی بیٹی، امیر کے گھر بیاہی گئی۔)

☆ راجا کے گھر موتیوں کا کال۔(راجا کے ہاں موتی نہ ملیں۔)

☆ راجا ہو کر چوری کرے تو نیاؤ کون کرے۔(حاکم ہی ظلم پر اتر آئے تو انصاف کون کرے۔)

☆ رام چھوڑی اجودھیا، من بھاوے سو لے۔(جو چیز چھوڑ دی، اُس سے کیا غرض)

☆ رام رام جپنا' پرایا مال اپنا۔(ظاہر میں تسبیح اور باطن میں بے ایمانی۔)

☆ رام کی مایا' کہیں دھوپ' کہیں چھایا۔(زندگی میں دکھ' سکھ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔)

☆ رام ملائی جوڑی' ایک اندھا' ایک کوڑھی۔(دونوں روگی ہیں۔)

☆ رانڈ' بھانڈ' سانڈ بگڑے برے۔(تینوں قابو میں رہیں تو بھلے۔رانڈ بھاگ جائے' بھانڈ بدنام کرے اور سانڈ مارے۔)

☆ رانڈ رووے، کنواری رووے، ساتھ لگی ست خصمی روے۔(دکھاوے کی ہم دردی ظاہر کرنا۔)

☆ رانڈ رہے' پر رنڈوا نہ رہے۔(مرد' عورت کو بد چلنی کی راہ پر ڈالتا ہے۔)

☆ رانڈ کا سانڈ' سوداگر کا گھوڑا۔کھائے بہت اور چلے تھوڑا۔(ناز پروردہ' صرف ناز اٹھانے کے لیے ہوتے ہیں' کام کے لیے۔)

☆ رانڈ کے چرخے کی طرح چلا ہی جا رہا ہے۔(بہت بک بک کرتا ہے۔)

☆ رانی روٹھے گی اپنا ہی سہاگ لے گی۔(کسی کے روٹھ جانے کی کچھ پروا نہیں)

☆ رانی کو باندی کہا' ہنس دی۔باندی کو باندی کہا' رو دی۔(شریف کو کمینہ کہا' اس نے

پروانہ کی۔ کمینے کو کمینہ کہا تو اسے برا لگا۔)

☆ رائی کو راجا پیارا' کانی کو کانا پیارا۔ (ہر کسی کو اپنی ذات اچھی لگتی ہے۔)

☆ راہ پڑے جانیے یا پاس بسے جانیے۔ (واسطہ پڑنے سے اصلیت معلوم ہوتی ہے۔)

☆ رائی بھر ناتا اور گاڑی بھر آشنائی۔ (تھوڑا رشتہ آشنائی پر فوقیت رکھتا ہے۔)

☆ رائی کا پربت کرنا۔ (معمولی بات کو بڑھا دینا۔)

☆ رتی بھر کی تین چپاتی' کھانے والے سات سنگی ساتھی۔ (انتظام تھوڑا' مہمان بہت۔)

☆ رتی بھر ناتا اور گاڑی بھر آشنائی۔ (قرابت دور کی دوستی سے بہتر ہے۔)

☆ رتی دے کر مانگے تولا

اُسے کون بتاوے بھولا۔ (جو تھوڑا دے کر بہت لے، اُسے کون بھولا کہہ سکتا ہے)

☆ رذالوں کی دوستی پانی کی لکیر، شریفوں کی دوستی پتھر کی لکیر

(کمینوں کی بات کا بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔

☆ رذالے کی دو اشراف کی سو۔ (کمینے کی دو گالیاں شریف کی سو گالیوں پر بھاری ہوتی ہیں۔)

☆ رذالے کی جورو کو سدا طلاق۔ (کم ظرف کی دوستی کا اعتبار نہیں۔)

☆ رزق پلے نہ باندھتے پنچھی اور درویش

جن کا تکیہ رب، ان کا رزق ہمیش۔ (جانور اور فقیر رزق پلے نہیں باندھتے بلکہ خدا پر بھروسا رکھتے ہیں اور خوب رزق پاتے ہیں۔)

☆ رسی جل گئی' پر بل نہیں گیا۔ (کنگال ہونے کے باوجود' کروفر میں کوئی فرق نہیں آیا۔)

☆ رسی کا سانپ بنانا۔ (تھوڑی شے کو زیادہ اہمیت دینا۔)

☆ رکابی میں جب تک بھات' میرا تیرا ساتھ۔ (مطلب کا یار۔)

- ☆ رنڈی پیسے کی آشنا ہے۔(رنڈی ہمیشہ پیسے کا منہ چومتی ہے۔)
- ☆ رنڈی پیسے کی یار ہے۔(رنڈی پیسے کی آشنا ہے۔)
- ☆ رنڈی تیرا یار مرا، کہا کس گلی کا!(کون یار! نہ ہمارا کوئی یار، نہ ہم کسی کے یار۔)
- ☆ رنڈی کا جوبن رکابی میں۔(پیسا ڈال، ساتھ بیٹھ۔)
- ☆ رنڈی کا یار سدا خوار۔(رنڈی کا آشنا ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔)
- ☆ رنڈی کس کی جورو اور بھڑوا کس کا سالا۔(رنڈی اور بھڑوا دونوں نا قابل اعتبار ہیں)
- ☆ رنڈی کی کمائی، کھائے ڈھاڑی یا گاڑی۔(رنڈی کی کمائی سازندے اور گاڑی بان ہی کھاتے ہیں۔)
- ☆ رنڈیوں کی خرچی اور وکیلوں کا خرچہ پہلی پیشی پر۔(سودا نقد، بعد میں کوئی نہیں دیتا۔)
- ☆ رنگ روپ دیکھ نہ بھولیے۔(ظاہر صورت سے دھوکا نہ کھایئے۔)
- ☆ روپ روئیں بھاگ کھائیں۔(قسمت ہی اصل طاقت ہے۔)
- ☆ روپیا بار بار' آدمی ایک بار۔(آدمی ایک بار' آزمانا کافی ہے۔)
- ☆ روپیا ٹوٹا، بھیلی پھوٹی پھر نہیں رہتی۔(ٹوٹا روپیا جلد خرچ ہو جاتا ہے اور توڑی ہوئی بھلی بھی کھالی جاتی ہے۔)
- ☆ روپیا پیسا ہاتھ کی میل ہے۔(روپیا پیسا کوئی قابل قدر چیز نہیں۔)
- ☆ روپیا پرکھے بار بار، آدمی پرکھے ایک بار۔(روپے کی پرکھ بار بار اور آدمی کی پرکھ ایک بار۔)
- ☆ روپیا دیکھا تو ہنس دی، لہو دیکھا تو رو دی۔(ظاہر دار مطلبی۔)
- ☆ روتے کیوں ہو کہا صورت ہی ایسی ہے۔(ہر وقت روتی صورت بنائے رکھنا)
- ☆ روتے گئے' موئے کی خبر لائے۔(بددلی سے کام بگڑتا ہی ہے۔)
- ☆ روٹھے کو منایئے، پھٹے کو سلایئے۔(اصلاح کی تدبیر کیجئے۔)
- ☆ روٹی ٹکڑا، گھوڑا ٹٹو اور کپڑا لتا بن جائے گا۔(ہر چیز اپنے انجام کو پہنچ جائے گی۔)

☆ روٹی کو روتے ہیں کھڑے ہو کر، مردے کو روتے ہیں بیٹھ کر۔ (روزی کی فکر سب سے بڑھ کر ہے۔)

☆ روٹی کھائیے شکر سے، دنیا لیجئے مکر سے۔ (دنیا میں مکار مزے میں ہیں۔)

☆ روٹی وہاں کھاؤ تو پانی یہاں پیو۔ (جلد واپس آؤ۔)

☆ رو میں آئے تو آئے دو۔ (مفت میں ملے تو لے لو۔)

☆ روزگار اور دشمن بار بار نہیں ملتا۔ (موقع غنیمت جانیے۔)

☆ روزی کا مارا در در روئے۔

بوت کا مارا بیٹھ کے روئے۔ (بے روزگاری بہت بڑا دکھ ہے۔)

☆ روکھا سوکھا۔ (سالن کے بغیر روٹی کھانے والے کی بھوک نہیں مرتی۔)

☆ روگ کا گھر کھانسی، لڑائی کا گھر ہانسی (بیماری کی اصل کھانسی اور جڑ ہنسی ہے۔)

☆ روزے بخشوانے گئے تھے نماز گلے پڑی۔ (ایک آفت سے بچنے کی کوشش کی تو دوسری گلے پڑ گئی۔)

☆ رونے سے روزی نہیں ملتی۔ (افسوس کرنے سے روزی نہیں ملتی۔)

☆ رونے کو تھی ہی، اتنے میں آ گیا بھائی۔ (دلاسے سے اور بھی پھوٹ پڑی)

☆ روئے بغیر ماں بھی دودھ نہیں دیتی۔ (بنا مشقت کچھ ہاتھ نہیں آتا۔)

☆ رہیں جھونپڑوں میں خواب دیکھیں محلوں کے۔ (مفلسی میں امیری کا جوش و ولولہ۔)

☆ رہے تو آپ سے اور نہ رہے تو سگے باپ سے (عورت کی خاوند سے رغبت نہ ہو تو باپ کی نصیحت بھی کوئی اثر نہیں کرتی۔)

☆ ریاست بے سیاست نہیں ہوتی۔ (حکومت کے لیے انتظام اور رعب ہونا ضروری ہے۔)

☆ رنجھیں گے تو بہتر ماریں گے۔(تکلیف دینے ہی کو محبت جانتے ہیں۔)

☆ ریچھ کا بال بہت ہے۔(ریچھ کا بال دفع نظر کے لیے کافی ہے۔)

☆ ریس بھلی ہوس بری۔(رشک ہو حسد نہ ہو۔)

☆ ریوڑی کا کیا الٹا، کیا سیدھا۔(ایک ہی حالت میں)

☆ ریوڑی کے پھیر میں آنا۔(لالچ سے مصیبت میں پڑنا۔)

ز

☆ زبان بدلنے سے' کوچہ بدلنا بہتر ہے۔(وعدہ پورا نہ کرنے سے شہر چھوڑ دینا بہتر ہے۔)

☆ زبان آج کھلی ہے کل بند۔(زندگی کا کوئی بھروسا نہیں۔)

☆ زبان بدلنے سے کوچہ بدلنا بہتر ہے۔(وعدے کی پاس داری ضروری ہے۔)

☆ زبان جلی' سواد نہ آیا۔(قلیل کھانے میں مزا نہ آیا۔)

☆ زبان جنے ایک بار، ماں جنے بار بار۔(زبان کا اقرار ایک ہی رہتا ہے۔)

☆ زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔(اکثر لوگ جو بات کہتے ہیں' وہ ہوتی ہے۔)

☆ زبان سے بیٹا بیٹی پرائے ہوتے ہیں۔(بدزبانی اپنوں کو غیر بنا دیتی ہے۔)

☆ زبان سے خندق پار۔(شیخی ہی شیخی)

☆ زبان سے نکلی' کوٹھے چڑھی۔(بات منہ سے نکلتے ہی مشہور ہو جاتی ہے۔)

☆ زباں شیریں ملک گیری۔ زباں ٹیڑھی' ملک بانکا۔(شیریں کلامی سے سب اپنے ہو جاتے ہیں۔ بدزبانی سے اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں۔)

☆ زبردست کا ٹھینگا سر پر۔(زبردست کے سامنے زیردست کا زور نہیں چلتا۔)

☆ زبان کے آگے کھائی، خندق برابر ہیں۔(زبان سے کہنا آسان ہے۔)

☆ زبان ہی ہاتھی چڑھائے، زبان ہی عمر کٹائے۔(زبان سے عزت اور زبان ہی ذلت کا

باعث بنتی ہے۔)

☆ زبردست کی جورو سب کی باجی
غریب کی جورو سب کی بھابی (زبردست کی سب عزت اور غریب کی سب توہین کرتے ہیں۔)

☆ زبردست کے بیسوں بسوے۔ (قوی ہمیشہ غالب رہتا ہے۔)

☆ زبردست مارے اور رونے نہ دے۔ (زبردست کے آگے پیش نہیں جاتی۔)

☆ زخمی دشمنوں میں دم لے تو مرے، نہ دم لے تو مرے۔ (کسی کام کے کرنے اور نہ کرنے میں یکساں نقصان۔)

☆ زردار کا سودا ہے' بے زر کا خدا حافظ۔ (سودا امیر کا' غریب کا اللہ بیلی۔)

☆ زور زور خداداد ہے۔ (یہ چیزیں خدا کی دین ہیں)

☆ زر کے آگے زور نہیں چلتا۔ (دولت کے سامنے' طاقت کی کوئی حیثیت نہیں۔)

☆ زر ہے تو نر ہے۔
نہیں تو' کمھار کا خر ہے۔ (غربت میں کوئی عزت نہیں۔)

☆ زمین آسمان ایک کر دینا۔ (جستجو میں کوئی جگہ باقی نہ چھوڑنا۔)

☆ زمین کی پوچھنا' آسمان کی کہنا۔ (سوال گندم' جواب چنا۔)

☆ زمین کے نیچے بھی اس قدر ہے جتنا زمین پر ہے۔ (بڑا چالاک فتنہ گر ہے)

☆ زن' زر' زمین لڑائی کے گھر۔ (عورت' روپیا اور زمین سے ہی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔)

☆ زہر میں بجھی نظر۔ (حقارت کی نگاہ۔)

س

☆ سات پانچ مل کیجیے کاج۔ ہارے جیتے نہ آوے لاج۔ (مل کر کام کرنے سے'

ناکامی کے بعد کسی ایک کو شرمندگی نہیں اٹھانا پڑتی۔

☆ سات روپیا اور یہ نمود۔ (کیا حیثیت اور کیا دعوے۔)

☆ سات سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ (برے کا نیک کام کے لیے آمادہ ہونا۔)

☆ سات سہاگنوں کا ہاتھ لگوانا۔ (بیاہ کے جوڑے کو سات عورتوں' خاوند والیوں سے ہاتھ لگوانا۔)

☆ سات' ماموؤں کا بھانجا۔ بھوک بھوک پکارے۔ (رشتہ داروں کی مدد کے باوجود' ناداری کی شکایت۔)

☆ ساتویں آسمان پر مزاج ہونا۔ (نہایت مغرور رہونا۔)

☆ ساتھ سونا اور منہ چھپانا۔ (بے تکلفی ہوتے ہوئے بھی تکلف برتنا۔)

☆ ساتھ کے لیے بھات چھوڑا۔ (دوست کے لیے نقصان برداشت کیا۔)

☆ ساٹھا پاٹھا، بیسی کھیسی۔ (ساٹھ برس تک مرد جوان رہتا ہے اور بیس سال کی عورت عمر سے ڈھل جاتی ہے)

☆ ساٹھ گاؤں بکری چر گئی۔ (چھوٹی سی چیز اتنا بڑا نقصان کر گئی۔)

☆ ساجن ہم ایک ہیں، دیکھت کے ہیں دو

من کو من سے تول لے دو من کبھی نہ ہو۔ (من کو من سے تولا جائے تو من ہی رہتا ہے، دو من کبھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح میں اور ساجن ایک ہیں۔)

☆ ساجھا بھلا نہ باپ کا' تاؤ بھلا نہ تاپ کا۔ (باپ کی شراکت اور بخار کی تپش' اچھی نہیں ہوتی۔)

☆ ساجھی ساجھی مل گئے چھوٹے پڑے بیٹھ۔ (فریقین ایک ہو گئے اور بیچ میں بڑے کو خفت اٹھانا پڑی۔)

☆ ساجھے کی ہنڈیاں' چوراہے میں پھوٹتی ہے۔ (شراکت کے کاموں میں جھگڑا ہوتا

ہے۔)

☆ سادھو ہو کر دیوے بٹا۔ اس کو جانو پیٹ کا کتا۔ (سادھو دھوکا دے تو اسے پیٹ کا پوجاری جانو۔)

☆ سارا دھن جاتا دیکھیے' آدھا دیجیے بانٹ۔ (سارا مال داؤ پر ہو تو آدھا تقسیم کر لینا بہتر ہے۔)

☆ سارا کھیل تقدیر کا ہے۔ (تقدیر کی لکھت پوری ہو کر رہتی ہے۔)

☆ ساری خدائی ایک طرف، فضل الٰہی ایک طرف۔ (خدا مہربان ہو تو ساری خدائی سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔)

☆ سارا گاؤں جل گیا' کالے میگھا پانی دے۔ (نقصان ہونے کے بعد مداوے کا سوچنا۔)

☆ سارا گھر جل گیا تب چوڑیاں پوچھیں۔ (نمود و نمائش کے سب کچھ لٹا دینا۔)

☆ سارس کی جوڑی، ایک اندھا ایک کوڑھی (دونوں روگی۔)

☆ ساری خدائی ایک طرف، جوڑو کا بھائی ایک طرف۔ (جورو کے عزیزوں کو ہی فوقیت ہوتی ہے۔)

☆ ساری دیگ میں ایک ہی چاول ٹٹولتے ہیں۔ (جزو سے کل کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔)

☆ ساری رات پیسا اور چپنی بھر اٹھایا۔ (محنت بہت کی مگر فائدہ کم ہوا۔)

☆ ساری رات ممیائی، ایک بچہ بیائی۔ (محنت زیادہ کی مگر فائدہ کم ہوا۔)

☆ ساری زلیخا پڑھی اور یہ نہ معلوم ہوا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد۔ (سن کر مطلب نہ سمجھنا۔)

☆ سارے بدن میں زبان ہی حلال ہے۔ (بھروسا صرف زبان کا ہے۔)

☆ سارے بنیوں کی ایک ہی مت۔ (سب کنجوس ایک جیسے ہوتے ہیں۔)

☆ سارے دھڑ کی سوئی نکالے تو کوئی نہیں، آنکھ کی سوئی نکالے تو سب کوئی۔ (ہوشیار بازی لے جاتا ہے۔)

☆ سارے دن اونی اونی رات کو چرخا پونی۔ (کام کا وقت گنوا کر بے وقت کام کرنا۔)

☆ سارے شہر میں اونٹ بدنام۔ (بدنام آدمی، بدنام ہی رہتا ہے۔)

☆ ساس بہو کی لڑائی، کرے پڑوسن ہاتھا پائی۔ (کسی کے معاملے میں خواہ مخواہ دخل دینا۔)

☆ ساس چھوٹی، بہو بڑی۔ (جہاں ساس کی قدر نہ ہو۔)

☆ ساس ری ساس مجھے پیٹ کا دھندا۔ (اور بکھیڑے بہت ہیں۔)

☆ ساس سے سر، پڑوسن سے ناتا۔ (اپنوں کی نسبت بیگانوں کو زیادہ اہمیت دینا۔)

☆ ساس کے آگے بہو کی برائی۔ (دوست کی برائی دوست کے آگے بے جا ہے۔)

☆ ساس کوٹھے، بہو چبوترے۔ (ساس کے جاتے ہی بہو آزاد ہو جاتی ہے۔)

☆ ساس لکا لکا، بہو بکا بکا۔ (ساس چھپ کر جو کرے، بہو وہ کھلم کھلا کرتی ہے۔)

☆ ساکھ سونا، پریت پیتل۔ (محبت سے اعتبار بڑھ کر ہے۔)

☆ ساکھ لاکھ سے اچھی ہے۔ (اعتبار دولت سے بڑھ کر ہے۔)

☆ ساگ میں شروا، انڈے میں پانی، کیوں بی پٹھانی! (بے سلیقہ عورت۔)

☆ سالی آدھی بنالی سیج پوری جوئے۔ (جورو کی بہن سے بے تکلفی ہو جاتی ہے۔)

☆ سانپ تو نکل گیا مگر رستہ برا پڑا۔ (آفت سے بچ گیا مگر شگون برا ہوا۔)

☆ سانپ چھاتی پر لوٹنا۔ (رشک سے جلنا۔)

☆ سانپ سب جگہ ٹیڑھا چلتا ہے، مگر اپنے بل میں سیدھا جاتا ہے۔ (برے کی برائی، ہرجائی مگر گھر میں بھلے مانس۔)

☆ سانپ کا بچہ سنپولیا۔(جیسا باپ ویسا بیٹا۔)

☆ سانپ اور چور دبے پر چوٹ کرتے ہیں۔(دونوں مایوسی کی حالت میں حملہ کرتے ہیں۔)

☆ سانپ کا سر ہی کچلا کرتے ہیں۔(موذی کو جیتا نہیں چھوڑتے۔)

☆ سانپ کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔(سانپ کا ڈسا بہت جلد مر جاتا ہے۔)

☆ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔(مصیبت زدہ ذرا سے صدمے سے ڈر جاتا ہے۔)

☆ سانپ کا کاٹا سووے بچھو کا کاٹا روے۔(تھوڑے نقصان پر واویلا کرنا۔)

☆ سانپ کے پاؤں پیٹ میں ہوتے ہیں۔(بدذات کا کینہ دل میں چھپا ہوتا ہے۔)

☆ سانپ نے نہیں کاٹا۔(ہوش میں ہوں۔)

☆ سانپ کے منہ میں چھچھوندر' نگلے تو اندھا' اگلے تو کوڑھی۔(نہ کیے بنے نہ چھوڑے۔)

☆ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔(کام ہو جائے اور نقصان نہ ہو۔)

☆ سانپ نکل گیا' لکیر پیٹا کر۔(موقع کھو کر افسوس کرنا۔)

☆ سانپ نہیں جو مٹی چاٹ کر رہیں۔(انسان کو عمدہ خوراک چاہیے۔)

☆ سانپ نے نہیں کاٹا۔(بدمست نہیں کہ دھوکے میں آؤں۔)

☆ سانچ کو آنچ نہیں۔(سچ کو تکلیف نہیں۔)

☆ سانچ کہے' سو مارا جائے۔جھوٹ کہے' سو لڈو کھائے۔(سچ بولنے والے کو مصیبت اٹھانا پڑتی ہے' جب کہ جھوٹ بولنے والا مزے اڑاتا ہے۔)

☆ سانس کے ساتھ آس ہے۔(زندگی کے ساتھ امید ہے۔)

☆ ساون کے اندھے کو ہرا ہی سوجھتا ہے۔(بے وقوف کی بے وقوفی کبھی نہیں

جاتی۔)

☆ ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے۔(ہمیشہ یکساں رہنا۔)

☆ سائے سے بھاگنا۔(بہت ہی ڈرنا۔)

☆ سائیں راج بلند راج پوت راج محتاج راج۔(خاوند کی زندگی میں عورت کی گھر میں حکم رانی ہوتی ہے۔)

☆ سب اپنی بہو بیگانی۔(بہو کو کم اہمیت دینا۔)

☆ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔(سب ایک جیسے ہیں۔)

☆ سب ایک ہی ناؤ میں سوار ہیں۔(سب کی حالت یکساں ہے۔)

☆ سب بات کھوٹی' پہلے دال روٹی۔(پیٹ کا خیال سب سے پہلے۔)

☆ سب سے بھلی' چپ۔(خاموشی میں ہی بہتری ہے۔)

☆ سب دن چنگے' عید کے دن ننگے۔(سب دن چنگی' تہوار کے دن ننگی۔بے ضرورت بناؤ سنگھار۔)

☆ سب دھان بائیس پسیری۔(اچھے برے کی تمیز نہ کرنا۔)

☆ سب کچھ گیا، میاں کی نخ نخ نہ گئی۔(کنگال ہو گئے، شیخی نہ گئی۔)

☆ سب کو ایک ہی لاٹھی ہانکنا۔(سب سے یکساں سلوک کرنا۔)

☆ سب کا داتا رام۔(سب کا دینے والا خدا ہی ہے۔)

☆ سپاہ گری کے تیس فن۔(کام کرنے کے کئی طریقے ہوتے ہیں۔)

☆ سپاہی کی جورو سدا رانڈ۔(فوجی کو گھر کم نصیب ہوتا ہے۔)

☆ سپوتوں کے کپوت۔کپوتوں کے سپوت۔(نیکوں کے ہاں برے' بروں کے ہاں نیک۔)

☆ سپوتی روے ٹوکوں کو پنوتی روے پوتوں کو۔(انسان کسی حالت میں خوش نہیں)

☆ ستر گز کی پگڑی اور سر ننگا۔(امیر ہونے کے باوجود تنگی میں رہنا۔)

☆ ستو کھا کے شکر کیا کرنا۔ (دال کھا کے شکر کیا کرنا۔)

☆ سچ بات کڑوی ہوتی ہے۔ (سچ تلخ ہوتا ہے۔)

☆ سچ بولنا آدھی لڑائی مول لینا۔ (سچی بات لوگوں کو پسند نہیں آتی۔)

☆ سچ کا زمانہ نہیں۔ (صداقت کی قدر نہیں ہے۔)

☆ سچ کہنا اور سکھی رہنا۔ (سچ کہے' سو مارا جائے۔)

☆ سخی دے' اور شرمائے' مینہ برسے اور گرمائے۔ (سخی اور بارش احسان نہیں جتاتے۔)

☆ سچ کہے سو مارا جائے۔ (سچ کہنے والا خسارے میں رہتا ہے۔)

☆ سچا جائے روتا آئے، جھوٹا جائے ہنستا آئے۔ (جھوٹا چرب زبانی سے مطلب حاصل کر لیتا ہے۔)

☆ سخن انہیں پر ڈالیے جو ہنس ہنس رکھیں مان۔ (اُنھیں سے مانگو جو ہنسی خوشی دے دیں۔)

☆ سخی دے اور شرمائے، بادل برسے اور گرمائے۔ (سخی چپکے سے دیتا ہے، بادل گرج کے ساتھ برستا ہے۔)

☆ سخی سُوم سال بھر میں برابر ہو جاتے ہیں۔ (سخی کا مال بچا اور سُوم کا بے جا خرچ ہو ہی جاتے ہیں۔)

☆ سخی سے سُوم بھلا جو تُرت دے جواب۔ (انتظار میں رکھنے سے انکار بہتر ہے)

☆ سخی کا بیڑا پار ہے۔ (سخی کی مشکل آسان ہے۔)

☆ سخی کے مال پر بڑے اور سُوم کی جان پر۔ (سخی کی بلا مال سے ٹل جاتی ہے اور سُوم کی بلا جان پر بنا دیتی ہے۔ صدقے سے بلا ٹل جاتی ہے۔)

☆ سدا دن ایک سے نہیں رہتے۔ (زمانے میں کبھی دکھ، کبھی سکھ۔)

☆ سدا رہے نام اللہ کا۔ (سدا کسی کی نہیں رہی۔)

☆ سدا عیش، دورہ دکھاتا نہیں، گیا وقت، پھر ہاتھ آتا نہیں۔(وقت کی قدر کرنی چاہیے۔)

☆ سدا کسی کی نہیں رہی۔(کسی کی ایک سی حالت نہیں رہتی۔)

☆ سدا کے دکھیا، نام بختاور۔(نام کی قسمت سے کوئی نسبت نہیں۔)

☆ سدا ناؤ کاغذ کی چلتی نہیں۔(مکروفریب، ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا۔)

☆ سر آنکھوں پر بٹھانا۔(نہایت قدر کرنا۔)

☆ سرائے کا کتا، ہر مسافر کا یار۔(خودغرض، ہر ایک سے یارانہ کرلیتا ہے۔)

☆ سر بڑا سردار کا، پاؤں بڑا گنوار کا۔(عقل مند کا سر اور جاہل کا پاؤں بڑا ہوتا ہے۔)

☆ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جانا۔(بے سدھ ہو کر بھاگ جانا۔)

☆ سر پر خون سوار ہونا۔(جان لینے پر تیار ہونا۔)

☆ سر پر کفن باندھے رہنا۔(ہر وقت مر جانے کو تیار رہنا۔)

☆ سرداری کا ڈنڈا اٹکا ہے۔(بڑا نام کوئی چھوٹا کام کرنے نہیں دیتا۔)

☆ سر سے پانی گزر جانا۔(ناقابل برداشت ہونا۔)

☆ سرسوں آنکھوں میں پھولنا۔(ہر چیز بھلی معلوم ہونا۔)

☆ سرسوں ہتھیلی پر جمانا۔(کسی کام کو نہایت جلدی کرنا۔)

☆ سر پر جوتی، ہاتھ میں روٹی۔(بے عزتی سے روٹی حاصل کرنا۔)

☆ سر کا بوجھ پاؤں پر پڑتا ہے۔(اپنوں کا بوجھ اپنے ہی اٹھاتے ہیں۔)

☆ سر کا پسینہ ایڑی تک آنا۔(خوب محنت کرنا۔)

☆ سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔(شروع سے ہی کام بگڑ گیا۔)

☆ سر نقد، نوکری اُدھار۔(کام زیادہ اور تنخواہ وقت پر نہ ملنا۔)

☆ سر سہلائے، بھیجا کھائے۔(دوستی کے پردے میں دشمنی کرنا۔)

☆ سستا روئے بار بار' مہنگا روئے ایک بار۔(اچھی چیز پر ایک ہی بار دام لگانا فائدہ میں رہتا ہے۔)

☆ سستی بھیڑ کی ٹانگ اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں۔(سستی چیز خوب جانچ پرکھ سے لیتے ہیں۔)

☆ سستی' مفلسی کی ماں ہے۔(سست' غریب ہی رہتا ہے۔)

☆ سسکتی گئی' بلکتی آئی۔(بد بخت کو کہیں بھی چین نہیں۔)

☆ سقے کی بادشاہی۔(چند روزہ امارت)

☆ سکھ سمپت کا سب کوئی ساتھی۔(آرام اور دولت کے سب ساتھی۔)

☆ سوت بھلی' سوتیلا برا۔(سوکن سے' سوکن کی اولاد اور بھی بری ہوتی ہے۔)

☆ سوت کا لانا' جی کا جلانا۔(دوسرا بیاہ' اپنے اور پہلی بیوی کے لیے مصیبت ہوتا ہے۔)

☆ سوت کی انٹی' یوسف کی خریداری۔(بساط سے بڑھ کر کام کرنا۔)

☆ سوت نہ کپاس' جولاہے سے لٹھم لٹھا۔(خواہ مخواہ کا جھگڑا۔)

☆ سوتے کا منہ کتا چاٹے۔(سوئے ہوئے آدمی کو کسی بات کی خبر نہیں ہوتی۔)

☆ سوتے لڑکے کا منہ چوما' نہ ماں خوش' نہ باپ ہنسا۔(پوشیدہ احسان' رنگ نہیں لاتا۔)

☆ سوتے مردے جگانا۔(شور وغل برپا کرنا۔)

☆ سو جان سے عاشق ہونا۔(نہایت فریفتہ ہونا۔)

☆ سو چوٹ سنار کی' ایک چوٹ لوہار کی۔(کم زور کی سو ضربیں' زبردست کی ایک ضرب کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں۔)

☆ سو دن چور کی' ایک دن سادھ کی۔(چور کبھی پکڑا بھی جاتا ہے۔)

☆ سورج' خاک ڈالے سے نہ چھپے۔(حقیقت کو چھپایا نہیں جا سکتا۔)

☆ سورج کو چراغ دکھانا۔(سیانے کو عقل بتانا۔)
☆ سور ماچنا بھاڑ نہیں پھوڑتا۔(ایک شجاع جماعت پر غالب نہیں آ سکتا۔)
☆ سو سیانے ایک مت۔(سب عقل مندوں کی رائے ایک ہی ہوتی ہے۔)
☆ سو غلام' گھر سونا۔(فرزند کے بغیر' گھر بے رونق ہوتا ہے۔)
☆ سوکھ کے کانٹا ہو جانا۔(نہایت لاغر ہونا۔)
☆ سوکھے ٹکڑوں پر کوؤں کی مہمانی۔(مفلسی میں بیاہ رچانا۔شیخی خورے کی نسبت بولتے ہیں۔)
☆ سو کی ایک بات کہنا۔(مختصر مگر کام کی بات۔)
☆ سولی پر بھی نیند آ جاتی ہے۔(نیند' کسی خطرے کی پروا نہیں کرتی۔)
☆ سونا اچھالتے جاؤ۔(نہایت عدل اور امن۔)
☆ سونا جانے کسے۔آدمی جانے بسے۔(سونا کسوٹی پر اور آدمی' پاس رہنے سے پرکھا جاتا ہے۔)
☆ سونے سے گھڑا اون مہنگی۔(اتنے کا مال نہیں جتنا اوپر خرچ ہوا۔)
☆ سونے کا گڑوا پیتل کی پینڈی۔(ان لوگوں کے متعلق کہتے ہیں جن میں اچھائی کے ساتھ ساتھ برائی بھی ہوتی۔)
☆ سونے کا نوالہ' کھلایئے۔شیر کی نظر' ڈرایئے۔(اولاد کو اچھا کھانے کو دو اور تربیت میں سختی رکھو۔)
☆ سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو۔(بدقسمتی)
☆ سونے کی کٹاری کوئی پیٹ میں نہیں مارتا۔(بڑے سے بڑے فائدے کے لیے بھی کوئی جان نہیں دیتا۔)
☆ سو کی لاٹھی ایک کا بوجھ۔(تھوڑا تھوڑا سہارا بھی بہت ہوتا ہے۔)
☆ سوکھے ٹکڑوں پر کوے اڑانا۔(تھوڑی تنخواہ پر حقیر کام کرنا۔)

☆ سو گز پھاڑیں، ایک گز نہ واریں۔ (بظاہر محبت جتانا۔)

☆ سو مارے نناوے سے بھول جائیں۔ (سو مارے ایک گنے۔)

☆ سو نکٹوں میں ایک ناک والا نکو۔ (عیب داروں میں ایک بے عیب حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔)

☆ سونے کی چڑیا' ہاتھ سے نکل گئی۔ (قیمتی چیز کا ہاتھ سے جاتے رہنا۔)

☆ سویا سو کھویا۔ (غافل آدمی نقصان اٹھاتا ہے۔)

☆ سہ بندی (اڈہاک تقرر) کے پیارے کا آگا پیچھا برابر ہے۔ (چند روزہ حاکم کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔)

☆ سہج پکے' سو میٹھا ہو۔ (آرام سے کام تسلی بخش ہوتا ہے۔)

☆ سیاں بھئے' کوتوال' اب ڈر کاہے کا۔ (جان پہچان کا حاکم ہو تو قانون کا ڈر نہیں ہوتا۔)

☆ سیانا کوا گو کھاتا ہے۔ (ہوشیار دھوکا کھاتا ہے۔)

☆ سیٹھ کیا جانے صابن کا بھاؤ۔ (جس شخص کا کسی چیز سے تعلق نہ ہو وہ اس کی قدر کیا جانے۔)

☆ سیج چڑھتے ہی رانڈ۔ (بیاہ کے بعد جلد بیوہ ہو جانا۔)

☆ سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکلتا۔ (ہر کام راستی اور سدھائی سے نہیں پورا ہوتا۔)

☆ سیدھا گھر خدا کا۔ (صرف خدا سے بھروسا رکھو۔)

☆ سیر کی ہانڈی میں جہاں سوا سیر پڑا اورا بلی۔ (کم ظرف ذرا سے فائدے پر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔)

☆ سیر کے واسطے سوا سیر موجود ہے۔ (زبردست کے لیے اس سے بڑا زبردست موجود ہے۔)

☆ سیر میں پنسیری کا دھوکا۔ (چھوٹی رقم میں بڑا غبن۔)

☆ سیر میں پونی بھی نہیں۔(مطلوب کا تھوڑا بھی نہیں ہے۔)

☆ سیف تو پٹ پڑی تھی مگر نیچہ کام کر گیا۔(بڑے سے نہ ہوا اور چھوٹا کام کر گیا۔)

☆ سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنا۔(سیانا ہو کر بچوں کی سی باتیں کرنا۔)

ش

☆ شاکر کو شکر، موذی کو ٹکر۔(شاکر کو اللہ سے نعمتیں اور موذی کو تکلیفیں ملتی ہیں)

☆ شام کا بھولا اگر صبح گھر آئے۔تو اسے بھولا نہیں کہتے۔(مقررہ وقت کے بعد بھی کوئی وعدہ پورا کر دے تو وعدہ خلاف نہیں کہا جاتا۔)

☆ شام کے مردے کو کب تک روئیے۔(ہمیشہ کے دکھ کی شکایت ہی کیا۔)

☆ شرع میں کیا شرم۔(لین دین میں کوئی لحاظ نہیں۔)

☆ شرم کی بہو نت بھوکی مرے۔(دلھن کھانے میں شرم کرے تو بھوکی رہے۔)

☆ شرم والے کے پھوٹے کرم۔(شرم کرنے والا محروم ہی رہتا ہے۔)

☆ شکار کے وقت کتیا ہگاسی۔(کام کے وقت حیلہ بہانہ کرنے والا)

☆ شکار کار بے کاراں۔(شکار بے فکروں کا مشغلہ ہے۔)

☆ شکر خورے کو خدا شکر دیتا ہے۔(خدا ہر کسی کو اس کی خواہش کے مطابق ہر چیز دیتا ہے۔)

☆ شکل چڑیلوں کی، مزاج پریوں کا۔(بدصورتی پر بھی اتنا غرور۔)

☆ شملہ بمقدار علم۔(علم کی مناسبت سے دعویٰ زیبا ہے۔)

☆ شمع کا رو پشت برابر ہے۔(مومن کا ظاہر باطن یکساں ہوتا ہے۔)

☆ شوق دادِ الٰہی ہے۔(شوق خداداد ہوتا ہے۔)

☆ شوق میں ذوق، دستوری میں لڑکا۔(آموں کے آم، گٹھلیوں کے دام۔کوشش ایک اور دوسرا کام مفت میں۔)

☆ شوقین بڑھیا چٹائی کا لہنگا۔(عمر اور وضع کے خلاف لباس پہننا۔)

☆ شوقین بی بی کملی کی چولی، آگ لگی ٹہلتی پھرے۔ (غریب عورت بڑھیا کپڑے پہنے تو طنزاً کہتے ہیں۔)
☆ شہر میں اونٹ بدنام۔ (ہر کام میں مشہور آدمی کی شامت آتی ہے۔)
☆ شیخ چلی کے منصوبے باندھنا۔ (خیالی پلاؤ پکانا۔)
☆ شیخ چنڈال نہ رہے مکھی نہ رہے بال۔ (حریص مکھی بال نہیں دیکھتا بلکہ سب چٹ کر جاتا ہے۔)
☆ شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ۔ (جس شخص کا کسی چیز سے تعلق نہ ہو وہ اُس کی قدر کیا جانے۔)
☆ شیخی اور تین کانے۔ (پاس کچھ نہ ہونا اور شیخی مارنا۔)
☆ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ (نہایت انصاف اور امن۔)
☆ شیر کا ایک ہی بھلا۔ (سپوت ایک ہی کافی ہے۔)
☆ شیر کا جھوٹا گیدڑ کھائیں۔ (امیر کے دم سے کئی غریب پلتے ہیں۔)
☆ شیر شاہ کی داڑھی بڑی یا سلیم شاہ کی۔ (بے معنی حجت یا تکرار۔)
☆ شیر کا منہ چوم کر طمانچہ کھانا۔ (کسی زبردست کو چھیڑ کر نقصان اٹھانا۔)
☆ شیر کھائے یا نہ کھائے، منہ لال۔ (بدنام پر سب الزام تھپ جاتے ہیں۔)
☆ شیر کے برقع میں چھچھوندرے کھاتے ہیں۔ (تھوڑے سے لالچ پر رال ٹپک پڑتی ہے۔)
☆ شیروں کے شیر ہی ہوتے ہیں۔ (بہادروں کی اولاد بہادر ہی ہوتی ہے۔)
☆ شیروں کا منہ کس نے دھویا۔ (مرضی کے مالک ہیں۔)
☆ شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی۔ (غصہ آنے میں دیر نہیں لگتی۔)
☆ شیطان کے گھر ولی۔ (نالائق کے گھر نیک اولاد۔)
☆ شیطان نے بھی لڑکوں سے پناہ مانگی ہے۔ (لڑکے شیطان کے کان بھی کترے۔)

ہیں۔)

☆ شیطان ہر جگہ راہ پاتا ہے۔(انسان کے دل میں شیطانی وسوسے آتے رہتے ہیں۔)

ص

☆ صبح اٹھ کر منہ دیکھنا۔(بعض لوگ صبح اٹھ کر اپنے ہاتھ کی ریکھایا مبارک آدمی کا منہ دیکھنے کوشش کرتے ہیں۔)

☆ صاحب الغرض مجنون۔(غرض مند غرض کے لیے دیوانہ ہوتا ہے۔)

☆ صاف رہ' بے باک رہ۔(حساب ٹھیک ہو تو پڑتال سے کیا ڈر۔)

☆ صاف صاف سنانا۔(کھری کھری کہنا۔)

☆ صبح کا بھولا شام کو آئے' تو اسے بھولا نہیں کہتے۔(خرابی کے بعد جلد سنور جائے' تو قابل معافی ہے۔)

☆ صبح کس کا منہ دیکھا تھا۔(صبح کس نیک بخت کا منہ دیکھیں تو دن کے تمام کام سنوریں اور بد بخت کا منہ دیکھیں تو سارے کام بگڑیں۔)

☆ صبح کی بُہنی اللہ میاں کی آس۔(صبح کی نقد چیز بک جانا مبارک ہوتا ہے۔)

☆ صبح کا پیالہ' اکسیر کا نوالہ۔(صبح کا کھایا' بہت مفید ہوتا ہے۔)

☆ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔(صبر کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔)

☆ صبر کی داد' خدا کے ہاتھ۔(صبر کرنے والوں کا انصاف خدا ہی کرتا ہے۔)

☆ صحنک سے اٹھ جانا۔(جب کوئی عورت بے عصمتی کا فعل کرے تو وہ صحنک میں شرکت کے قابل نہیں رہتی۔)

☆ صحیح گئے سلامت آئے۔(آنا جانا بے مقصد ہی تھا۔)

☆ صدقہ ردِ بلا۔(صدقہ مصیبت کو ٹالتا ہے۔)

☆ صدرہ (منطق کی کتاب) پڑھ کر بھی احمق رہے۔(فلسفہ پڑھ کر بھی عقل نہیں آئی)

☆ صراف کے سے ٹکے۔(مال پڑا نہ رہے بل کے جب چاہیں بیچ دیں۔)
☆ صندل کے چھاپے منہ کو لگے۔(رسوائی ہوئی۔)
☆ صلواتیں سنانا۔(گالیاں دینا۔)
☆ صورت چڑیلوں کی' دماغ پریوں کا۔(بدشکلی پر بدمزاجی۔)
☆ صورت چڑیلوں کی، مزاج پریوں کا۔(بدشکل مغرور۔)
☆ صورت سوال ہے۔(شکل سے مسکین لگتا ہے۔)
☆ صورت میں لال لگے ہونا۔(خوب صورت ہونا۔)
☆ صورتوں کی پر چول رہنا۔(خوب صورتوں کی تلاش ہونا۔)
☆ صورت نہ شکل' بھاڑ میں سے نکل۔(بدشکل آدمی۔)

ض

☆ ضامن نہ ہو جیے' گرہ سے دیجیے۔(پاس سے دینا اچھا' ضمانت دینا برا۔)
☆ ضرب المثل ہونا۔(کہاوت کی طرح' ہر ایک کی زبان پر ہونا۔)
☆ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔(ضرورت کے وقت' انسان کوئی تدبیر نکال لیتا ہے۔)
☆ ضرورت کے وقت' گدھے کو باپ بنانا۔(کبھی معمولی آدمی کی خوشامد بھی کرنا پڑتی ہے۔)

ط

☆ طاق پر بیٹھا الو' بھر بھر مانگے چلو۔(اپنے سے بہتر پر حکم چلانے کی کوشش کرنا۔)
☆ طاقی (گھوڑا جس کی ایک آنکھ چھوٹی ہوتی ہے۔) نہ رکھے باقی۔(عیب دار بے لحاظ ہوتا ہے۔)
☆ طلب الکل فوت الکل۔(علوم وفنون کی تحصیل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی ایک فن میں مہارت نامہ حاصل نہیں ہوتی۔)
☆ طمع کا منہ کالا۔(لالچی ذلیل ہوتا ہے۔)

☆ طمع کے تین حرف۔(ط م ع) تینوں نقطوں سے خالی۔(طمع کی مذمت میں کر لیتے ہیں۔)

☆ طمانچے سے منہ لال رکھنا۔(مفلسی میں بھی ظاہرداری قائم رکھنا۔)

☆ طوطے کی سی آنکھیں پھیرنا۔(بے وفائی کرنا۔)

☆ طوفان شیطان سے اللہ نگہبان۔(خدا تعالیٰ تہمت اور بہتان سے بچائے۔)

☆ طویلے کی بلا بندر کے سر۔(قصور کسی کا اور مار کوئی کھائے۔)

ظ

☆ ظالم پھولتا پھلتا نہیں۔(ظالم بے نصیب رہتا ہے۔)

☆ ظالم کا پینڈا ہی نرالا ہے۔(ظالم کے طور طریقے دوسروں سے الگ ہوتے ہیں)

☆ ظالم کی بیل نہیں بڑھتی۔(ظالم اولاد اور مراد سے محروم رہتا ہے۔)

☆ ظالم کی داد خدا کے گھر۔(ظالم کا انصاف خدا دے گا۔)

☆ ظالم کی رسی دراز ہے۔(ظالم کو مہلت ملتی ہے کہ اپنی عافیت خراب کر لے۔)

☆ ظالم کی عمر کوتاہ ہوتی ہے۔(ظلم بہت دنوں تک نہیں رہتا۔)

☆ ظاہر اچھا' باطن برا۔(دیکھنے میں نیک' باطن برا۔)

☆ ظاہر رحمان کا' باطن شیطان کا۔(ظاہر اچھا' باطن خراب۔)

☆ ظاہرداری برتنا۔(دکھاوے کی باتیں کرنا۔)

☆ ظاہر کچھ' باطن کچھ۔(ظاہر میں اچھا اور باطن میں برا۔)

☆ ظاہر کی آنکھیں اور ہیں باطن کی آنکھ اور ہیں۔(دل کی سوجھ بوجھ، ظاہری آنکھ سے جدا ہے۔)

☆ ظاہر کی دنیا ہے۔(دکھاوٹ کی دنیا ہے۔)

☆ ظاہر کا نرم باطن کا سخت۔(دیکھنے میں دل موم ہے مگر سنگ دل ہے۔)

ع

☆ عاشق خالہ جی کا گھر نہیں۔(مشقت کا کام کرنا آسان نہیں ہے۔)

☆ عاقبت کے بورے سمیٹنا۔(بہت بوڑھا ہو کر مرنا۔)

☆ عالی ہمت صدا مفلس۔(سخی کے پاس صرف سخاوت ہوتی ہے۔)

☆ عذر بدتر از گناہ۔(گناہ کے بعد بہانہ اور بھی برا ہے۔)

☆ عراقی پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اُمیٹھے۔(زبردست پر قابو نہ چلا تو غریب کو پکڑ لیا)

☆ عرش پر چڑھانا۔(بڑا اعلیٰ درجہ دینا۔)

☆ عرش پر دماغ پہنچنا۔(اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنا۔)

☆ عشق و مُشک چھپائے نہیں چھپتے۔(عشق اور مشک کی خوش بوُ ظاہر ہوکر رہتی ہے۔)

☆ عصمت بی بی از بے چادری۔(نیکی، مجبوری سے کرنا۔)

☆ عطائے تو بہ بقائے تو۔(آپ کی چیز آپ کو مبارک۔)

☆ عطار کا شیشہ اور مداری کا پٹارا۔(عطار کی بوتل اور مداری کی پٹاری دونوں نا قابل اعتبار ہیں۔)

☆ عقدہ کھل جانا۔(بھید کھلنا۔)

☆ عقل بڑی یا بھینس۔(سمجھ اور تمیز اچھی چیز یا بھینس۔)

☆ عقل پر پردہ پڑ جانا۔(بے وقوف بن جانا۔)

☆ عقل کے پیچھے ڈنڈا لیے پھرنا۔(عقل کا دشمن ہونا۔)

☆ عقل کے توتے اڑ گئے۔(حواس باختہ ہو گیا۔)

☆ عقل کے گھوڑے دوڑانا۔(خیالی منصوبے باندھنا۔)

☆ عقل کے ناخن لو۔(ہوش میں آؤ۔)

☆ عقل ماری جانا۔(بے وقوفی کا کام کرنا۔)

☆ عقل مند کی دور بلا۔(دانش مند آفت سے بچ جاتا ہے۔)

☆ علت دھوئے دھائے جائے عادت کیوں کر جائے۔ (بیماری جاتی رہتی ہے مگر عادت نہیں بدلتی۔)

☆ عمر پٹا لکھوانا۔ (عمر بھر کا ٹھیکا لینا۔)

☆ عمر کا پیمانہ لبریز ہو جانا۔ (زندگی پوری ہو جانا۔)

☆ عورت اور ککڑی کی بیل جلدی بڑھے۔ (ککڑی اور لڑکی جلد جوبن لیتی ہے۔)

☆ عورت کی عقل گدی پیچھے۔ (عورت کو عقل بعد میں آتی ہے۔)

☆ عورت کی ناک نہ ہوتی تو گو۔ (عورت برائی کا اندازہ کر لیتی ہے۔)

☆ عیب کرنے کو بھی ہنر چاہیے۔ (برے کام کے کرنے کے لیے بھی ذہانت ولیاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔)

☆ عید کے پیچھے ٹرو۔ (تیوہار نکل جانے کے بعد خوشی منانا۔)

☆ عید کے پیچھے چاند مبارک۔ (وقت گزر جانے کے بعد کسی بات کا ذکر کیا جائے۔)

☆ عید کے چاند ہو جانا۔ (بہت کم نظر آنا۔)

☆ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ (دوسرے کے مذہب سے کیا واسطہ۔)

غ

☆ غرض باؤلی ہوتی ہے۔ (غرض آدمی کو دیوانہ بنا دیتی ہے۔)

☆ غرض کا باؤلا اپنی گاوے۔ (غرض مند اپنی ہی بات کرے ہے۔)

☆ غرض کے لیے گدھے کو باپ بنانا۔ (مطلب کے لیے غریب کی بھی خوشامد کرنا۔)

☆ غرض نکلی آنکھ بدلی۔ (غرض پوری ہونے پر پروا نہ کرنا۔)

☆ غرور کا سر نیچا۔ (مغرور ذلیل ہوتا ہے۔)

☆ غریب کی جورو سب کی بھابی۔ (غریب پر لہرا ایک کا بس چل سکتا ہے۔)

☆ غریب نے روزے رکھے دن بڑے آئے۔ (غریب کی ہر طرح شامت ہے۔)

☆ غصہ بڑا عقل مند ہوتا ہے۔ (غصہ مد مقابل کو دیکھ کر آتا ہے۔)

☆ غصہ بہت' طاقت تھوڑی' مار کھانے کی یہی نشانی۔ (کم زور کا غصہ' اسے مرواتا ہے۔)

☆ غصہ تھوک ڈالنا۔ (معاف کر دینا۔)

☆ غصہ میں بھر جانا۔ (نہایت خفا ہونا۔)

☆ غلامی کا خط' لکھ دینا۔ (غلامی قبول کر لینا۔)

☆ غلام اور چنے کو منہ نہ لگایئے۔ (غلام کو ڈھیل دینا اور چنے کھانے کی عادت نقصان دہ ہوتی ہے۔)

☆ غم غلط کرنا۔ (دل کو بہلانا۔)

☆ غیر کا سر کدو کے برابر۔ (پرائے سر کی کچھ قدر نہیں ہوتی۔)

☆ غیر بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کٹانا۔ (مخالف کے تھوڑے نقصان کے واسطے اپنا بڑا نقصان کرنا۔)

☆ غیرت کھا کے ڈوب مرنا۔ (غیرت کھانا۔)

ف

☆ فاتحہ نہ درود' کھا گئے مردود۔ (کمائی بلا مقصد ہی خرچ ہوئی۔)

☆ فاتحہ نہ درود، کھانے کو موجود۔ (مفت میں کھانے کو موجود۔)

☆ فاتحہ نہ درود' مر گئے مردود۔ (ظالم' لاولد مر گیا۔)

☆ فال کی کوڑیاں ملا کو حلال۔ (حیلے کی آمدنی پرہیزگار کو بھی جائز ہے۔)

☆ فالودہ کھاتے' دانت ٹوٹے' تو بلا سے۔ (بھلائی کو برائی سمجھتا ہے' تو سمجھتا رہے۔)

☆ فرشتوں کو خبر نہ ہونا۔ (کانوں کان خبر نہ ہونا۔)

☆ فرشتے دکھائی دینا۔ (قریب مرگ ہونا۔)

☆ فرشتے کے پر جلنا۔ (فرشتے کا دخل نہ ہونا۔)

☆ فرعون بے سامان۔ (فرعون کی طرح فسادی۔)

☆ فرنی فالودہ ایک بھاؤ نہیں ہوتا۔ (اعلیٰ ادنیٰ کی حیثیت یکساں نہیں ہوتی۔)

☆ فضل الٰہی ایک طرف، ساری خدائی ایک طرف۔(فضل ربانی کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔)

☆ فقیر اپنی کملی ہی میں مست ہے۔(غریب تھوڑے پر قناعت کرتا ہے۔)

☆ فقیر جاہل شیطان کا گھوڑا۔(جاہل فقیر پر شیطان مسلط رہتا ہے۔)

☆ فقیر کا پوت، چلن امیروں کا۔(غریب ہو کر امیرانہ وضع رکھے۔)

☆ فقیر کو کمل ہی دوشالہ ہے۔(غریب کو تھوڑی پونجی بھی بہت ہوتی ہے۔)

☆ فقیر کی جھولی میں سب کچھ۔(فقیر دل کا غنی ہوتا ہے۔)

☆ فقیر کی زبان کس نے کیلی ہے۔(فقیر چپ نہیں رہ سکتا۔)

☆ فقیر کو اپنی کملی ہی دوشالہ ہے۔(فقیر کو اپنی کملی ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔)

☆ فقیر کی صورت، سوال ہے۔(چہرے سے ہی محتاجی ظاہر ہوتی ہے۔)

☆ فقیری شیر کا برقعہ ہے۔(فقیری کے پردے میں کئی اللہ والے بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔)

☆ فلانے کی ماں نے خصم کیا بہت برا کیا،
کر کے چھوڑ دیا اور بھی برا کیا۔(ایک غلطی کا مداوا دوسری بڑی غلطی سے کرنا)

☆ فوج کا اگا، برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہے۔(فوج کا پہلا حملہ روکنا اور شادی کے بعد کا خرچہ بہت دشوار ہوتا ہے۔)

☆ فوج کی گاڑی اور آندھی کی پچھاڑی۔(فوج کا اگلا حصہ اور آندھی کا پچھلا حصہ زور شور کا ہوتا ہے۔)

☆ فنا فی اللہ ہونا۔(روح میں روح مل جانا۔)

ق

☆ قاضی جی پہلے اپنا آگا تو ڈھانکو، پھر کسی کو نصیحت کرنا۔(اپنی اصلاح کر کے دوسروں کو نصیحت کرنی چاہیئے۔)

☆ قاضی بہ رشوت راضی۔(رشوت دینے سے سب راضی ہو جاتے ہیں۔)

☆ قاضی جی بہتیرا ہرائی میں ہارتا ہی نہیں۔(ضد پر اڑے رہنا۔)

☆ قاضی جی دبلے کیوں' شہر کے اندیشے۔(دوسروں کے غم میں مرے جانا۔)

☆ قاضی جی کا پیادہ گھوڑے سوار۔(حاکم کا ملازم ہمیشہ جلدی میں ہوتا ہے۔)

☆ قاضی جی کی بکری مری' سارا شہر آیا' قاضی جی مرے کوئی نہ آیا۔(زندگی میں خوشامد اور مرے پر کوئی نہ پوچھے۔)

☆ قاضی جی کی لونڈی مری سارا شہر آیا، قاضی مرے کوئی نہ آیا۔(بڑے آدمی کی خوشامد زندگی میں ہوتی ہے، مرنے پر کوئی نہیں پوچھتا۔)

☆ قاضی جی کے مرے' شہر سونا نہ ہو۔(کسی کے نہ ہونے سے' کام نہیں رکتے۔)

☆ قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔(حاکم کے گھر کا ادنیٰ آدمی بھی سمجھ دار ہوتا ہے۔)

☆ قاضی کے موسل میں ناڑا۔(دانش مند کی کوئی عجیب حرکت۔)

☆ قاضی کی موئج۔(کسی کے ذمے ناحق کی کر لگ جائے۔)

☆ قاضی نیاؤ نہ کرے گا گھر تو آنے دے گا۔(فائدہ نہ ہوا تو کچھ نقصان بھی نہیں۔)

☆ قافیہ تنگ کرنا۔(پریشان کرنا۔)

☆ قبر پر قبر نہیں ہوتی۔(ادھار پر ادھار نہیں ملتا۔)

☆ قبر کا منہ جھانک کر آنا۔(مرمر کر بچنا۔)

☆ قبر کے مردے اکھاڑنا۔(پرانے جھگڑے نکالنا۔)

☆ قبر میں پاؤں' لٹکائے بیٹھنا۔(قریب مرگ ہونا۔)

☆ قبل از مرگ' واویلا۔(تکلیف سے قبل ہی شور و غل۔)

☆ قدر کھو دیتا ہے' روز کا آنا جانا۔(ہر وقت کا آنا جانا عزت میں کمی لاتا ہے۔)

☆ قدر نعمت بعد زوال۔(زوال کے بعد نعمت کی قدر ہوتی ہے۔)

☆ قرآن پر قرآن رکھنے کا کیا مضائقہ۔ (ہم مرتبہ باہم کہ اور کر سکتے ہیں۔)

☆ قرآن درمیان میں ہونا۔ (قرآن کی قسم ہونا۔)

☆ قرض دار چھاتی پر سوار۔ (قرض دار مقروض پر ہمیشہ مسلط رہتا ہے۔)

☆ قسائی کے کھونٹے سے بکری باندھنا۔ (بے رحم آدمی کے ساتھ لڑکی بیاہ دینا۔)

☆ قسائی کی گھاس کٹڑا کھا جائے۔ (زبردست کا مال، غریب اڑا لیے۔)

☆ قسائی کے کھونٹے سے بندھا۔ (ظالم کے قبضے میں ہے۔)

☆ قصائی کا سچا، کبھی نہ سچا۔ جو سچا، سو کچھا۔ (قصائی کی بات کا اعتبار نہیں۔)

☆ قصائی کی بیٹی دس برس میں بیٹا جنتی ہے۔ (اچھی خوراک سے بیٹی جلد جوان ہوتی ہے۔)

☆ قصائی کی گھاس کو کٹڑا کھا جائے۔ (زبردست کا مال غریب اڑا لے۔)

☆ قسمت کا پھیر۔ (تقدیر کا بگاڑ۔)

☆ قسمت کا دھنی۔ (خوش نصیب۔)

☆ قسمت کا لکھا، پورا ہونا۔ (بدقسمتی کا سامنا ہونا۔)

☆ قسمت کا لکھا! کوئی مٹا سکتا ہے۔ (قسمت کا ہونا، ہو کر رہتا ہے۔)

☆ قسمت کے بلیا، پکائی کھیر، ہو گیا دلیا۔ (بدنصیبی سے، کام بگڑ جاتا ہے۔)

☆ قصہ پاک کرنا۔ (جھگڑا طے کرنا۔)

☆ قہر درویش، بر جان درویش۔ (کمزور اپنا غصہ، اپنے آپ پر ہی نکالتا ہے۔)

☆ قینچی کی طرح زبان چلنا۔ (فر فر بولنا۔ جلد جلد زبان چلنا۔)

☆ قطرہ قطرہ ملے، دریا بنے۔ (دانے دانے سے انبار اور قطرے قطرے سے دریا بنتا ہے۔)

☆ قند لٹے کوئلوں پر مہر۔ (فضول کامیوں پر لاکھوں خرچ اور بے فضول پر کنجوسی کرے)

☆ قیامت کی بات ہے۔ (غضب اور تعجب کی بات ہے۔)

☆ قیامت کے بورے سمیٹنا۔(عرصہ دراز تک زندہ رہنا۔)

ک

☆ کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے۔(اچھی بری چیزیں ہر جگہ ہوتی ہیں۔)

☆ کاتا اور لے دوڑی۔(جلد باز۔)

☆ کاتک بات کا ہاتک۔(اس مہینے میں بات کرنے میں دن جاتا ہے۔)

☆ کاتنا تو آتا نہیں، لگی پونیاں بنانے۔(بے ہنر کام میں دخل دینا۔)

☆ کاتن بیٹھی دیا بلے، دن کھویا آلے بالے۔(صحیح وقت کھو کر بے وقت کام کرنا۔)

☆ کاٹے باڑھ نام تلوار کا
لڑے فوج، نام سردار کا۔(چھوٹوں کی کارکردگی سے بڑے نام پاتے ہیں۔)

☆ کاٹے کٹے نہ ٹالے ٹلے۔(کاٹے کٹے نہ مارے مرے یعنی نہایت سخت جان۔)

☆ کاٹھ کا الو۔(نہایت ہی بے وقوف۔)

☆ کاٹھ کی بھمبر۔(نہایت ہی بے وقوف عورت۔)

☆ کاٹھ کی مورتی اور چندن ہار۔(بدصورت کا بناؤ سنگھار کرنا۔)

☆ کاٹھ کی ہنڈیاں بار بار نہیں چڑھتی۔(جھوٹ بار بار نہیں چل سکتا۔)

☆ کاجل کی کجلوٹی اور پھولوں کا سنگار۔(بدصورت آدمی کا بناؤ سنگار کرنا۔)

☆ کاجل کی کوٹھری میں دھبے کا ڈر۔(بدنام جگہ جانے میں بدنامی ہے۔)

☆ کاجل (کالک) کی کوٹھڑی میں جو جائے گا اُسے ٹیکا لگے گا۔(بری جگہ جانے والا ضرور بدنام ہوگا۔)

☆ کاغذ سیاہ کرنا۔(غیر ضروری، نکمی باتیں لکھنا۔)

☆ کاغذ کی ناؤ۔(ناپائے دار۔)

☆ کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی۔(ناپائے دار چیز سے زیادہ دیر کام نہیں چلتا۔)

☆ کاغذ کی ناؤ پانی پر نہیں چلتی۔(کاغذ کی کشتی پانی پر نہیں بہتی۔)

☆ کاغذ کی ناؤ میں کون پار اترا؟ (کم زور سہارے کا اعتبار نہیں۔)

☆ کاغذ کی ناؤ کب تک بہے گی۔ (کم زور سہارا کب تک سہارا بنا رہے گا۔)

☆ کاغذ کے گھوڑے دوڑانا۔ (جا بجا خطوط بھیجنا۔)

☆ کال مارا سب جگ ہارا۔ (بھوکا ہر جگہ رسوا ہوتا ہے۔)

☆ کاغذ کے گھوڑے۔ (خطوط۔)

☆ کال کے ہاتھ کمان‘ نہ بوڑھا بچے‘ نہ جوان۔ (موت ہر ایک پر آنی ہے۔)

☆ کالا منہ کریل کے دانت۔ (سب باتیں بگڑی ہوئی۔)

☆ کالی بلی کالی رات مارنے والے تیری عمر دراز۔ (نرالی اور انوکھی بات کہنے پر۔)

☆ کالی بھلی نہ سفید، دونوں مارو ایک ہی کھیت۔ (موذیوں سے ایک سا سلوک کرو۔)

☆ کالے کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔ (شاطر سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔)

☆ کالے کے کاٹے کا نہ جنتر نہ منتر۔ (کالے کے کاٹے کا منتر نہیں یعنی فریبی سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں)

☆ کالا منہ‘ نیلے پاؤں۔ (اللہ تجھے غارت کرے۔)

☆ کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ (زبردست کے سامنے‘ کچھ پیش نہیں جاتی۔)

☆ کالے کی سی لہر آجاتی ہے۔ (کبھی کبھی جنوں چڑھ جاتا ہے۔)

☆ کالے کے منہ میں انگلی دینا۔ (جان بوجھ کر خطرہ مول لینا۔)

☆ کالک کا ٹیکا لگنا۔ (بدنام ہونا۔)

☆ کام پیارا ہے‘ چام نہیں۔ (انسان کی قدر‘ اس کے کام سے ہوتی ہے۔)

☆ کام دلھا دلھن ہی سے پڑتا ہے۔ (آپس کا معاملہ آپس میں ہی طے ہوتا ہے۔)

☆ کام نہ کاج‘ دشمن اناج۔ (کھانے کے سوا کوئی کام نہیں۔)

☆ کام کرے سپاہی نام ہو سردار کا۔ (کام کوئی کرے، نام کسی کا ہو۔)

☆ کام میں دھام، دہی میں موسل۔ (کام میں بے موقع دخل دینا۔)

☆ کان پر جو نہیں رینگتی۔(کوئی اثر نہیں ہوتا۔)

☆ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔(زیادہ شوروغل۔)

☆ کان پیارے تو بالیاں' جورو پیاری تو سالیاں۔(متعلقات سے بنانا ضروری ہوتا ہے۔)

☆ کانے چُوٹ کنونڈے بھینٹ۔(جس بات کا ڈر ہو وہ پیش آجاتی ہے۔)

☆ کانٹا سا کھٹکنا۔(برا لگنا۔)

☆ کانٹوں پر لوٹنا۔(تکلیف اٹھانا۔)

☆ کانٹے بونا۔(کسی کے ساتھ بدی کرنا۔)

☆ کانٹے بوئے ببول کے' آم کہاں سے کھائے۔(برے کاموں کا برا نتیجہ ہوتا ہے۔)

☆ کانڑا(کانا) مجھے بھائے نہیں کانڑے بن سُہائے نہیں۔(ایک شخص سے نفرت بھی کرتا اور اس کے بغیر رہ بھی نہ سکتا۔)

☆ کانڑے کی ایک رگ سوا ہوتی ہے۔(کانے میں شرارت زیادہ ہوتی ہے۔)

☆ کانڑے کے بیاہ کو سو سو جوکھوں۔(کانے کے بیاہ میں سور کا وٹیں۔)

☆ کانڑی کو کون سراہے،کانڑی کا باوا۔(اپنی بری چیز بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔)

☆ کان کا کچا۔(ہر بات پر یقین کر لینا۔)

☆ کان میں پھونکنا۔(ایسی بات کہنا جس سے دوسرا مغرور ہو جائے۔)

☆ کانوں پر ہاتھ رکھنا۔(لاعلمی ظاہر کرنا۔)

☆ کانوں میں رس پڑنا۔(لطف حاصل ہونا۔)

☆ کان ہونا۔(نصیحت ہونا۔)

☆ کانی انگلی پر نہیں موتنا۔(ذرا کام نہیں کرتا۔)

☆ کائیں کائیں کرنا۔(شور مچانا۔)

☆ کایا بڑی' کہ مایا۔(جان اچھی کہ مال۔)

☆ کایا پلٹ ہو جانا۔ (کچھ سے کچھ ہو جانا۔)

☆ کب بابا مریں گے، کب بیل بٹیں گے۔ (کسی بات کا بہت انتظار کرنا۔)

☆ کبھی رات بڑی' کبھی دن بڑا۔ (زمانہ ایک حالت میں نہیں رہتا۔ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی رات۔)

☆ کبھی گھوڑے کے دن بھی پھرتے ہیں۔ (کبھی بروں کا زمانہ بھی موافق ہوتا ہے)

☆ کبھی گھی گھنا، کبھی مٹھی بھر چنا۔ (کبھی دکھ کبھی سکھ۔)

☆ کبھی نہ دیکھا بوریا، سپنے آئی کھاٹ۔ (بے جا امیدیں۔)

☆ کبھی ناؤ گاڑی پر اور کبھی گاڑی ناؤ پر ہے۔ (زمانے میں ایسا بھی ہوتا ہے۔)

☆ کپڑا پہنیے جگ بھاتا، کھانا کھایئے من بھاتا۔ (لباس عام پسند اور خوراک اپنی پسند کی کھانے سے آدمی اچھا رہتا ہے۔)

☆ کپڑا نہ لتا' مسی ملے البتہ۔ (مفلسی میں زیب و زینت کرنا۔)

☆ کتاب کا کیڑا۔ (ہر وقت مصروف مطالعہ رہنا۔)

☆ کتا بھی دم ہلا کر بیٹھتا ہے۔ (صفائی انسان پر لازم ہے۔)

☆ کتا نہ دیکھے' نہ بھونکے۔ (دشمن نہ دیکھے' نہ للچائے۔)

☆ کتے تیرا منہ نہیں' تیرے سائیں کا منہ ہے۔ (تیرے بڑوں کا لحاظ ہے۔)

☆ کتا راج بٹھایا اور چکی چاٹنے آیا۔ (عادت مجبوری بن جاتی ہے۔)

☆ کتے خصّی میں کون پڑے۔ (جھگڑے میں پڑنے کی کیا مجبوری ہے۔)

☆ کتے کا کتا بیری۔ (ہم جنس کا ہم جنس دشمن ہوتا ہے۔)

☆ کتے کو گھی ہضم نہیں ہوتا۔ (کمینے آدمی کو حوصلہ نہیں ہوتا۔)

☆ کتے کی دم بارہ برس نلکی میں رکھی۔
پھر دیکھی تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی۔ (فطرت تربیت سے بھی نہیں بدلتی۔)

☆ کتے کی دم [illegible] پر بھی ٹیڑھی۔ (جبلت ہر کسی کی مجبوری ہے۔)

☆ کتے کی دم' موڑے پر بھی ٹیڑھی۔ (کج طبع' تربیت سے درست نہیں ہوتا۔)

☆ کتے کی سی پڑک اٹھنا۔ (بری بات کا دفعتہً خیال آجانا۔)

☆ کتیا چوروں سے مل گئی۔ (اپنے دشمن ہو گئے۔)

☆ کتے کی موت آتی ہے تو مسجد کی طرف بھاگتا۔ (از خود جوکھوں میں پڑنا۔)

☆ کٹی انگلی پر پیشاب نہیں کرتا۔ (ذراسی ہمدردی بھی نہیں کرتا)

☆ کچا دودھ سب نے پیا ہے۔ (غلطی انسان کا خاصا ہے۔)

☆ کچی کلی ٹوٹنا۔ (کم سنی میں مر جانا۔)

☆ کچی گولیاں کھیلنا۔ (ناتجربہ کار ہونا۔)

☆ کچی لکڑی' جدھر موڑو' ادھر مڑے۔ (بچپن میں تربیت کی جاسکتی ہے۔)

☆ کچے کچے دن۔ (حمل کے پہلے پانچ ماہ۔)

☆ کچی رینڈی دستر خوان کا ضرر۔ (نادان سے افشائے راز کا اندیشہ ہونا۔)

☆ کچی لکڑی جدھر موڑو مڑ جاتی ہے۔ (کم عمر بچے کو تعلیم دینا۔)

☆ کچھ تو خربوزہ میٹھا اور کچھ اوپر سے قند ملا۔ (حریص کی حرص میں اضافہ ہوا۔)

☆ کچھ دیا ہی آگے آگیا۔ (خیرات مصیبت سے بچاتی ہے۔)

☆ کچھ سونا کھوٹا' کچھ سنار بیٹھا۔ (دونوں میں بگاڑ۔)

☆ کچھ گیہوں نیلے' کچھ جندر ڈھیلے۔ (دونوں میں بگاڑ۔)

☆ کچھ گیہوں گیلے کچھ جانگر (چکی کے پرزے) ڈھیلے۔ (بہانہ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔)

☆ کچھ لوہا کھوٹا کچھ لوہار۔ (خطا سے خالی دونوں نہیں۔)

☆ کرتو ڈر نہ کر' تو بھی ڈر۔ (ہر حالت میں' اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔)

☆ کر جائے داڑھی والا' پکڑا جاوے مونچھوں والا۔ (وضع قطع' آدمی کو مشکوک بناتی ہے۔)

☆ کرسیوا' کھامیوا۔ (تواضع سے تواضع ہوتی ہے۔)

☆ کرگا (کھڈی) چھوڑی تماشا جائے ناحق چوٹ جولاہا کھائے۔ (اپنا کام چھوڑ کے اوروں کی ریس میں نقصان ہوتا ہے۔)

☆ کرے ایک پکڑے جائیں سب۔ (ایک شخص کی برائی سے پوری قوم پر حرف آتا ہے۔)

☆ کرے داڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا۔ (قصور کسی کا اور ملزم کوئی قرار پائے)

☆ کریلا اور نیم چڑھا۔ (بدمزاج کے مزاج کو دوسری بات نے ترقی دی۔)

☆ کڑوا تھوتھو' میٹھا ہپ ہپ۔ (بری چیز چھوڑ دینا اور اچھی چیز لے لینا۔)

☆ کڑھی کا سا ابال۔ (جلد اتر جانے والا غصہ۔)

☆ کڑھی میں کوئلا۔ (کچھ نقص)

☆ کس برتے' پر تتا پانی۔ (کسی حوصلے پر شیخی مارتے ہو۔)

☆ کس کی بکری' کون ڈالے گھاس۔ (سب اپنی چیز ہی کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔)

☆ کس کھیت کا بتھوا (کس کھیت کی مولی، تمہاری کیا حیثیت ہے۔)

☆ کسی سے سائی، کسی سے بدھائی۔ (ہر ایک سے وعدہ وعید۔)

☆ کسی کا گھر جلے' کوئی تاپے۔ (کسی کا نقصان ہو اور کوئی خوشی منائے۔)

☆ کسی کا ہاتھ چلے' کسی کی زبان۔ (ایک مارتا ہے' دوسرا گالی دے کر دل کی بھڑاس نکالتا ہے۔)

☆ کسی کے حق میں' کانٹے بونا۔ (کسی کے لیے برائی کرنا۔)

☆ کسی کے کھانے، کسی کی گائے۔ (فائدہ کسی سے اور تعریف کسی کی۔)

☆ کسی کے لتے لینا۔ (کسی کو تنگ کرنا۔)

☆ کسی نے منہ آرسی میں دیکھا کسی نے آئینہ میں۔ (یکساں بات کے لیے استعمال میں ہے۔)

☆ کیسی مسجد! کیسا مندر! سب کچھ دل کے اندر۔(سب کچھ دل میں ہے۔)

☆ ککڑی کے چور کو گردن نہیں مارتے۔(ادنیٰ قصور پر بڑی سزا نہیں دیتے۔)

☆ کل کے جوگی کندھے پر جٹا۔(محض بھیس بدلے ہوئے ہیں۔)

☆ کلا چلے ستر بلا ٹلے۔(کھانے پینے سے آدمی توانا تن درست رہتا ہے۔)

☆ کم بخت گئے ہاٹ، ترازو ملے نہ باٹ۔(بدنصیبی میں کام بگڑتا ہی ہے۔)

☆ کم بختی، جب آئے، اونٹ چڑھے کو کتا کاٹے۔(بدنصیبی میں ان ہونی ہو کر رہتی ہے۔)

☆ کم زور مار کھانے کی نشانی۔(زبردست ہمیشہ دبا رہتا ہے۔)

☆ کم کھائے، پھر غم نہ کھائے۔(کم کھالو غم نہ کرو۔)

☆ کمان سے نکلا تیر، منہ سے نکلی بات پھر نہیں پلٹتی۔(پہلے تولو پھر بولو۔)

☆ کمانی نہ پہیا، گاڑی جوت میرے بھیا۔(غربت میں انجانے کی باتیں۔)

☆ کمانے کو بھیڑ، کھانے کو شیر۔(نکمے آدمی کے لیے بولتے ہیں۔)

☆ کماؤ آئے ڈرتا، نکھٹو آئے لڑتا۔(نکھٹو دھونس سے گھر والوں کو دبانے کی کوشش کرتا ہے۔)

☆ کماؤ خصم کس نے نہ چاہا۔(جس سے فائدہ ہو وہی عزیز ہوتا ہے۔)

☆ کماوے ٹوپی والا، اڑلوے دھوتی والا۔(کمائے مسلمان اور اڑائے ندو۔)

☆ کماویں میاں خانخانان اڑاویں میاں فہیم۔(کمائے مالک اڑائے نوکر۔)

☆ کمر میں توشہ راہ کا بھروسا۔(روپے پیسے سے دل جمعی ہوتی ہے۔)

☆ کملی، جتنی بھیگے اتنی بھاری ہوئے۔(جھگڑے کو بڑھاؤ، بڑھے گا۔)

☆ کمھار پر بس نہ چلا، گدھیا کے کان اینٹھے۔(زبردست قابو میں نہ آئے تو غریب پر غصہ نکالنا۔)

☆ کمھار کہنے سے گدھے پر نہیں چڑھتا۔(مجبوری سے کوئی کام کرنا۔)

☆ کمینے سے خدا کام نہ ڈالے۔(کسی بد اصل سے پالا نہ پڑے۔)

☆ کنجڑے کی اگاڑی' قصائی کی پچھاڑی۔(ترکاری پہلے وقت اور گوشت آخیر وقت میں اچھا ملتا ہے۔)

☆ کنواری ارمان، بیاہی پشیمان۔(باوجود کامیاب ہونے کے کچھ نفع نہ اٹھانا۔)

☆ کنواری کھائے روٹیاں، بیاہی کھائے بوٹیاں۔(لڑکی بیاہ دینے کے بعد والدین پر اُس کا خرچ بڑھ جاتا ہے۔)

☆ کنواری کو سدا بسنت۔(آزاد اور مجرد کے لیے ہر وقت خوشی کا موقع ہے۔)

☆ کنواں بیچا ہے، کنویں کا پانی نہیں بیچا۔(بے جا حجت کا اظہار کرنا۔)

☆ کنویں پر گئے اور پیاسے آئے۔(نا امید لوٹنا۔)

☆ کنویں کی مٹی' کنویں کو لگتی ہے۔(آمدنی کے مطابق خرچ ہوتا ہے۔)

☆ کنویں کے پاس پیاسا جاتا ہے، کنواں نہیں جاتا۔(کسی چیز کا طالب خود اُس چیز کے پاس پہنچتا ہے۔)

☆ کنوڑی (احسان مند) بلی چوہے سے کان کترا وتی ہے۔(احسان مندی آنکھیں بند کرنے پر مجبور کرتی ہے۔)

☆ کوا ٹرٹراتا ہے، دھان پکتے ہی ہیں۔(دشمن کے برا چاہنے سے برا نہیں ہوتا۔)

☆ کوا چلا ہنس کی چال' اپنی بھی بھول گیا۔(اپنا آپ بھولنا' میں رسوائی اور ذلالت ہے۔)

☆ کوا ناک لے گیا، ناک کو نہیں دیکھتے، کوے کے پیچھے دوڑتے ہیں۔(معاملے کی تحقیقات کی بجائے جھوٹی بات کی پیروری کرنا۔)

☆ کوے کوسا کریں، کھیت پکا کریں۔(ناحق بد دعا کا اثر نہیں ہوتا۔)

☆ کوے کوستے سے کہیں ڈھور ڈنگر مرا کرتے ہیں۔(کسی کی ناحق بادعا سے کسی کا نقصان نہیں ہوتا۔)

☆ کوے کی گانڑ میں انار کی کلی۔(رنگ کالا اور سرخ لباس پہننے پر)

☆ کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا' گھر بار سب آپ کا ہے۔(زبانی ایثار دکھانا۔)

☆ کوٹھے چڑھ دیکھا، سب کا ایک ہی لیکھا۔(خانہ داری کے جھگڑے سب کے ہاں ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔)

☆ کودوں دے کر پڑھنا۔(کم خرچ کر کے پڑھنا' چنے دے کر پڑھنا۔)

☆ کودوں کا بھات کن بھاتوں میں، ممیا ساس کن ساسوں میں(دور کے رشتے کا کیا اعتبار۔)

☆ کورے استرے سے سر مونڈنا۔(تمام مال و متاع لوٹ لینا۔)

☆ کوڑی کوڑی کا محتاج۔(نہایت غریب۔)

☆ کوڑی کے تین تین بکنا۔(بے قدر اور ذلیل ہونا۔)

☆ کوڑی کے کام کا نہیں۔(نکما اور بے کار۔)

☆ کوڑی نہیں گانٹھ میں، چلے باغ کی سیر۔(غریبی میں بڑا دعویٰ کرنے پر بولتے ہیں)

☆ کوس نہ چلی' بابل پیاسی۔(کام شروع ہوتے ہی تھک جانا۔)

☆ کولھو کے بیل کو' گھر ہی کوس پچاس۔(غریب آدمی' گھر میں بھی مصیبت میں ہوتا ہے۔)

☆ جوب سا ورخت ہے جس کو ہوا نہیں لگتی۔(عیب اور تکلیف سے کوئی خالی نہیں)

☆ کونجڑی اپنے بیر کھٹے نہیں بتاتی۔(اپنی چیز کو کوئی برا نہیں کہتا۔)

☆ کوئلوں کی دلالی میں منہ کالا۔(برے کام میں پڑنے سے بدنامی ہوتی ہے۔)

☆ کوئی تن دکھی' کوئی من دکھی؛
دکھی سارا سنسار۔(دنیا میں کوئی سکھی نہیں۔)

☆ کوئی آنکھوں کا اندھا، کوئی پیسے کا اندھا۔(پڑھے لکھے بھی بے وقوف ہوتے ہیں)

☆ کوئی تولوں بھاری کوئی مولوں بھاری۔(ہر شخص اپنی حیثیت کے موافق عزت رکھتا

ہے۔)

☆ کوئی حال مست، کوئی مال مست۔ (کوئی غربت میں اور کوئی دولت میں مست ہے)

☆ کوئی کسی کی قبر میں نہیں پڑتا۔ (کسی کے بدلے کوئی دوسرا جان نہیں دیتا۔)

☆ کوئی مرے کوئی ملہار گائے۔ (مرنا، جینا ساتھ ساتھ ہے۔)

☆ کوئی نہیں پوچھتا کہ تیرے منہ میں کتنے دانت ہیں۔ (کسی قسم کا بھی خطرہ نہیں۔)

☆ کہاں راجا بھوج، کہاں گنگا تیلی۔ (دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔)

☆ کہاں رام رام کہاں ٹیں ٹیں۔ (ہر دو میں فرق ہے۔)

☆ کہتے کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔ (کہنے والے کو کون روکے۔)

☆ کہنے سے بات پرائی ہوتی ہے۔ (زبان سے نکلی بات پر اختیار نہیں رہتا۔)

☆ کہنے سے ضد سوا ہوتی ہے۔ (نافرمان سمجھانے سے چڑتا ہے۔)

☆ کہو دن کی، سنے رات کی۔ کہو کھیت کی، سنے کھلیان کی۔ (سوال کچھ، جواب کچھ۔)

☆ کہوں تو ماں ماری جائے، نہ کہوں تو باوا کتا کھائے۔ (دونوں میں خرابی کا ڈر ہے۔)

☆ کہے سے کوئی کنویں میں نہیں گرتا۔ (ہر ایک اپنا نیک و بد خوب سمجھتا ہے۔)

☆ کہے سے دھوبی گدھی پر سوار نہیں ہوتا۔ (ہر کوئی خود کا مختار ہے۔)

☆ کہیں اوس سے پیاس بجھتی ہے۔ (تھوڑی چیز، سب میں نہیں بٹتی۔)

☆ کہیں بوڑھے طوطے بھی پڑھتے ہیں۔ (بوڑھوں کا پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔)

☆ کہیں دائی سے بھی، پیٹ چھپتا ہے۔ (رازدار سے چھپانا ممکن نہیں۔)

☆ کہیں کی اینٹ، کہیں کا روڑا، بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ (بے جوڑ رشتہ داری یا بے ربط چیزوں کا ملاپ۔)

☆ کہیں ناخن سے بھی گوشت جدا ہوتا ہے۔ (اپنوں سے قطع تعلق کرنا مشکل ہوتا ہے۔)

☆ کہیں ہاتھوں کی لکیریں بھی مٹی ہیں۔ (تقدیر کا لکھا، نہیں ٹلتا۔)

☆ کیا بھیڑ کیا بھیڑ کی لات۔(بے اصل شے کی نسبت بولتے ہیں۔)

☆ کیا پدی' کیا پدی کا شوربا۔(اس کی بساط ہی کیا ہے۔)

☆ کیا درزی کا کوچ کیا مقام۔(آسانی سے جانا اور ٹھہرنا ہوتا ہے۔)

☆ کیا قاضی کی گدھی چرائی ہے۔(کیا قصور کیا کہ ڈریں۔)

☆ کیا کابل میں گدھے نہیں ہوتے۔(کابل کے گھوڑے مشہور تام گدھے بھی ملتے ہیں ،اچھے برے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں۔)

☆ کیا کرے گا دولہ جسے دے مولا۔(اللہ کی دین میں کسی کو اختیار نہیں۔)

☆ کیا گومتی کا پانی پیا ہے۔(اس شخص سے کہتے ہیں جو زمانہ بن کی باتیں کرے۔)

☆ کیا لعل لگے ہیں۔(کیا ایسے لعل لگے ہیں یعنی کون سی خوبی ہے۔)

☆ کیا مچھلیاں سڑی جاتی ہیں۔(کس بات کی جلدی پڑی تھی۔)

☆ کیا ننگی نہائے کیا نچوڑے۔(مفلس کے پاس کیا دھرا ہے۔)

☆ کیا اور کرنہ جانا میں ہوتی کو کرز دکھاتی۔(ہماری صلاح پر چلتے تو نقصان نہ ہوتا)

☆ کیسی مسجد کیسا مندر جو دیکھو وہ دل کے اندر۔(دل میں سب کچھ موجود ہے۔)

☆ کیسے میں نہیں کھل کی ڈلی، باز کا پھرے گلی گلی۔(مفلسی میں اترانا۔)

☆ کیوں اندھا نیوتا کیوں دو بلائے۔(بے وقوفی سے دگنا نقصان اٹھانا۔)

☆ کیوں کولر کا پیٹ پھڑواتا ہے۔(پوشیدہ عیوب کیوں ظاہر کراتا ہے۔)

☆ کیا ننگی نہائے گی اور کیا نچوڑے گی۔(مفلس' کچھ دینے کا نہیں ہے۔)

☆ کھیتی خصم' سیتی۔(دوسرے کے بھروسے پر کام مکمل نہیں ہوتا۔)

☆ کیوں کانٹوں میں گھسیٹتے ہو۔(کیوں شرمندہ کرتے ہو۔)

کھ

☆ کھال میں مست ہونا۔(غریبی میں مگن رہنا۔)

☆ کھا کے پچھتاتا ہے نہا کے نہیں پچھتاتا۔(نہانے سے بدن چست رہتا ہے۔)

☆ کھانا وہاں کھاؤ تو پانی یہاں پیو۔(کھانا وہاں کھاؤ تو ہاتھ یہاں دھوؤ یعنی آنے میں تامل نہ کرو۔)

☆ کھانے پر کھایا' پہلا بھی گنوایا۔(لالچ بری بلا ہے۔)

☆ کھانے کو بسم اللہ' کمانے کو استغفر اللہ۔(کھانے میں مستعد اور کام میں چور۔)

☆ کھانے کو شیر کمانے کو بکری۔(کھانے میں سب سے زیادہ اور کمانے میں سب سے کم)

☆ کھاوے بکری کی طرح' سوکھے لکڑی کی طرح۔(کھانے کا اثر نہ ہونا۔)

☆ کھائے تو منہ لال نہ کھائے تو منہ لال۔(جرم ہر صورت اُسی پر عائد ہو۔)

☆ کھائے کے گال اور نہائے کے بال نہیں چھپتے۔(خوش حالی اور بدحالی نہیں چھپتی۔)

☆ کھائیں تو گھی سے نہیں جائیں جی سے۔(ہو تو اچھا ہو نہیں تو بھوکا مرنا منظور ہے)

☆ کھر کھانسی، تیری دائی کے گلے میں پھانسی۔(عورتیں بچے کو بہلاتے وقت کہتی ہیں)

☆ کھرے کا کھوٹا، ایسے کو برابر ٹوٹا۔(نیکوں سے بدی کرنے والا ہمیشہ خسارے میں رہتا ہے۔)

☆ کھری مزدوری' چوکھا کام۔(نقد مزدوری سے کام اچھا اور جلدی ہوتا ہے۔)

☆ کھڑے گھاٹ' کپڑے دھلوانا۔(موقعے پر جا کر' کام نکلوانا۔)

☆ کھسیانی بلی' کھمبا نوچے۔(مطلوب حاصل نہ ہونے پر' دوسرے کو نشانہ بنانا۔)

☆ کھلائیے سونے کا نوالہ دیکھیے شیر کی نظر۔(اولاد کی تادیب کے موقعے پر بولتے ہیں)

☆ کھلائے کا نام نہیں۔رلائے کا نام ہے۔(بری بات فوراً گرفت میں آتی ہے۔)

☆ کھوٹا پیسا اور کھوٹا بیٹا بھی وقت پر کام آ جاتا ہے۔(اپنی نکمی اور ردی چیز ہی وقت پر کام آتی ہے۔)

☆ کھول کیر کھا ہریسہ۔(روپیا خرچنے سے ہی لطف اٹھایا جا سکتا ہے۔)

☆ کھیت پڑے کسائی۔(بن آئے کی ساری۔ ۔ ۔)

☆ کھیت کھائے گدھا، مار کھائے جولاہا۔(قصور کوئی کرے اور سزا کسی کو ملے۔)

☆ کھتی پاتی بھینسی اور گھوڑ بیت کا تنگ

اپنے ہاتھ سنوارے، چاہے لاکھ ہوں سنگ۔(کھیتی، چٹھی اور گھوڑے کے تنگ کو خود دیکھیے دوسروں پر انحصار کرنے سے دھوکا ہوتا ہے۔

☆ کھیتی رکھ باڑ کو، باڑ رکھے کھتی کو۔(ایک دوسرے کی محافظت کرتے ہیں۔)

☆ کھیسا میں نہیں کھل کی ڈلی' بانکا پھرے' گلی گلی۔(مفلسی میں اترانا۔)

☆ کھیل تماشوں کا میل ہے۔(خوب جوڑی ملی ہے۔)

☆ کھیل تماشوں کا مہینہ۔(غیر معین زمانہ بتانا۔)

☆ کِھل اڑکر' منہ میں نہ جانا۔(کوئی چیز نہ کھانا۔)

☆ کھیلِ کھیلِ ہو جانا۔(ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہونا۔)

گ

☆ گابھنی گابھ ڈالتی ہے۔(نہایت رعب اور دبدبہ ہے۔)

☆ گاڑی بھر آشنائی' نہ جو بھر ناتا۔(رشتہ داری' دوستی پر غالب رہتی ہے۔)

☆ گاڑی دیکھ کر پاؤں پھولتے ہیں۔(دوسروں کے سہارے پر چلنا۔)

☆ گاڑی کو دیکھ کر پاؤں پھولنا۔(سواری دیکھ کر' تھکنے لگا۔)

☆ گال پر گال چڑھنا۔(خوب موٹا تازہ ہونا۔)

☆ گال والا جیتے مال والا ہارے۔(زبان دراز کے آگے بھلے آدمی کو خاموش رہنا بہتر ہے۔)

☆ گالے ڈوبیں پتھر تریں۔(کمینہ کی عزت اور شریف کی ذلت۔)

☆ گانا رونا کسی کو نہیں آتا۔(ایسی باتیں سب جانتے ہیں۔)

☆ گانٹھ کا پورا' عقل کا اندھا۔(سستی چیز کو مہنگی خریدنے والا۔)

☆ گانٹھ کا دینا اور لڑائی کا مول لینا۔(روپیا قرض دے کر' لڑائی مول لینا۔)

☆ گانٹھ میں ''زر'' ہے تو ''نر'' ہے نہیں تو ''خر'' ہے۔(دولت ہے تو دانا ورنہ گدھا ہے۔)

☆ گانے والے کا منہ نہیں رہتا اور ناچنے والے کے پیر۔(آدمی عادت کے ہاتھوں مجبور ہوتا ہے۔)

☆ گاؤ بجاؤ کوڑی نہ پاؤ۔(ہزار خدمت کرو نفع کچھ بھی نہیں۔)

☆ گائے کا بھینس تلے بھینس کا گائے تلے کرنا۔(گائے کا بچھیا تلے، بچھیا کا گائے تلے کرنا یعنی جوڑتوڑ کرنے والا۔)

☆ گائے کو اپنے سینگ بھاری نہیں ہوتے۔(ماں باپ کو اولاد بھاری نہیں ہوتی۔)

☆ گٹھڑی حلال بقچہ حرام۔(بڑی چیز ہڑپ اور چھوٹی پر ایمان داری ظاہر کرنا۔)

☆ گدڑی میں لعل۔(نالائقوں میں لائق۔)

☆ گدڑی میں لعل نہیں چھپتا۔(بروں میں اچھا نہیں چھپتا۔)

☆ گدگدی دل میں ہونا۔(امنگ ہونا۔)

☆ گدگدایئے وہاں تک جہاں تک ہنسی آئے۔(مذاق وہیں تک اچھا جہاں تک ناگوار نہ گزرے۔)

☆ گدھا دھوئے سے بچھڑا نہیں ہوتا۔(کم ذات اچھے لباس سے شریف نہیں بن سکتا۔)

☆ گدھا کیا جانے زعفران کی بہار۔(بے وقوف آدمی عمدہ چیزوں کی قدر نہیں کرسکتا۔)

☆ گدھا گھوڑا ایک بھاؤ۔(اچھے برے سب برابر۔)

☆ گدھا مرے کمہار کا دھوبن ستی ہو۔(نقصان کسی کا اور روئے کوئی اور۔)

☆ گدھوں سے ہل چلیں تو بیل کیوں بسائیں۔(نادانوں سے بن پڑے تو ہنرمندوں کو کون پوچھے۔)

☆ گدھی بھی جوانی میں بھلی لگتی ہے۔(جوانی میں جوبن ہوتا ہے۔)

☆ گدھے پر کتابیں لادنا۔(احمق کو علم پڑھانا۔)

☆ گدھے پر سوار کرنا۔(بدنام کرنا۔)

☆ گدھے کا ماس کتے کے دانت۔(حرام مال حرام خور کو ہی راس آتا ہے۔)

☆ گدھے کو گل قند۔(گدھے کو پوری حلوا یعنی بے وقوف کو بلند مرتبہ۔)

☆ گدھے کو حلوا کھلا کر لاتیں کھانا۔(بروں سے بھلائی کر کے برائی پانا۔)

☆ گدھے کو گدھا کھجاتا ہے۔(احمق کی احمق ہی تعریف کرتا ہے۔)

☆ گدھے کو لات' آدمی کو بات۔(سمجھ دار کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔)

☆ گدھے کے سر سے سینگ' غائب۔(کسی چیز کا کوئی نشان نہ رہنا۔)

☆ گدھے کے کھلائے کا پاپ نہ پن۔(بیوقوف کے ساتھ بھلائی کرنا نہ کرنا برابر ہے)

☆ گدھے کے ہل چلوانا۔(آباد جگہ کو اجاڑ دینا۔)

☆ گرجتے ہیں' سو برستے نہیں۔(شیخی باز کی باتیں ہی ہوتی ہیں۔)

☆ گردن پر بوجھ ہونا۔(احسان میں رہنا۔)

☆ گردن پر خون ہونا۔(خون کا مجرم ہونا۔)

☆ گردن وہاں ماریئے جہاں پانی نہ ملے۔(برے سے برا سلوک کرنا چاہیے۔)

☆ گرگٹ کی دوڑ بٹورے تک۔(ہر شخص اپنے مربی پر بھروسہ کرتا ہے۔)

☆ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا۔(غصے کے مارے لال پیلا ہونا۔)

☆ گر گئے دانت' آم کھانے سے۔(انتہائی نازک۔)

☆ گرو گڑ ہی رہے اور چیلے شکر ہو گئے۔(شاگرد اساتذہ سے بڑھ گئے۔)

☆ گرہ کا دیجیے پر ضامن نہ ہوجیے۔(ضمانت کی مذمت میں بولتے ہیں۔)

☆ گرہ میں کوڑی نہیں اور بازار کی سیر۔(مفلسی میں امیرانہ وضع رکھنا۔)

☆ گڑ بھرا ہنسیا کھاتے بنے نہ اگلتے۔(کام کے کرنے اور نہ کرنے میں سخت دشواری کا

سامنا۔)

☆ گڑ سے جو مرے، تو زہر کیوں دیجیے۔ (کام نرمی سے نکلے، تو زہر کیوں دیا جائے۔)

☆ گڑ کھانا اور گلگلوں سے پرہیز کرنا۔ (تھوڑی بدنامی سے بچنا اور بڑی کی پروانہ کرنا۔)

☆ گڑ کھائے گی، تو اندھیری میں آئے گی۔ (نفع چاہیے تو تکلیف بھی برداشت کرنا پڑے گی۔)

☆ گڑیا کے بیاہ میں چیوں کی بیل۔ (جیسا دیکھنا ویسا برتنا۔)

☆ گڑے مردے اکھیڑنا۔ (پرانے فتنے جگانا۔)

☆ گزر گئی گزران، کیا جھونپڑی کیا مکان۔ (ہر حال میں خوش رہنا۔)

☆ گنج بے رنج نہیں۔ (دولت رنج سے حاصل ہوتی ہے اور ہمیشہ پریشان رکھتی ہے)

☆ گنجی پنہاری اور گوکھرو کا اینڈوا۔ (اپنی حقیقت سے بڑھ کر کام کرنا۔)

☆ گنجی کبوتری، محلوں میں ڈیرا۔ (نکمے آدمی کو بڑا مرتبہ مل جانا۔)

☆ گنجے کو خدا ناخن نہ دے، جو سر کھجائے۔ (کم ظرفوں کو اللہ حساب میں رکھے۔)

☆ گندم نما، جو فروش۔ (فریبی شخص۔)

☆ گندی بوٹی کا، گندا شوربا۔ (برے کام کا برا اثر۔)

☆ گنگا کس کی کھدائی ہے۔ (گنگا خدا نے ہی بنایا ہے۔)

☆ گنگا کے میلے، ہی چکی رہے کا کیا کام۔ (بے محل کا کوئی وقار نہیں ہوتا۔)

☆ گن گن کر آوے، ٹوٹا پاوے۔ (زیادہ احتیاط بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔)

☆ گنوار کا ہانسا توڑے پانسا۔ (احمق کا مذاق نقصان دہ ہوتا ہے۔)

☆ گنوار گنا نہ دے، بھیلی دے۔ (گنوار کم ٹوٹے کی جگہ، زیادہ ٹوٹا اٹھاتا ہے۔)

☆ گنی بوٹی نپا شوربا۔ (ہر بات میں حساب کیا جائے۔)

☆ گو کا کیڑا گو ہی میں خوش رہتا ہے۔ (جو شخص جیسی صحت میں پلا ہوتا ہے ویسی ہی صحبت اُسے راس آتی ہے۔)

☆ گودر گو، مرغی کا گھر۔ (سب سے خراب چیز کے واسطے استعمال میں ہے۔)

☆ گو میں ڈھیلا ڈالیں نہ چھینٹیں پڑیں۔ (شریر سے مقابلہ کریں نہ ذلت اٹھائیں۔)

☆ گو میں کوڑی گرے تو دانتوں سے اٹھا لے۔ (بخیل جو نجاست کی بھی پروا نہ کرے۔)

☆ گو نہیں چھی چھی۔ (خفیف سی ذلت و رسوائی۔)

☆ گوالن اپنے دہی کو کھٹا نہیں کہتی۔ (اپنی چیز کو کوئی برا نہیں کہتا۔)

☆ گود کا کھلایا، گود میں نہیں رہتا۔ (انسان ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہتا۔)

☆ گود میں لڑکا، شہر میں ڈھنڈورا۔ (چیز پاس اور تلاش آگے پیچھے۔)

☆ گودی میں بیٹھ داڑھی نوچے۔ (بے ادبی کا برتاؤ۔)

☆ گور پر گور نہیں ہوتی۔ (ایک جگہ دو کو نہیں مل سکتی۔)

☆ گوزِشتر (اونٹ کا پد) زمین کا نہ آسمان کا۔ (بے تکی بات کی نسبت بولتے ہیں۔)

☆ گوں (مطلب) نکل گئی آنکھ بدل گئی۔ (خودغرض دوست مطلب نکل جانے کے بعد بے مروتی کرے۔)

☆ گوندنیچیری اور ہی کھائیں زچہ رانی پڑی کراہیں۔ (تکلیف کوئی سہے فائدہ کوئی اٹھائے)

گونگے کا اشارہ گونگا ہی سمجھے۔ (جنس اپنی جنس سے میل رکھتی ہے۔)

☆ گونگے نے سپنہ دیکھا [illegible] ہی میں پچھتا [illegible] (بیان کرنا چاہے مگر نہ ہو سکے۔)

☆ گلہری کا پیڑ ٹھکانا۔ (ہر شخص اپنے آرام کی جگہ ہی پہنچتا ہے۔)

☆ گہنے کا تار تک باقی نہ ہوتا۔ (کسی قسم کا زیور نہ ہونا۔)

☆ گئے بیچارے روزے، رہ گئے نو اور بیس۔ (شروع ہو تو ختم ہو۔)

☆ گئے تھے نماز بخشوانے، روزے گلے پڑے۔ (لینے کے دینے پڑ گئے۔)

☆ گئے وہ دن، جب خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے۔ (بلند اقبالی کا دور بیت گیا۔)

- ☆ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔(جو موقع ہاتھ سے نکل جائے' پھر میسر نہیں آتا۔)
- ☆ گیا ہے سانپ نکل' اب لکیر پیٹا کر۔(موقع ہاتھ سے نکل گیا' اب سوائے پچھتائے کے کیا ہوگا۔)
- ☆ گیدڑ اوروں کو شگون بتائے' اپنی گردن کتوں سے تڑوائے۔(اپنی خبر نہیں اوروں کو شگون بتاتے ہیں۔)
- ☆ گیدڑ کی جمعداری اٹکی ہوئی ہے۔(خودساختہ ذمہ داری کچھ کرنے نہیں دیتی۔)
- ☆ گیدڑ کی شامت آتی ہے تو گاؤں کی طرف بھاگتا ہے۔(جب برے دن آتے ہیں' تو بری ہی سوجھتی ہے۔)
- ☆ گیدڑ کی کم بختی آئے' شہر کو بھاگا جائے۔(برے دن آئیں تو الٹی تدبیریں سوجھتی ہیں۔)
- ☆ گیدڑ کے کہنے سے بیر نہیں پکتے۔(امیدیں حسب خواہش بھر نہیں آتیں)
- ☆ گیلی لکڑی سیدھی ہوسکتی ہے۔(بچے کی تربیت آسانی سے ہوسکتی ہے۔)
- ☆ گیہوں کی بال نہیں دیکھی۔(باہر قدم نہیں رکھا۔)
- ☆ گیہوں کی روٹی کو فولادی پیٹ چاہیے۔(گندم کھانے سے فتور تو آئے گا۔)
- ☆ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔(زبردست کے ساتھ' کم زور بھی مارا گیا۔)

گھ

- ☆ گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا۔(جگہ جگہ کا سفر کرنا۔)
- ☆ گھاس کے گٹھے میں سوئی ڈھونا۔(بےکار کام کرنا۔)
- ☆ گھائی کی میری نوے کی تیری۔(خودغرضی کا اظہار کرنا۔)
- ☆ گھائل کی گت گھائل جانے۔(مصیبت زدہ کی حالت مصیبت زدہ ہی جانے۔)
- ☆ گھبرائی دومنی پھر پھر سہلے گائے۔(گھبراہٹ کے وقت عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔)
- ☆ گھر آئے کتے کو بھی نکالتے۔(وضع دار گھر آئے دشمن کو بھی تواضع کرتے ہیں۔)

☆ گھر آئے ناگ نہ پوجے' بانبی پوجن جائے۔ (گھر کی دولت چھوڑ' دوسری جگہ تلاش کو جائے۔)

☆ گھر بار تمہارا کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا۔ (جھوٹی باتوں سے بہلانے کی کوشش کرنا۔)

☆ گھر پھوٹے گنوار لوٹے۔ (گھر میں نااتفاقی ہو تو دوسروں کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔)

☆ گھر چلے کسی کا تاپے کوئی۔ (نقصان کسی کا ہو فائدہ کوئی اور اٹھائے۔)

☆ گھر سکھ تو باہر چین۔ (دل خوش ہو تو سب کچھ بھلا معلوم ہوتا ہے۔)

☆ گھر سے آئے ہیں سندیسا لائے ہیں۔ (مجھ سے زیادہ واقف حال نہیں ہو۔)

☆ گھر عید تو باہر بھی عید۔ (دل خوش ہو تو سب کچھ اچھا لگتا ہے۔)

☆ گھر کا آٹا کون گیلا کرے۔ (اپنی گرہ سے کون خرچ کرے۔)

☆ گھر کا باوا آدمی ہی نرالا ہے۔ (اس گھر کی ہر بات انوکھی ہے۔)

☆ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ (رازدار کی دشمنی' نہایت خطرناک ہوتی ہے۔)

☆ گھر کا جوگی جوگنا' ان گاؤں کا سدھ۔ (اپنے گاؤں میں ناقدری ہوتی ہے۔)

☆ گھر کر گھر کر ستر بلا سر دھر۔ (خانہ بسانا ستر بلاؤں کو دعوت دینا ہے۔)

☆ گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری۔ (گھر کی کم آمدنی باہر کی ساری سے اچھی ہے۔)

☆ گھر کی بیوی ہانڈنی گھر کتوں جوگا۔ (بیوی اِدھر اُدھر پھرے گی تو گھر میں کتے ہی پھریں گے۔)

☆ گھر کی پتلی باسی ساگ۔ (گھر میں مٹی کے برتن اور باسی ساگ باہر شیخی بگھارتا پھرے۔)

☆ گھر کی جلی' بن کو چلی' بن لگی آگ' بن بے چارہ کیا کرے' جو ہوں ایسے بھاگ۔ (بدنصیب' جہاں بھی جائے' بدنصیبی ساتھ جائے۔)

☆ گھر کی جورو کی چوکسی کہاں تک۔ (اپنے ہی گھر میں رہنے والے شخص کی نگہبانی کرنا

بہت مشکل ہے۔)

☆ گھر کی کھانڈ کرکری چوری کا گڑ میٹھا۔ (حلال چھوڑ حرام کی طرف متوجہ ہونا۔)

☆ گھر کی مرغی دال برابر۔ (گھر کی عمدہ چیز کی قدر نہ کرنا اور معمولی چیز سر پر اٹھانا۔)

☆ گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ۔ (اپنوں سے کم سلوک اور غیروں کی بہت خاطر۔)

☆ گھر گھر چولھے مٹیالے ہیں۔ (سب بدحال ہیں۔)

☆ گھر گھوڑا نخاس مول۔ (بے دکھائے کسی چیز کی تعریف کرنا۔)

☆ گھر ملتا ہے تو بر نہیں ملتا، بر ملتا ہے تو گھر نہیں ملتا۔ (بیٹیوں کے لیے اچھا رشتہ نہ ملنے پر کہتے ہیں۔)

☆ گھر میں آئی جوئے، ٹیڑھی پگڑی سیدھی ہوئے۔ (بیاہ ہوتے ہی سارے بل نکل جاتے ہیں۔)

☆ گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور باہر نیوتے ساتھ۔ (مفلس اپنی حیثیت سے بڑھ عالی حوصلگی دکھائے۔)

☆ گھر میں جورو کا نام بہو بیگم رکھ لینے سے کیا ہوتا ہے۔ (اپنی عزت اپنے منہ سے نہیں ہوا کرتی۔)

☆ گھر میں جورو کا نام ''لکشمی'' رکھ لینے سے کیا ہوتا ہے۔ (مفلس، نام بدلنے سے امیر نہیں ہوا کرتا۔)

☆ گھر میں جو شہد ہے تو بن کا ہے کو جائیں۔ (گھر میں سب کچھ ملے تو باہر جانے کی کیا ضرورت ہے۔)

☆ گھر میں دوا، ہائے میں مری۔ (گھر میں چیز موجود مگر بے خبری۔)

☆ گھر میں دھان نہ پان، بیٹی کو بڑا گمان۔ (مفلسی میں بلند خیالی۔)

☆ گھر میں نہیں دانے، بی بی چلی بھنانے۔ (مفلس کی شیخی بازی۔)

☆ گھر میں دیکھو چھلنی نہ چھاج، باہر میاں تیرانداز۔ (غربت میں شیخی بگھارنے والا)

☆ گھر میں سوت نہ کپاس، جولا ہے سے لٹھم لٹھا۔(بے بنیاد بات پر فساد کھڑا کرنا۔)

☆ گھر میں شیر باہر بھیڑ۔(گھر والوں پر بے جا رعب جمانا اور باہر بھیگی بلی بن جانا)

☆ گھر میں گھر، لڑائی کا ڈر۔(گھر میں گھر اچھا نہیں ہوتا۔)

☆ گھر نہ بار میاں محلے دار۔(بے جا شیخی بگھارنے والا۔)

☆ گھر والے کا ایک گھر، بگھرے کے سو گھر۔(بے گھر ہر گھر کو اپنا سمجھتا ہے۔)

☆ گھڑی بھر کی بے شرمی، سارے دن کا آرام۔(کام چور بہانا بنا ہی لیتا ہے۔)

☆ گھڑی پل کی آس نہیں، کون کہے کل کی بات۔(دم بھر کا بھروسا نہیں۔)

☆ گھڑی میں تولہ، گھڑی میں ماشہ۔(دم بھر میں کچھ سے کچھ۔)

☆ گھڑی میں گھڑیال ہے۔(گھڑی میں کیا کچھ ہو جائے' پتا نہیں!)

☆ گھوڑا اور پھوڑا جتنا رولوا اتنا ہی بڑھے۔(دونوں پر ہاتھ پھیرا جائے تو بہت بڑھتے ہیں۔)

☆ گھوڑا دانے گھاس سے آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا۔(گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے تو بھوکا مرے۔)

☆ گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے تو بھوکا مرے۔(معاملہ کی جگہ مروت برتنے سے نفع نہیں ہوتا۔)

☆ گھوڑا گھڑ سال ہی میں قیمت پاتا ہے۔(ہر چیز اپنی ہی جگہ قابل قدر ہوتی ہے۔)

☆ گھوڑا ملا تو کوڑا بھی مل جائے گا۔(بڑی چیز مل جائے تو چھوٹی بھی مل رہے گی۔)

☆ گھوڑوں کو گھر کتنی دور۔(کام کرنے والے کے لیے سب آسان ہے۔)

☆ گھوڑے کو اشارہ' گدھے کو لٹھ مار۔(پاپی مار' کھا کر بھی' مشکل ہی سے مانتا ہے۔)

☆ گھوڑے کو لات، آدمی کو بات۔(گھوڑے کو ٹانگ اور مرد کو بانگ یعنی نادان کو مار پیٹ مگر سمجھ دار کو اشارہ ہی کافی ہے۔)

☆ گھوڑے کو تنگ اور مرد کو بنگ۔(چست چالاک بنانے کے لیے اشارہ ہی کافی ہے)

☆ گھوڑے کی دم بڑھے، اپنی ہی مکھی اڑائے۔ (ہر شخص اپنی ترقی سے خود ہی فائدہ اٹھاتا ہے۔)

☆ گھوڑے گئے، گدھوں کا راج آیا۔ (عاقلوں کی جگہ احمقوں نے لے لی۔)

☆ گھوڑے گھوڑے لڑیں موچی کا زین ٹوٹے۔ (زبردستوں کی لڑائی میں کم زور ناحق نقصان اٹھاتا ہے۔)

☆ گھی جاٹ کا، تیل ہاٹ کا۔ (گھی زمین دار کے گھر سے تیل دکان دار کے ہاں سے خالص ملے۔)

☆ گھی سنوارے سالن، بڑی بہو کا نام۔ (لڑے فوج، نام سردار کا۔)

☆ گھی کہاں گیا، کھچڑی میں۔ (خرچ ہوا اور اپنے عزیزوں کے ہی کام آیا۔)

ل

☆ لات کا آدمی بات سے نہیں مانتا۔ (سرکش دباؤ سے ہی قابو میں آتا ہے۔)

☆ لاتوں کے بھوت، باتوں سے نہیں مانتے۔ (سرکش آدمی، پٹ کر ہی درست ہوتا ہے۔)

☆ لاٹھی ٹوٹے نہ باسن پھوٹے۔ (آسانی سے کام نکلے)

☆ لاٹھی کے ہاتھ مال گزاری بے باق۔ (سختی سے رقم جلد وصول ہوتی ہے۔)

☆ لاٹھی مارے، پانی جدا نہیں ہوتا۔ (ناخن سے گوشت جدا نہیں ہوتا۔)

☆ لاٹھی ہاتھ کی، جورو ساتھ کی۔ (لاٹھی ہاتھ کی بھلی اور جورو ساتھ کی بھلی۔)

☆ لاج کی آنکھ جہاز سے بھاری۔ (لحاظ والی آنکھ ہمیشہ جھکی رہتی ہے۔)

☆ لاچاری، پربت سے بھاری۔ (مجبوری، پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوتی ہے۔)

☆ لاد دے لدا دے، لادنے والا ساتھ دے۔ (اپنا ہر کام دوسروں پر ڈالنا۔)

☆ لارالیری کا یار، کبھی نہ اترے پار۔ (حیلے بہانے کرنے والا کبھی کام یاب نہیں ہوتا)

☆ لاکھ چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ (بے شمار گناہ کر کے اب توبہ کا ارادہ کیا۔)

☆ لاکھ ہاتھی لٹ گیا پھر بھی سوالاکھ ٹکے کا ہے۔(کنگال امیر غریب سے بہتر ہوتا ہے)

☆ لاگ لگی، تب لاج کہاں۔(عشق میں شرم و حیا کافور ہو جاتی ہے۔)

☆ لال پیارا تو اس کا خیال بھی پیارا۔(محبوب کی ہر بات پسند آتی ہے۔)

☆ لال گودڑ میں نہیں چھپتا۔(اچھی چیز چھپائے نہیں چھپتی۔)

☆ لالچ بری بلا ہے۔(حرص سب سے بڑی بیماری ہے۔)

☆ لالے پڑنا۔(فکر ہونا۔)

☆ لڈو کہنے سے، منہ میٹھا نہیں ہوتا۔(خالی باتوں سے کام نہیں چلتا۔)

☆ لڑاکا کے چار کان۔(لڑاکا عورت، لڑائی کا بہانہ تلاش کر لیتی ہے۔)

☆ لڑائی اور چھاچھ کا بڑھانا کیا۔(ان دونوں کا بڑھانا آسان ہے۔)

☆ لڑائی کا گھر ہانسی، روگ کا گھر کھانسی۔(لڑائی ہنسی مذاق سے اور بیماری، کھانسی سے شروع ہوتی ہے۔)

☆ لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے۔(لڑائی، اچھی چیز نہیں ہے۔)

☆ لڑتے کے آگے، بھاگتے کے پیچھے۔(جان بچانے کا صحیح گر۔)

☆ لڑکا جنے بیوی اور پٹی باندھیں میاں۔(تکلیف کوئی اٹھائے اور تکلیف کا اظہار دوسرا کرے۔)

☆ لڑکا روئے بالوں کو، نائی روئے منڈائی کو۔(ہر شخص اپنے دکھڑے روتا ہے۔)

☆ لڑکوں کا کھیل، چڑیوں کا مرن۔(نا سمجھ کے آگے، جان کی کچھ قدر نہیں۔)

☆ لڑکی! تیرا بیاہ کروں، کہا! میں کیسے کہوں۔(شرماتے ہوئے بھی، سب کچھ کہہ دینا۔)

☆ لڑکے کو منہ لگاؤ تو داڑھی کھسوئے۔(کمینہ منہ لگانے سے سر چڑھتا ہے۔)

☆ لڑکے کے پاؤں، پالنے میں پہچانے جاتے ہیں۔(پنگوڑے میں ہی، ہونہار بچہ پہچانا جاتا ہے۔)

☆ لشکر کی اگاڑی، آندھی کی پچھاڑی۔(دونوں بھاری ہوتی ہیں۔)

☆ لعل پیارا' تو اس کا خیال بھی پیارا۔ (یار کی بات' دل کو بھاتی ہے۔)

☆ لعل گودڑ میں نہیں چھپتا۔ (عمدہ چیز' چھپائے نہیں چھپتی۔)

☆ لکھا نہ پڑھا' نام محمد فاضل۔ (نام سے ہی کام چلانا۔)

☆ لکڑی کے بل' بندر ناچے۔ (ڈنڈے کے زور سے کام لینا۔)

☆ لکڑی مارے پانی جدا نہیں ہوتا۔ (رشتہ داری کسی کے بہکانے سے ختم نہیں ہوتی۔)

☆ لکھے موسا' پڑھے خود آ۔ (ایسی تحریر' جو کسی سے پڑھی نہ جائے۔)

☆ لکیر کا فقیر ہونا۔ (پرانی رسم کا پابند ہونا۔)

☆ لگا تو تیر' نہیں تو تکا۔ (نشانے پر بیٹھا تو تیر ورنہ تیر بھی تکا ہی ہے۔)

☆ لگی بری بلا ہے۔ (عشق بری بلا ہے۔)

☆ لگی تو روزی نہیں تو روزہ۔ (کمال مفلسی کا کنایہ۔)

☆ لنکا میں جو چھوٹا' سو باون گز کا۔ (بڑے اور چھوٹے سب فسادی۔)

☆ لنگڑی کٹو آسمان پر گھونسلا۔ (اپنی ہمت سے بڑھ کر کام کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔)

☆ لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا۔ (مفلسی میں مزے اڑانا۔)

☆ لوٹ کے موسل بھی بھلے۔ (مفت میں معمولی چیز بھی غنیمت ہے۔)

☆ لوٹ لائے، کوٹ کھائے۔ (مفت کے مال سے مزے اڑائے۔)

☆ لوٹ میں چرخہ بھی غنیمت ہے۔ (مفت میں جو ملے سو غنیمت)

☆ لومڑی کے شکار کو جایئے تو شیر کے شکار کا سامان کر لیجئے۔ (ہر کام کے لئے معقول بندوبست ہونا چاہیے۔)

☆ لونڈی اوروں کے پیر دھوئے، اپنے دھوتے لجائے۔ (اوروں کا کام کرنا اور اپنا کرنے میں شرمانا۔)

☆ لونڈی بن کر کمانا' بیوی بن کر کھانا۔ (مفلسی میں مزے اڑانا۔)

☆ لونڈی کو لونڈی کہا رو دی' بیوی کو لونڈی کہا ہنس دی۔ (شریف کی وضع داری قائم رہتی ہے۔)

☆ لوہا جانے لوہار جانے، دھونکنے والے کی بلا جانے۔ (جس سے معاملہ ہو وہی جانتا ہے۔)

☆ لیپا لیپا پھر دیکھا تو ہی کا لے۔ (محنت کی اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔)

☆ لینا نہ دینا باتوں کا جمع خرچ۔ (فضول وقت گزارنا۔)

☆ لینے کو مچھلی' دینے کو کانٹا۔ (لینے کے ہیں' دینے کے نہیں۔)

☆ لینے میں' نہ دینے میں۔ (بالکل بے تعلق۔)

م

☆ ماپا شوربا اور گنی بوٹیاں۔ (کھانے پینے کی چیزوں کی کمی۔)

☆ ہر ماتھے چاند، ٹھوڑی تارا۔ (انتہائی خوب صورت۔)

☆ مار پیچھے سنوارے (سختی سے ہی اصلاح ہوتی ہے۔)

☆ مارتے کا ہاتھ پکڑتے ہیں۔ روتے کا منہ نہیں پکڑتے۔ (مارنے والے کا ہاتھ پکڑا جاتا ہے۔ پیٹنے والے کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔)

☆ مارتے کے پیچھے، بھاگتے کے گاڑی۔ (انتہائی بزدل۔)

☆ مارنے والے سے بچانے والا بڑا ہے۔ (اللہ مہربان ہو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا)

☆ مار سے بھوت بھاگتا ہے۔ (مار کے آگے بھوت بھاگے یعنی مار کے آگے سرکشی جاتی رہتی ہے۔)

☆ ماروں گھٹنا' پھوٹے آنکھ۔ (مار کہیں پڑے اور درد کہیں ہو۔)

☆ مارے آپ' لگاوے تاپ۔ (حیلے رزق' بہانے موت۔)

☆ مارے اور رونے نہ دے۔ (زبردست فریاد بھی نہیں سنتا۔)

☆ مارے سے پلایا اچھا۔ (مارنے سے ڈرانا دھمکانا بہتر ہوتا ہے۔)

☆ ماس سب کوئی کھاتا ہے، ہڈی گلے میں کوئی باندھتا۔(بڑی چیز سے ہر کوئی بچتا ہے)

☆ ماس کھائے ماس بڑھے، گھی کھائے بل ہو۔
ساگ کھائے اوجھ بڑھے، بوتا کہاں سے ہو۔(گوشت کھانے سے گوشت، گھی کھانے سے طاقت اور ساگ کھانے سے پیٹ بڑھتا ہے مگر طاقت نہیں آتی۔)

☆ مال پر زکوٰۃ ہے۔(آمدنی پر خرچ ہے۔)

☆ مالِ عرب پیشِ عرب۔(اپنا مال اپنی ہی آنکھوں کے سامنے ہونا اچھا ہے)

☆ مال کا منہ کرتا ہے جان کا منہ نہیں کرتا۔(مال کے مقابلے میں عزت آبرو کی پرواہ نہیں کرتا۔)

☆ مال لٹے سرکار کا' مرزا کھیلے پھاگ۔(دوسروں کے مال پر عیش اڑانا۔)

☆ مال مفت' دل بے رحم۔(مفت کا مال' آدمی بے دریغ خرچ کرتا ہے۔)

☆ مال والا ہارے گال والا جیتے۔(حسن متاثر کرتا ہے۔)

☆ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔(بن پوچھے مشورہ دینے والا۔)

☆ مانگے کا تانگا' بڑھیا کی بارات۔(پرائے مال پر اپنا کام چلانا۔)

☆ مایا کو مایا ملے' کر کر لمبے ہاتھ تلسی داس' غریب کی کوئی نہ پوچھے بات۔(دولت ہی دولت کمانے کا ذریعہ بنتی ہے۔)

☆ ملا کی دوڑ مسجد تک۔(اپنی بساط کے مطابق۔)

☆ ملا کی ڈاڑھی تبرک ہی میں گئی۔(بے فائدہ ہی چلی گئی۔) بے فائدہ کام

☆ ملا کی ماری' حلال۔(بڑے آدمی کا برا کام بھی درست سمجھا جاتا ہے۔)

☆ ماں ایلی باپ تیلی، بیٹا شاہ زعفران۔(خاندان پر فخر کرنے والا کے لیے کہتے ہیں)

☆ ماں بیٹوں میں لڑائی ہوئی، بھوں نے جانا بیر پڑے۔(اپنوں کی ناراضی دیرپا نہیں ہوتی)

☆ ماں پستاری بھلی، باپ ہفت ہزاری نہ بھلا۔(باپ کی محبت سے ماں کی محبت زیادہ

ہوتی ہے۔)

☆ ماں پر پوت' پتا پر گھوڑا' بہت نہیں تھوڑا تھوڑا۔ (اولاد اپنے ماں باپ جیسی ہوتی ہے۔)

☆ ماں تیلن، باپ پٹھان، بیٹا دیکھو شاخ زعفران۔ (کمینے شیخی باز کے لیے کہتے ہیں)

☆ ماں ٹینی' باپ کلنگ' بچے نکلے رنگ برنگ۔ (دوغلے اور نالائق خاندان کی بری اولاد۔)

☆ ماں فرنگی باپ تنبور۔ (گانے بجانے والوں کا خاندان۔)

☆ ماں سے سوا چاہے' تو کٹنی۔ (والدہ سے زیادہ محبت کرنے والی مطلبی ہوتی ہے۔)

☆ ماں کے پیٹ سے لے کر کوئی نہیں آتا۔ (کام سیکھنے سے ہی آتا ہے۔)

☆ ماں کو نہ باپ کو جو بنے گی سو آپ کو۔ (ہر شخص اپنے کیے کا ذمہ دار ہے۔)

☆ ماں فقیرنی' پوت فتح خان۔ (کم حیثیت' مغرور آدمی۔)

☆ ماں کا پیٹ کمہار کا آوا' کوئی کالا' کوئی گورا۔ (ایک ماں کی اولاد ایک جیسی نہیں ہوتی۔)

☆ ماں مارے' بچہ ماں ہی پکارے۔ (بچہ ماں سے پٹے اور ماں ہی کہتا جائے۔)

☆ ماں مرے' خالہ جیے۔ (ماں اور خالہ میں کوئی فرق نہیں۔)

☆ مان نہ مان' میں تیرا مہمان۔ (ہم زبردستی' یہ کام کریں گے۔)

☆ مان کا پان' بہت ہوتا ہے۔ (عزت کے ساتھ تھوڑا ملنا بھی بہت ہوتا ہے۔)

☆ مانو تو ایشر نہیں تو پتھر۔ (اعتقاد سے ہی حرمت قائم ہوتی ہے۔)

☆ مایا' تیرے تین نام' پرسا' پرسو' پرس رام۔ (عزت اور نام وری سب کچھ دولت کی ہے۔)

☆ مایا کو مایا ملے کر کر لیے ہاتھ
تلسی داس تجھ غریب کی کوئی نہ پوچھے بات۔ (دولت ہی دولت کمانے کا ذریعہ بنتی

ہے۔)

☆ مت کر ساس برائی، تیرے بھی آگے جائی۔ (ساس، بہو کے ساتھ جیسا کرے گی، ویسا اس کی بیٹی کے ساتھ سسرال میں ہوگا۔)

☆ مٹی کا گھڑا بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں۔ (معمولی چیز بھی، دیکھ بھال کر لینی چاہیے۔)

☆ مٹی کا مادھو۔ (احمق۔)

☆ مجرد سب سے اعلا جس کے لڑکا نہ بالا۔ (مجرد سب سے اعلا جس کے سر نہ سالا یعنی کنوار سب فکر سے آزاد ہوتا ہے۔)

☆ مچھلی تو نہیں کہ سڑ جائے گی۔ (بیٹی مچھلی نہیں، جب کہیں اچھا جوڑ ملے گا بیاہ دیں گے۔)

☆ مچھلی کے جائے کو، تیرنا کون سکھائے۔ (خاندانی کام آدمی خود سے سیکھ جاتا ہے۔)

☆ محبت میں ڈوبی نظر۔ (قدر کی نگاہ سے۔)

☆ محل آیا جی محل آیا سر منڈی دو لونڈیاں
اسباب آیا جی اسباب آیا گلا ٹوٹی دو ہانڈیاں (جہیز پر طنز کرتے ہوئے۔)

☆ محمود کے رہے، مسعود کے انڈے دے۔ (رہنا کسی کے اور فائدہ کسی کو۔)

☆ مدعی سست، گواہ چست۔ (خود سست اور ساتھ والے ہوشیار۔)

☆ مرتا کیا نہ کرتا۔ (جس کی جان پر بنے، وہ سب تدبیریں کرتا ہے۔)

☆ مرتے کو مارے شاہ مدار۔ (مصیبت پر مصیبت آتی ہے۔)

☆ مرد مرے نام کو نامرد مرے کان کو۔ (بہادر نام کے لیے اور عامی روٹی کے چکر میں رہتا ہے۔)

☆ مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں، اپنا حلوے، انڈے سے کام۔ (خود غرض، اپنے مطلب کو پیش نظر رکھتے ہیں۔)

☆ مردے پر تین دن بھاری ہیں۔ (یہ سب کتاب کے دن ہوتے ہیں۔)

☆ مردے پر جیسے سو من مٹی ویسے ہزار من۔(مصیبت ہے تو جیسے تھوڑی ویسے بہت)

☆ مردے سے شرط باندھ کر سونا۔(بے فکر ہو کر سونا۔)

☆ مردے کو بیٹھ کر روتے ہیں اور روزی کو کھڑے ہو کر۔(غم روزگار سب سے بڑھ کر)

☆ مرغ بسمل کی طرح تڑپنا۔(سخت تکلیف میں ہونا۔)

☆ مرغ کی ایک ٹانگ۔(اپنی ضد پر اڑے رہنا۔)

☆ مرغ کے خواب میں دانہ ہی دانہ۔(جیسا خیال ویسا خواب۔)

☆ مرغ نہ ہوگا تو کیا اذان نہ ہوگی۔(مرغا بانگ نہ دے گا تو کیا صبح نہ ہوگی یعنی کسی کے نہ ہونے سے کام نہیں رکتا۔)

☆ مرغا ہضم بکری پر دم۔(چھوٹی چیز ہتھیانے کے بعد بڑی پر بھی نظر ہونا۔)

☆ مرغی جان سے گئی' کھانے والے کو مزہ نہ آیا۔(کوشش کی قدر نہ ہونا۔)

☆ مرغی کو تکلے کا گھاؤ بہت ہے۔(غریب کو تھوڑا نقصان بھی بہت ہوتا ہے۔)

☆ مرغی کی بانگ کون سنتا ہے۔(عورت کی بات کا اعتبار نہیں ہوتا۔)

☆ مرغی کی وہی ایک ٹانگ۔(اپنی ضد پر قائم رہنا۔)

☆ مر گئے مردود' فاتحہ نہ درود۔(برے کے ماتم میں کوئی شریک نہیں ہوتا۔)

☆ مرنے جائیں ملہاریں گائیں۔(آزاد منش کو مصیبت کی پروا نہیں۔)

☆ مرنے کو کیا ہاتھی گھوڑے جوتے جاتے ہیں۔(موت کسی وقت بھی آسکتی ہے۔)

☆ مری بھیڑ' خواجہ خضر کے نام۔(ناکارہ شے' خیرات میں دینا۔)

☆ مزاج عالی نہ تو شک نہ نہالی۔(مزاج امیرانہ میسر نہیں گدا و طاف بھی۔)

☆ مشعلچی اندھا ہوتا ہے۔(مشعلچی آپ ہی اندھا ہے یعنی دوسروں کو راہ نمائی اور خود گم راہی۔)

☆ مطلب کے واسطے گدھے کو باپ بناتے ہیں۔(غرض کے لیے ادنیٰ کی بھی خوشامد کرتے ہیں۔)

☆ مفت کی قاضی کو بھی حلال ہے۔ (مفت کی چیزوں میں حرام کا خیال نہیں رہتا۔)
☆ مفلس سے سوال حرام ہے۔ (مفلس کو تنگ کرنا مناسب نہیں۔)
☆ مفلسی میں آٹا گیلا۔ (مصیبت پر مصیبت۔)
☆ مقدر کے آگے کسی کی نہیں چلتی۔ (نوشتہ تقدیر اٹل ہے۔)
☆ مکر چکر کی کہانی آدھا تیل آدھا پانی۔ (دغل کی باتیں آدھی سچی اور آدھی جھوٹی ہوتی ہیں۔)
☆ مکھی مار بڑا چمار۔ (غریب کو دکھ دینے والا بڑا کمینہ ہوتا ہے۔)
☆ ملاحی کی ملاحی اور بانس کے بانس۔ (دہرا نقصان)
☆ ملکی کیا جانے پرائے دل کی۔ (امیر کو دوسرے کا احساس نہیں ہوتا۔)
☆ ملکی نہ کہے دل کی۔ (زمین دار دل کا بھید نہیں دیتا۔)
☆ من بھائے منڈیا بلائے۔ (من چاہیے منڈ ابلائے یعنی ظاہر میں انکار باطن میں رغبت۔)
☆ من بھر کا سر ہلائے، پیسا بھر کی زبان نہ ہلائے۔ (مغرور آدمی کے لیے کہتے ہیں)
☆ من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا۔ (دل صاف ہو تو خدا ہر جگہ ملتا ہے۔)
☆ من کے ہارے ہار ہے۔ من کے جیتے جیت۔ (حوصلے ہی سے کام بنتا ہے۔)
☆ منبر کو نہائے مسجد کو ڈھائے۔ (چھوٹی باتوں سے پرہیز اور بڑی پر دیدہ دلیری)
☆ منہ پر کہنا خوشامد ہے۔ (لیکن ہے یہ حقیقت۔)
☆ منہ پر کہے سو مونچھ کا بال۔ (عزیز ہی سچی بات جتلاتے ہیں۔)
☆ منہ چلے ستر بلا ٹلے۔ (کھانے پینے سے انسان توانا رہتا ہے۔)
☆ چومتے ہی گال کاٹا۔ (ابتدا ہی میں نقصان پہنچایا۔)
☆ منہ چھوٹا اور بات بڑی۔ (حقیر آدمی کا شیخی بگھارنا۔)
☆ منہ دیکھ، تھپڑ لگانا۔ (حیثیت دیکھ کر برتاؤ کرنا۔)

☆ منہ دیکھے کی سب کہتے ہیں، خدا لگتی کوئی نہیں کہتا۔(انصاف کی بات کوئی نہیں کہتا)

☆ منہ سے نکلی کوٹھے چڑھی۔(منہ سے نکلی ہوئی پرائی یعنی بات کہہ دینے کے بعد راز نہیں رہتی۔)

☆ منہ کا منہ میں ہاتھ کا ہاتھ میں نوالا رہ گیا۔(صدمے کی خبر سن کر دم بخود رہ گیا۔)

☆ منہ کی گئی جو لوٹی تو کیا کرے گا کوئی۔(جان بوجھ کر بے شرمی اختیار کرنا۔)

☆ منہ کھائے' آنکھ لجائے۔(احسان مندی' عاجزی کا سبب ہوتی ہے۔)

☆ منہ لگائی ڈومنی آوے بچوں سمیت۔(مہربانی سے سر پر چڑھنا۔)

☆ منہ لگائی ڈومنی' گاوے تال بے تال۔(زیادہ محبت سے گستاخ ہو جانا۔)

☆ منہ مانگی موت نہیں ملا کرتی۔(آدمی جو چاہتا ہے' وہ نہیں ہوا کرتا۔)

☆ منہ میں دانت' نہ پیٹ میں آنت۔(نہایت بوڑھا۔)

☆ منہ میں روٹی سر پر جوتی۔(بے عزتی' سے روٹی ملنے پر۔)

☆ منہ ہی منہ مارے اور توبہ توبہ پکارے۔(خود ہی سزا دے اور خود ہی توبہ توبہ کرے۔)

☆ موت کو پکڑا تو بخار پر راضی ہوا۔(موت نے پکڑا تو تپ کو راضی ہوا یعنی بڑی حقیقت پر گرفتار ہونے سے چھوٹی مصیبت قبول کرنا۔)

☆ موت کی گھڑی سر پر کھڑی۔(موت ہر وقت سر پر منڈلاتی رہتی ہے۔)

☆ موت نے گھر' دیکھ لیا ہے۔(مصیبت نے گھر کا راستہ دیکھ لیا ہے۔)

☆ موچی کے موچی ہی رہے۔(بدھو کے بدھو رہے یعنی جیسے تھے ویسے ہی رہے۔)

☆ موذی کا مال' سب کو حلال۔(شوم کا مال سب کے لیے روا ہے۔)

☆ موذی کو نماز چھوڑ کر ماریئے۔(موذی پہلے اور نماز بعد میں۔)

☆ مور ناچتا ناچتا جب اپنے' پاؤں دیکھتا ہے تو رو دیتا ہے۔(عیب چھوٹا بھی برا ہوتا ہے۔)

☆ مول سے بیاج پیارا ہوتا ہے۔(بیٹے کی نسبت' اس کی اولاد زیادہ عزیز ہوتی ہے۔)

☆ مولی اپنے پتوں سے بھلی معلوم ہوتی ہے۔(عورت بچوں سے بھلی لگتی ہے۔)

☆ مولی اپنے ہی پتوں بھاری۔(خود کا گزارہ بھی مشکل سے ہونا۔)

☆ مولی کے چور کو سولی۔(تھوڑے سے قصور پر سخت سزا۔)

☆ مونگ، موٹھ میں چھوٹا بڑا کون۔(برادری میں سب برابر ہیں۔)

☆ موئی بچھیا، برہمن کو دان۔(خیرات میں گھٹیا شے دینا۔)

☆ موئی کیوں؟ سانس نہ آیا۔(انسان کی زندگی، سانس چلنے تک ہے۔)

☆ موئی مائی ٹوٹی گائی۔(بزرگوں کے دم سے سارے رشتے ہوتے ہیں۔)

☆ موئے باپ کی بڑی بڑی آنکھیں بتانا۔(جس بات کا ثبوت نہ ہو اسے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا۔)

☆ موئے شیر سے جیتی بلی بھلی۔(طاقت ور مردے سے زندہ انسان بہر حال بہتر ہوتا ہے۔)

☆ موئے کی قبر اور جیتے کا گھر۔(ہر شخص کا ایک مقام ہے۔)

☆ مہاوٹ برسے، ساڑھی سرسے۔(موسم سرما کی بارش فصل کے لیے خوب ہوتی ہے)

☆ مہریں لٹیں، کوئلوں پر مہر۔(گنج لٹانا اور کم خرچے پر اڑ جانا۔)

☆ میا بارا مر گئے یہی دہریا کر گئے۔(مجھ بدنصیب کو بدمزاج کے ساتھ بیاہ گئے۔)

☆ میاں بیوی راضی، تو کیا کرے گا قاضی۔(تیسرے کا دخل، بے فائدہ ہوتا ہے۔)

☆ میاں پھریں لال گلال، بیوی کے برے احوال۔(میاں باہر چھیلا بنے پھریں اور گھر میں بیوی برے حالوں۔)

☆ میاں کا دم اور کواڑی کی جوڑی۔(بس دو ہی تو ہیں یعنی میاں دروازے کے دو کواڑ انتہائی غربت۔)

☆ میاں کماؤ، بیوی اڑاؤ۔(بیوی کی فضول خرچی۔)

☆ میاں کی داڑھی واہ ہی واہ میں گئی۔(بے جا تعریفیں دے کر فضول خرچ کرانا۔)

- ☆ میاں گھر نہیں، بیوی کو ڈر نہیں۔(نگرانی سے ہی کام کی روانی ہے۔)
- ☆ میاں کے میاں گئے، برے برے سپنے آئے۔(مصیبت پر مصیبت۔)
- ☆ میاں مٹھو پڑھو تو پڑھو، نہیں تو پنجرہ خالی کرو۔(کام کرو ورنہ چلتے بنو۔)
- ☆ میاں ناک کاٹنے کو، بیوی کہے مجھے نتھ گھڑا دو۔(میاں بیزار اور بیوی کے چونچلے۔)
- ☆ میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھوتھو۔(اچھا چیز لے لینا اور بری سے پرہیز کرنا۔)
- ☆ میٹھے سے مرے تو زہر کیوں دوں۔(نرمی سے کام نکلے تو سختی کیوں!)
- ☆ میٹھے کے لالچ میں جھوٹا کھاتے ہیں۔(فائدے کے لیے سخت مصیبت برداشت کرنا)
- ☆ میٹھی چھری، زہر میں بجھی۔(کلام میں نرمی، دل میں سختی۔)
- ☆ میرا باپ سخی تھا، پرائے بردے آزاد کرتا تھا۔(میں بھی باپ پر گیا ہوں جیسے دوسروں کے غلام آزاد کرتے تھے۔)
- ☆ میرا بیل منطق نہیں پڑھا۔(بھلے مانس اپنے کام سے سروکار رکھتے ہیں۔)
- ☆ میری بلی اور مجھے میاؤں۔(میرا زیردست، مجھے آنکھیں دکھائے۔)
- ☆ میری مرغی کی تین ٹانگ۔(اپنی چیز کی تعریف کرنا۔)
- ☆ میری میری آگے تیری تیرے آگے۔(ہاں میں ہاں ملانے والا۔)
- ☆ میرے لیے سوراجا کے نہیں اور راجا میرا منگتا۔(اپنی چیز پر گھمنڈ کرنا۔)
- ☆ میلے میں جھمیلا ہی ہوا کرتا ہے۔(مجموعے میں جھگڑا تو ہوتا ہے۔)
- ☆ میں بھروں سرکار کے، میرے بھرے سقہ۔(اوروں کا کام کرنا اور اپنا دوسروں پر ڈالنا)
- ☆ میں بھی رانی، تو بھی رانی۔کون بھرے گا گھر کا پانی۔(کاہل، کام کرنے سے جی چراتے ہیں۔)
- ☆ میں خوش، میرا خدا خوش۔(تیری خوشی میں، میں راضی ہوں۔)
- ☆ ''میں'' کی گردن پر چھری۔(بکری میں کرتی ہے اور ذبح ہوتی ہے۔)
- ☆ مینا جو ''میں نا'' کہے دودھ بھات نت کھائے۔

بکری جو "میں میں" کرے الٹی کھال کھنچائے۔(عاجزی میں بڑائی ہے۔)

☆ مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔(اپنی حیثیت سے بڑھ کر ناز' نخرے کرنا۔)

ن

☆ نات کا نہ گوت کا، بانٹا مانگے پوتھ کا۔(خواہ مخواہ کا رشتہ دار بننا۔)

☆ نٹ کا بچہ تو قلابازی ہی کرے گا۔(باپ کے پیشے کا اثر ہوتا ہے۔)

☆ ناتا سب سے ناتا۔(پشت قد مضبوط ہوتا ہے۔)

☆ ناج کی موج اگر برسے اسوج۔(جولائی اگست میں بارشیں ہوں تو فصل خوب ہوتی ہے)

☆ ناچ نہ جانے' آنگن ٹیڑھا۔(ناچ نہ جانے' صحن میں عیب نکالے۔) کام کرتا نہیں عیب نکالے۔

☆ ناچنے لگی' تو گھونگھٹ کیسا۔(بے شرم کو شرم کہاں۔)

☆ ناچے بامن دیکھے دھوبی۔(زمانے کی روش بدل گئی۔)

☆ ناخن سے گوشت جدا کرنا۔(رشتہ داروں میں پھوٹ ڈالنا۔)

☆ نادان دوست سے' دانا دشمن بھلا۔(نادان دوست اپنی نادانی سے نقصان پہنچاتا ہے۔)

☆ نادان کی دوستی' جی کا زیاں۔(بے وقوف کی دوستی میں سراسر خطرہ ہے۔)

☆ ناک ادھر کہ ادھر۔(ہر طرح مطلب' ایک ہے۔)

☆ ناک کاٹی مبارک، کان کاٹے سلامت۔(پرے درجے کے بے حیا کے متعلق بولتے ہیں۔)

☆ ناک کٹے پر ہاٹ نہ ہاٹے۔(کچھ ہو جائے پر ضد نہ جائے۔)

☆ ناک نہ کان' نتھ بالیوں کا ارمان۔(کم حیثیتی پر بھی' چاؤ۔)

☆ ناک نہ کان نتھ بالیوں کا ارمان۔(اپنے حیثیت سے بڑھ کر سوچنا۔)

☆ نا کرند برائی تو بھی کسی بہو جائی۔ (ہمارا معاملہ ایک جیسا ہے۔)

☆ ناک میں دم آنا۔ (تنگ ہونا۔)

☆ نام بڑا' درشن چھوٹے۔ (زیادہ مشہوری' حقیقت کم۔)

☆ نام بڑا اونچا کانوں سے بوچا۔ (خاندان کی بدنامی کا باعث ہے۔)

☆ نام بڑا یا دام۔ (نام وری دولت سے بہتر ہے۔)

☆ نام پیر کا' کھائیں مجاور۔ (دوسروں کے نام پر اپنا کام نکالنا۔)

☆ نامراد ہاتھی اپنے ہی لشکر کو مارتا ہے۔ (کم ہمت ماتحتوں کو ہی دباتا ہے۔)

☆ نائی خصم کرے' نواسا چٹی بھرے۔ (کرے کوئی' خمیازہ دوسرا بھگتے۔)

☆ نانی کے آگے ننھیال کی برائی۔ (ایک عزیز کے سامنے دوسرے عزیز وں کی برائی۔)

☆ نانی کے ٹکڑے کھائے' دادا کا پوتا کہلائے۔ (خرچ کسی کا اور نام کسی کا۔)

☆ ناؤ خشکی میں نہیں چلتی۔ (بغیر سخاوت' شہرت نہیں ہوتی۔)

☆ نائی کی برات میں سبھی ٹھاکر۔ (اپنی قوم میں ہر کوئی عزت دار ہے۔)

☆ نائی نائی بال کتنے، ججمان جی آگے آتے ہیں۔ (ابھی سامنے آنے کو ہے۔)

☆ نیا شوربا، گنی بوٹیاں م۔ (مفلسی کا دور دورہ ہے۔)

☆ نپوتی روئے پوتوں کو، سپوتی روئے بیٹوں کو۔ (بے اولاد اولاد کے لیے، اولاد والی روٹی کے لیے ناخوش ہے۔)

☆ نپوتے کا گھر سونا، مورکھ کا ہردا سونا۔ ولدری کا سب کچھ سُونا۔ (بے اولاد کا گھر، بیوقوف کا دل اور بدقسمت کا سب کچھ خالی ہوتا ہے۔)

☆ نت جنگی تیوہار کو ننگی۔ (بے سلیقہ عورت۔)

☆ نت کنوئیں کھودنا، نت پانی پینا۔ (جس قدر کمانا اسی قدر خرچ کر دینا۔)

☆ نت کی بیوی پدنی، اوروں کو دوش۔ (اپنا الزام دوسروں پر تھوپنا۔)

☆ نت کی دکھیا کرموں دوس۔ (تقدیر پر الزام۔)

☆ نٹ کا بچہ کلابازی ہی کرے گا۔(ہر کوئی اپنے پیشے کو خوب سمجھتا ہے۔)

☆ نٹنی بانس پر چڑھی تو گھونگھٹ کیسا۔(بے پردہ ہونے کے بعد پردے کی فکر فضول ہے۔)

☆ ندی تو کیوں غراتی ہے، میں پاؤں ہی نہیں دھوتا۔(غصے کیوں ہوتے ہو، ہمیں تم سے کوئی واسطہ نہیں۔)

☆ نشہ اس نے پیا خمار تمھیں چڑھا۔(امیر آدمی کے رشتہ داروں کا فخر کرنا۔)

☆ نظر پتھر میں تاثیر کرتی ہے۔(نظر بد کا اثر پتھر سی سخت چیز پر بھی ہوتا ہے۔)

☆ نفری میں نخرا کیا۔(واجبی حق دینے میں اِحسان نہیں ہوتا۔)

☆ نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔(بڑوں کے سامنے' چھوٹوں کی کچھ سماعت نہیں ہوتی۔)

☆ نکاحی نہ بیاہی، نہر وا(رشتہ کی بیماری) بہو کہاں سے آئی۔(خواہ مخواہ رشتہ دار بننے کے موقع پر۔)

☆ نکلا جیسے برے حوالوں۔(نکلا جیسے برے حوال یعنی رسوا شخص کی زندگی ذلت سے بسر ہوتی ہے۔)

☆ نکٹے کا کھائے اوچھے کا نہ کھائے۔(کمینے کا احسان مند نہ ہونا چاہیے۔)

☆ نکٹے کی ناک کٹی سوا گز اور بڑھی۔(بے عزت آدمی ذلت کو بھی عزت سمجھتا ہے۔)

☆ نکٹے کی ناک بھی نہ کٹے۔(بے عزت کی کیا بے عزتی۔)

☆ نکسیر بھی نہیں پھوٹی۔(ذرا بھی صدمہ نہیں پہنچا۔)

☆ نکلی ہونٹوں چڑھی کوٹھوں۔(منہ سے بات نکلی اور مشہور ہوئی۔)

☆ نکلے ہوئے دانت پھر اندر نہیں جاتے۔(راز افشا ہونے کے بعد چھپانا مشکل ہوتا ہے۔)

☆ نکھٹو کی جورو سدا ننگی۔(بے کار آدمی ہمیشہ مفلس رہتا ہے۔)

☆ نماز و چھڑانے گئے روزے گلے پڑے۔ (ایک کام سے بچنے کی کوشش میں دوسرا کام سونپ دیا گیا۔)

☆ ننگا ساٹھ کمائے، تیس کھائے۔ (مجرد کا خرچہ بہت کم ہوتا ہے۔)

☆ ننگا سب سے چنگا۔ (بے حیا بے لحاظ ہوتا ہے۔)

☆ ننگا کھڑا اجاڑ میں، ہے کوئی لتا لے۔ (مفلس سے کسی نے کیا لینا۔)

☆ ننگوں کو بھوکوں نے لوٹ لیا۔ (چالاک اور دغا دینے والے کی نسبت بولتے ہیں)

☆ ننگی کیا نہائے گی، کیا نچوڑے گی۔ (مفلس جی بڑا کرے، پر خرچ کیا کرے۔)

☆ ننھا سا منہ گز بھر کی زبان۔ (نادان کا بڑھ چڑھ کر باتیں کرنا۔)

☆ نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی۔ (ساری عمر گناہ کمائے اور آخر میں پرہیزگار بن بیٹھے۔)

☆ نوکر کے آگے چاکر، چاکر کے آگے کوکر، کوکر کے آگے پیش کارے، پیش کاروں کے آگے خدا کے مارے۔ (زیادہ نوکروں سے بدانتظامی بڑھ جاتی ہے۔)

☆ نو نقد، نہ تیرہ ادھار۔ (نقد کم، زیادہ ادھار سے بہتر ہے۔)

☆ نہ اپنی خوشی آئے، نہ اپنی خوشی چلے۔ (دوسرے کے پابند ہیں۔)

☆ نہ اساڑھ سوکھے نہ ساون ہرے۔ (ہر وقت ایک جیسی کیفیت۔)

☆ نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم۔ (کوئی امنگ باقی نہیں۔)

☆ نہ چڑھے گا نہ گرے گا۔ (نقصان کیوں کر مول لے گا۔)

☆ نہ خدا کا دیدار نہ محمد ﷺ کی شفاعت۔ (لادین شخص کے لیے بولتے ہیں۔)

☆ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ (جھگڑے والی چیز ہی ختم کر دو۔)

☆ نہ سانپ مرے، نہ لاٹھی ٹوٹے۔ (نقصان کے بغیر ہی کام بن جائے۔)

☆ نہ کتا دیکھے، نہ بھونکے۔ (دشمن سے بچنا چاہیے۔)

☆ نہ منہ سے بولے، نہ سر سے کھیلے۔ (بالکل چپ چاپ۔)

☆ نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری، رنگ بھی چوکھا آئے۔(خرچ کچھ نہ کرنا پڑے اور فائدہ خوب ہو۔)

☆ نئی جوانی، حماقت کی نشانی۔(جوانی میں حماقت کے کام ہو جاتے ہیں۔)

☆ نئی جوانی، مانجھا ڈھیلا۔(شروع جوانی اور اتنی بے ہمتی۔)

☆ نئی جوگن، کاٹھ کی مندری۔(شوق کی ہر چیز نرالی ہوتی ہے۔)

☆ نیا بانکا تاڑ کی تلوار۔(جوانی کی سب باتیں نرالی ہوتی ہیں۔)

☆ نیا پھل دانت تلے دشمن پاؤں تلے۔(دنیا پھل کھاتے وقت کہتی ہیں۔)

☆ نیا راج ڈھب ڈھب باج۔(حکومت نئی نئی اچھا کام کرتی ہے۔)

☆ نیا ملا مسجد کو دوڑ دوڑ جائے۔(ابتدا میں خوب چرچا ہوتا ہے۔) ابتدا میں کام کرنے کا شوق۔

☆ نیا نو دن، پرانا سو دن۔(نئی چیز جلد ہی پرانی ہو جاتی ہے۔ نئے کی قدر چند دن ہوتی ہے۔)

☆ نیا نوکر ہرن کے سینگ چرتا ہے۔(نیا نوکر ہرن مارتا ہے یعنی خو ۔ بہادری دکھاتا ہے۔)

☆ نیا نوکر شیر کا شکار کھیلتا ہے۔(نیا ملازم اپنے رسوخ کے واسطے چندر ۔وب کارگزاری دکھاتا ہے)

☆ نیت شب بخیر، نیت شب حرام۔(رات کے ارادے کی کچھ سند نہیں۔)

☆ نیچ ذات ایک نہ ایک اُدمار۔(کمینے سے کوئی نہ کوئی فساد ہوتا رہتا ہے۔)

☆ نیچے کی سانس نیچے، اوپر کی اوپر رہ جانا۔(ششدر رہ جانا۔)

☆ نیکی اور پوچھ پوچھ۔(نیکی کرنے میں پوچھنا کیسا۔)

☆ نیکی کر دریا میں ڈال۔(نیکی کر کے بھلا دینا چاہیئے۔)

☆ نیکی کی جڑ سدا ہری۔(نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔)

☆ نیکی نیک راہ بدی ایک راہ۔ (ہر ایک اپنے اچھے برے فعل کی سزا اور جزا ملتی ہے)

☆ نیل کی سلائی' آنکھوں میں پھیرنا۔ (اندھا کر دینا۔)

☆ نیم حکیم خطرہ جان۔ نیم ملا' خطرہ ایمان۔ (ناتجربہ کار انسان سے ہمیشہ نقصان پہنچتا ہے۔)

☆ نئے نو دام پرانے چھے دام۔ (نئی چیز کی قدر و قیمت زیادہ ہوتی ہے۔)

و

☆ واہ پیر علیا! پکائی کھیر' ہو گیا دلیا۔ (بنا بنایا کام بگڑ گیا۔)

☆ واہ میاں بانکے' تیرے گلے میں سو سو ٹانکے۔ (بے سروسامانی میں چھیلا بننے کی کوشش کرنا۔)

☆ واہ میاں کالے! خوب رنگ نکالے۔ (کیا خوب مکر و فریب کیا گیا ہے۔)

☆ وتر کے آگے سجدہ نہیں۔ (کسی کام کے حد سے متجاوز ہونے کے لیے کہتے ہیں۔)

☆ وقت آیا ہوا نہیں ٹلتا۔ (موت کے وقت میں تقدیم تاخیر نہیں ہوتی۔)

☆ وقت پر بھاگ جانا ہی مردانگی ہے۔ (موقع کے موافق ہی کام کرنا دانائی ہے۔)

☆ وقت پڑنے پر گدھے کو باپ بناتے ہیں۔ (مجبوری میں ادنیٰ درجے کے لوگوں کی بھی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔)

☆ وقت پیری' شباب کی یادیں۔ ایسی ہیں' جیسے خواب کی باتیں۔ (بڑھاپے میں جوانی کی یادیں ایسی ہیں۔ جیسے کوئی خواب دیکھا تھا۔)

☆ وقت نہیں رہتا' بات رہ جاتی ہے۔ (وقت گزر جاتا ہے مگر کسی کا سلوک یاد رہ جاتا ہے۔)

☆ وقت ہاتھ سے نہ دینا۔ (موقع نہ کھونا۔)

☆ ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے۔ (ہر قسم کے انسان کو اسی قسم کا [illegible] کی پہچان [illegible] ہے۔)

☆ ولی کے گھر' شیطان۔ (اچھوں کے گھر برے۔)

☆ وہ بھلا مانس کیسا! جس کے پاس نہیں پیسا۔ (روپے پیسے سے عزت دار بنتا ہے۔)

☆ وہ دن ڈوبا' گھوڑی چڑھیا کبا۔ (ایسا ہونا مشکل نظر آتا ہے۔)

☆ وہم کی دوا' تو لقمان کے پاس بھی نہیں۔ (وہم کا علاج تو لقمان جیسا حکیم بھی نہ کر سکا۔)

☆ وہی ڈھاک کے تین پات۔ (بے نتیجہ بات۔)

ہ

☆ ہاتھ سے کھلے تو دانت کیوں لگائے! (آسانی سے کام ہو جائے تو زور کیوں لگایا جائے۔)

☆ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ (ظاہر کی خوبی' کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی

☆ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا۔ (سخت اندھیرا ہے۔)

☆ ہاتھ کی لکیریں نہیں مٹتیں۔ (تقدیر' اٹل ہے۔)

☆ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ (بڑے آدمی کے سب ماتحت ہوتے ہیں۔)

☆ ہاتھ میں لانا پات میں کھانا۔ (انتہائی مفلسی۔)

☆ ہاتھوں کے طوطے اڑنا۔ (بدحواس ہونا۔)

☆ ہاتھی پھرے گاؤں گاؤں' جس کا ہاتھی' اسی کا ناؤں۔ (شئے' اصل مالک ہی کی ہوا کرتی ہے۔)

☆ ہاتھی کا بوجھ' ہاتھی ہی اٹھاتا ہے۔ (بڑا کام' بڑے حوصلے والے ہی کرتے ہیں۔)

☆ ہاتھی کی ٹکر' ہاتھی ہی سنبھالے۔ (بڑے کا مقابلہ' بڑا ہی کر سکتا ہے۔)

☆ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور' کھانے کے اور۔ (دنیا کے لوگ ظاہر میں کچھ' باطن میں کچھ ہیں۔)

☆ ہاتھی' گھوڑے بھاگ گئے' گدھا پوچھے کتنا پانی! (بڑے بڑے حوصلہ چھوڑ گئے اور ادنیٰ ہمت کی بات کرے ہے۔)

☆ ہاتھی نکل گیا' دم رہ گئی۔(تھوڑا سا کام رہ گیا ہے۔)

☆ ہاتھی لٹے بھی' تو بھی کہاں تک۔(امیر آدمی کتنا بھی لٹ پٹ جائے' لوگ پھر اس کی عزت کرتے ہیں۔)

☆ ہارے کو' ہتھیار۔(ہارا ہوا' ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہوتا ہے۔)

☆ ہانڈی نہ ڈوئی' سب پت کھوئی۔(مفلسی میں عزت بھی جاتی رہتی ہے۔)

☆ ہم بھی ہیں' پانچوں سوار دلی سے۔(اپنے آپ کو بڑوں میں شمار کرنا۔)

☆ ہم کس باغ کی مولی ہیں!(ہماری کیا حیثیت ہے؟)

☆ ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں۔(ہمارا کھائے اور ہمیں آنکھیں دکھائے۔)

☆ ہمارے گھر آؤ گے' تو کیا لاؤ گے' تمھارے گھر جائیں گے تو کیا کھلاؤ گے۔(انتہا کی خودغرضی۔)

☆ ہنستے ہی گھر' بستے ہیں۔(ہنستے ہی ہنستے' مراد ملتی ہے۔)

☆ ہندی کی چندی بتانا۔(بے فائدہ باتیں بتانا۔)

☆ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا۔(نہایت تیز رفتار ہونا۔)

☆ ہونٹ' چاٹنے سے پیاس نہیں بجھتی۔(تھوڑی امداد سے' کام نہیں چلتا۔)

☆ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔(فطین بچے کی شناخت گود میں ہی ہو جاتی ہے۔)

☆ ہیرے کی پرکھ' جوہری جانے۔(ہنر مند کی قدر' ہنر شناس ہی کر سکتا ہے۔)

ی

☆ یا بھینسا' بھینسوں میں'
یا قصائی کے کھونٹے پر۔(غریب' ہر جگہ غریب ہی ہے۔)

☆ یا تو ہنسا موتی چگے یا لنگن ہی کر جائے۔(عزت دار عزت کی روٹی کھائے گا۔)

☆ یا جائے ہزاری یا جائے بے زاری۔(میلے تماشے میں امیر آدمی جائے کہ کچھ خرید لائے یا فقیر جائے کچھ مانگ لائے۔)

☆ یاد بھلی بھگوان کی اور بھلی نہ کو۔

☆ راجا کی کرچا کری پر جا کہ تابع ہو۔(خدا کی یاد سب سے بہتر ہے جو راجا کی نوکری کرتا ہے سب اسکی تابع فرمانی کرتے ہیں۔)

☆ یارب تیری آس۔(اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسا نہیں۔)

☆ یار زندہ صحبت باقی۔(زندگی ہے تو پھر ملاقات ہوگی۔)

☆ یار کو کروں پیار خصم کو کروں سنگ سار۔(بدچلن کی سوچ۔)

☆ یار کی یاری سے کام اس کے فعلوں سے کیا کام!(دوستی کو دوستی سے غرض ہے۔)

☆ یاروں کی تو فقط مونچھیں ہی مونچھیں ہیں۔(ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔)

☆ یاری کریں سو باورے کر کے چھوڑیں کوڑھ۔

☆ یا تو ڑ نبھایئے یار ہیے اس سے دور۔(دل لگانا دیوانگی ہے۔ دوستی کر کہ نبھانا ہی چاہیے۔یا پہلے ہی دور رہنا چاہیے۔)

☆ یا سکھ نیند سو و یا مالا جپو۔(ایک وقت میں ایک ہی کام۔)

☆ یا سوئے جوگی ابدھوت، یا سوئے راجا کا پوت۔(جوگی اور راجا، بے فکری سے زندگی بسر کرتے ہیں۔)

☆ یاسین کا وقت آنا۔(نزع کا عالم۔موت کے بالکل قریب)

☆ یا کرے دردمند یا کرے غرض مند۔(دردمند یا غرض مند ہی ہمدردی کرتے ہیں۔)

☆ یا کسی کو کر رہے یا کسی کا ہو رہے۔(یا کسی کا مطیع ہو جائے یا کسی کو اپنا مطیع کرلے۔)

☆ یا کھائے گھوڑا یا کھائے روڑا۔(گھوڑے اور مکان پر خوب خرچ اٹھتا ہے۔)

☆ یا مارے ساجھے کا کام یا مارے بھادوں کا گھام۔(شراکت کا کام اور بھادوں کی گرمی دونوں نقصان دہ ہیں۔)

☆ یقین کے بندے ہوگے تو سچ مانو گے۔(مسلمان ہو تو ہماری بات میں شبہ نہ کرو گے۔)

☆ یک انگور صد زنبور۔(چیز تھوڑی خواہش مند بہت۔)

☆ یک پھری وصد عیب۔(بڑھاپا سو بیماریوں کے برابر ہے۔)

☆ یک انار' صد بیمار۔(ایک چیز کے بہت سے ضرورت مند۔)

☆ یک جان' دو قالب۔(نہایت گہرے دوست۔)

☆ یک نہ شد دو شد۔(ایک بلا تو تھی ہی دوسری اور پیچھے پڑی۔)

☆ یکے نقصان مایا و دیگرے شماتت ہمسایہ۔(اپنا نقصان اور خلق خدا کی ملامت۔)

☆ یوں بھی دیکھا' دوں بھی دیکھ۔(خوشی دیکھی اب غم بھی دیکھیے۔)

☆ یہ بات وہ بات ٹکا میرے دھیرے ہاتھ۔(ادھر اُدھر کی باتیں کر کے اپنا مطلب نکالنا)

☆ یہ بس کی گانٹھ ہے۔(بہت شریر آدمی ہے۔)

☆ یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی۔(یہ کام پورا ہوتا' دکھائی نہیں دیتا۔)

☆ یہ تین کانے اور یہ پوہ بارہ۔(ایک بے نصیب ایک نصیب۔)

☆ یہ ایک ٹانگ کھولو تو لاج وہ ٹانگ کھولو۔(دونوں طرح بدنامی ہوگی۔)

☆ یہ سنسار' کال کا کھاجا' جیسا گدھا ویسا ہی راجا۔(موت کے آگے چیونٹی اور ہاتھی برابر ہیں۔)

☆ یہ کسی نے بھی نہ پوچھا، تیرے منہ کے دانت ہیں۔(کسی کی کوئی آؤ بھگت اور خاطر تواضع نہ ہو۔)

☆ یہ گھٹنا کھولیں تو لاج وہ گھٹنا کھولیں تو لاج۔(ہر دو میں ذلت و رسوائی ہے۔)

☆ یہ منہ اور مسور کی دال۔(تم تو اس لائق نہیں۔)

☆ یہ وہ گڑ نہیں کہ چیونٹے کھائیں۔(یہ وہ گڑ نہیں کہ جو کھیاں کھائیں۔ یہ ہر ایک کو نصیب نہیں۔ یہ چیز ایسے ویسوں کے قابل نہیں۔)

☆ یہی گو یہی میدان۔(یہی وقت امتحان کا ہے۔)

☆ یہیں سے سلام کرتے ہیں۔(دور سے ہی سلام کرتے ہیں۔ اللہ اس سے بچائے۔)

☆......☆......☆

باب چہارم

متن کا لغات

لفظ	معنی	لفظ	معنی
آب	پانی، چمک۔	آتش زدگی	آگ لگنا
آدر	آؤ بھگت	آرسی	آئینہ
آس	امید	آسا	مانند
آشنائی	دوستی	آفت کا پرکالا	چالاک
آگ بگولا	سخت غصے میں	آمد	آنا
آنچ	آنا	آنچ	نقصان
آنگن	صحن	آنولے	ایک پھل جس کا اچار، مربہ ڈالتے ہیں
آوا	کمہار کا برتن، پکانے کا کھلا	ابد	ہمیشہ
ابن الوقت	مطلبی	اتم	عمدہ
اٹھکیلیاں کرنا	مذاق کرنا	اُجلا	صاف
ارزاں	سستی	استراحت	آرام
استفسار کیا	پوچھا	اشغلے	چٹکلے
اصیل	اچھی نسل کا	اعرابی	دیہاتی عرب
اکسیر	دھاتوں کو سونا بنانے والی دوا	اکارت	ضائع
الگنی	ڈوری جو کپڑے لٹکانے کے لیے باندھتے ہیں	انجھر	جادو کا بول

اندرائن	دھریک کا درخت	اندیشے	ڈر
اودھ	اودھ صوبہ، جس کا دارالحکومت لکھنؤ	اوکھلی	پتھر یا لکڑی کا دور
اونی	اون کا	لتر	اوچھا
اینٹھے	کسی کا مال دھوکا سے لینا		
باد	ہوا	باراں	بارش
باڑھ	تلوار کی دھار	باسن	برتن
باطن	دل	باغ باغ ہونا	خوش خوش ہونا
باگھ	چیتا، شیر	بال	شگاف
بالادستی	زبردستی	بالکنی	چھجا
بانبی	سانپ کا بل	بانکے	وضع دار سپاہی
باولا	پاگل	ببول	کیکر کا درخت
بٹا لگانا	عیب لگانا	بجر	پتھر، سخت
بخت	قسمت	بخیہ	ٹکا ٹاکا
بدلائی	تبدیلی	بدھ	کاتب تقدیر
بدھائی	خوشی کے گیت	بدھیا	بیل
بدیش	پردیس	برآمد ہونا	نکلنا
برتری	بڑائی	برخاست	جانا
برہمن	پنڈت	بروا	درخت
بسمل	زخمی	بکا	رونا، مٹھی بھر
بکائن	دھریک کا درخت	بل	طاقت

بَل	مروڑ	بِل	سوراخ
بلا	مصیبت	بلا تامل	بغیر سوچے
بلا تکلف	بے ساختہ	بلا رو رعایت	بغیر کسی رعایت کے
بلی	سوراخ	بنج	تجارت
بندی خانہ	قید خانہ	بندی	خادمہ
بیاج	سود	بوائی	معمولی زخم
بلیات	الا بلا	بے دریغ	بے سوچ بچار
بے ہنگم	غیر موزوں		
بھات	چاول	بھاڑ	دھار
بھاگ	قسمت	بھاگم بھاگ	دوڑتا ہوا
بھانت	طرح، قسم	بھان متی	مداری
بھس	بھوسا	بھنڈاری	گودام کا مہتمم
بھیتر	پوشیدہ، اندر	بھیلی	گڑ کی روڑی
پاپ	گناہ	پارسا	پرہیزگار
پانڈے	دان لینے والا	پت جھڑ	موسم خزاں
پتا	باپ	پٹی	چارپائی کی دونوں جانب کی بلی
پدڑی	چھوٹی چڑیا	پدمنی	خوبصورت عورت
پربت	پہاڑ	پرچا	پرکھ
پرند	پروں والے جانور	پری پیکر	خوب صورت
پریم	محبت	پس منظر	منظر کے پیچھے

پکھیرو	پرندہ	پنتھ	مذہب
پنچ	فیصلہ کرنے والے	پنچھی	پرندہ
پنہیاری	کہاری	پوُت	بیٹا
پوتنا	کوچی پھیرنا	پونی	کم مقدار
پیادے	لشکر	پیت	محبت
پیراک	تیراک	پیری	بڑھاپا
پیڑ	زرد	پیش کار	نوکروں کے آگے نوکر
پیشوا	رہنما		
پھاگ	ہولی کے کھیل تماشے	پتھر دل	سخت دل
پھوٹے	ٹوٹے	پھونس	گھاس
پھوئی	باریک بوند	پھینٹ	کمر کا پٹکا
تاثیر	اثر	تاخیر	دیر
تار	دھاگا	تازی	عربی گھوڑا
تال	سُر	تانا بانا	بُننا' تاروں کا بُننا
تناول	کھانا	تانت	سارنگی کا تار
تاؤ	گرمی	تبرک	تحفہ
تبسم	مسکراہٹ	تخم	بیج
ترت	جلدی سے	ترکش	تیردان
تعدّی	ظلم	تقدیم	پہل
تقصیر	غلطی	تکا	بے بھال کا تیر
تن	جسم	تولہ	بارہ ماشے، تھوڑا سا

تہذیب	شائستگی	تہمت	الزام
تیغ	تلوار	تیسا	اُسی طرح کا
تیشہ	بسولا		
تھان	اصطبل	تھِگلی	پیوند
ٹٹی کی آڑ	پردے میں	ٹر	شیخی
ٹکا	دو پیسے	ٹوڈی	خوشامدی
ٹوا	جماعت	ٹوم	زیور
ٹینی	دوغلی نسل	ٹس سے مس نہ ہونا	ذرا رحم نہ کھانا
ٹھاٹر	کبوتر خانہ، چھتری	ٹھاکر	دیوتا، جناب
ٹھالی	نکما، بے کار	ٹھیرے	برتن فروش، ٹانڈا
ٹھیکرا	ٹوٹا برتن	ٹھینگا	انگوٹھا، لاٹھی
جپنا	مالا پھیرنا	جِزبِز ہونا	آرزدہ ہونا
جگت	دنیا	جَل	بزرگ
جل	پانی	جُل	دھوکا
جمائی	منہ کھول کر سانس لینا	جمگھٹا	ہجوم
جان	پرکھ	جنجال	مصیبت
جندر	پن چکی	جوبن	جوانی
جورو	بیوی	جوگ	گیان دھیان
جونک	پانی کا کیڑا	جوئے شیر	دودھ کی ندی
جھمیلوں	بکھیڑوں		

لفظ	معنی	لفظ	معنی
چاکر	نوکر	چاکری	ملازمت
چام	چمڑا	چرند	چرنے والے جانور
چشم پوشی	نظر بچانا	چکما	دھوکا
چمار	چمڑا بنانے والا	چندن ہار	صندل کی لکڑی کا ہار
چندی	بال کی کھال	چنندہ	نہایت عمدہ
چوپٹ	چاروں طرف سے کھلا	چوڑ	برباد
چوکھا	زیادہ	چیتنا	برتن کو منقش کرنا
چیلا	شاگرد (ہندو)		
چھاچھ	لسّی	چھنال	خراب عورت
چھید	سوراخ	چھیلا	بانکا
حُسنِ اتفاق	اتفاقاً	حضر	قیام
حلقہ بگوشِ اسلام	مسلمان ہونا		
خار	کانٹا	خر	گدھا
خرانٹ	چالاک	خصم	مالک
خِضر	رہبر	خلق	مخلوق
دام	قیمت	دان	خیرات
دانتا	جھگڑا	دُبدھا	شش و پنج
دبدبہ	رعب	درند	چیرنے پھاڑنے والے جانور
درود	دعا سلام	دریاؤں	[illegible]
دستِ ستم	ظلم	دُگدا	تذبذب

دمڑی	ایک پیسا	دنگ	حیراں
دوام	ہمیشہ	دودھیل	دودھ دینے والی
دوشالہ	قیمتی چادر	دوشیزا	لڑکی
دہشت گردی	خوف زدہ کرنا	دیدہ	آنکھ
دیدے	آنکھیں	دیوانہ	پاگل
دیوانی	پاگل عورت	دیوقامت	پہلوان
دھن	خیال	دھیرا	صابر
دھیرا	آہستہ رو		
ڈائن	بلا	ڈفلی	چھوٹا ڈھول
ڈومنی	مراثن	ڈھاک	تین تین پتے کا درخت، جس پر ٹیسو پھول کھلتے ہیں
رادھا	کرشن جی کی ایک گوپی	راگ	سُر کی آواز
رام	سب میں رہنے والا، خدا	رام چندر	رام چندر جی ہندوؤں کا ساتواں اوتار
راؤ	راجا کا بیٹا	راون	لنکا کا راجا
راہزن	ڈاکو	رائی	سرسوں، ذرا سی
رتی	ذرا بھر	رشکِ بہشت	جنت
رفو چکر ہونا	بھاگ جانا	رکابی	چھوٹی پلیٹ
رَن	لڑائی	رنگے ہاتھوں	موقعے پر
روپ	رنگ	روح فرسا	ہیبت ناک
روزِ آفرینش	مخلوقات کی ابتدا کا دن		

زبان زدِ عوام	ہر ایک کی زبان پر ہونا	زجاج	شیشہ
زر	دولت	زردار	امیر
زرق برق	چمکیلا	زر و جواہر	مال و دولت
زعفران	کیسر، زرد رنگ کا خوشبودار پھول	زن	عورت
زنجیرِ عدل	انصاف کی زنجیر	زندہ در گور	جیتے جی مرنا
زود ہضم	جلدی ہضم ہونے والا	زہر آلود	زہر ملا
زین	کاٹھی		
ساجھا	حصہ دار	ساجے	شرکت کی
سادھ	پرہیزگار	سادہ لوح	بھولا بھالا
سادہ لوحی	سادگی	سانچ	سچ
ساودھان	چوکس	سبا	ایک قوم
سائی	بیعانہ، پیشگی	سائیس	گھوڑے کا خدمت گار
سبزہ زار	مرغزار، گھاس کا تختہ	سپولیا	سانپ کا بچہ
ستی	خاوند کے ساتھ مرنا	ستیاناس کرنا	تباہ و برباد کرنا
سجدہ ریز	سجدہ میں گرنا	سجھانا	جتانا
سرشت	عادت	سرکا	کھسکا
سُرگ باشی	جنات میں جانا	سرگرداں	آوارہ
سقا	ماشکی	سلیقہ	تمیز
سنجوک	میل	سندر	خوب صورت
سنسار	دنیا	سنگسار	پتھروں سے مار دینا

سنگی	ساتھی	سوانگ	کھیل
سُونا	ویران	سہج	آہستہ آہستہ
سیتا	راجا جنک کی بیٹی	سینکتی	سردی سے بچانا
سیخ پا ہونا	غصہ میں بھر جانا	سیلے	گیلے
سیوا	خدمت	سیوے	گرمی پہنچائے
شاطر	چالاک	شائستگی	خوش اخلاقی
شباب	جوانی	شُتر	اونٹ
شتربان	اونٹ پالنے والا	شحنہ	شہر کا محافظ
شروا	پتلا شوربا	ششدر	حیران
شگون	فال لینا	شلیتا	تھیلا
شوم	کنجوس	شہرہ	مشہوری
شیریں	میٹھا		
طرح دار	وضع دار	عافیت	خیریت
عبث	بے فائدہ	عجلت	جلدی
عزازیل	شیطان	عذر	بہانہ
عُسرت	تنگی	عشرت کدہ	عیش و عشرت منانے کی جگہ
عطار	عطر فروش	عظیم	بڑا
عقدہ	گرہ	عیادت	بیمار پرسی
عین وسط	درمیان میں		
فارسی	ایران	فارغ البال	آزاد، خوش حال
فراڈ	دھوکا	فراست	عقل مندی

فریفتہ	عاشق	فق	خوف سے رنگ پھیکا پڑنا
قافیہ	پیچھے چلنے والا	قالب	ڈھانچا
قبیح رسم	برا رواج	قدم بوسی	قدم چومنا، احتراماً
قصائی	قصاب کا پیشہ کرنے والا	قہر	غضب
قیاس	اندازہ		
کاٹھ	لکڑی	کاج	کام
کاج	بٹن کا سوراخ	کاجل	سرور
کال	چیزوں کی نایابی	کالا	ناگ
کائیاں	پختہ کار	کایا	حالت
کٹنی	چالاک عورت	کرم	مہربانی
کڑھ	تکلیف	کڑھے	تکلیف میں
کسب معاش	روزی کمانے کا ذریعہ	کسے	پرکھنا
کشن	مارنا	کشیدہ	زردوزی کا کام، ٹلّے کا کام
کلنک	داغ، دھبا	کمخواب	قیمتی کپڑا
کملی	چھوٹا کمبل	کمیشن	سرکاری طرف سے قائم کردہ جماعت
کنتھا	گلو	کنجڑا	سبزی فروش
کوتوالی	بڑا تھانہ	کوٹ	چاردیواری
کودوں	ایک قسم کا سخت غلہ	کوڑی	ادنیٰ وزن، دمڑی پائی
کوس	تین ہزار گز کی لمبائی	کوکھ	بطن
کوہستان	پہاڑی ملک	کہتر	کم

پروفیسر نذیر احمد تشنہ بنیادی طور پر تاریخ دان ہیں اور انہوں نے تاریخ کی کتابیں لکھ کر ہی شہرت حاصل کی ہے۔ 15 نومبر 1944ء کو نوشہرہ (بھمبر) میں پیدا ہوئے۔ ایم اے، ایم او ایل اور ایم ایڈ تک تعلیم حاصل کی اور امتحانات اعزاز سے پاس کئے۔ ان کی زندگی کی اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے علم کی تشنگی ہمیشہ محسوس کی اور اس کو سیراب کرنے کے لیے کتابیں پڑھتے گئے۔ امتحانات دیتے گئے اور کامیابیاں حاصل کرتے گئے۔ انہوں نے ملازمت کے دوران عالم اردو، فاضل اردو سے لے کر ایم اے اردو اور ایم اے تاریخ کے امتحانات پنجاب یونیورسٹی سے پاس کئے۔ ایم فل علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے اور پی ایچ ڈی جام شورو یونیورسٹی سے کی۔ اب تک ان کی بیس سے زیادہ کتابیں چھپ چکی ہیں۔

''اُردو ضرب الامثال'' میں نذیر احمد تشنہ نے نہ صرف اردو میں مستعمل ضرب الامثال جمع کر دی ہیں بلکہ بعض امثال کے پس منظر میں موجود واقعات کی حکایت یا حقیقت بھی بیان کر دی گئی ہے۔ اور آخر میں فرہنگ بھی شامل کر دیا ہے تاکہ منظر سے اوجھل ہو جانے یا استعمال میں کم آنے والے الفاظ کے مطالب و معانی واضح ہو جائیں۔ نیز ضرب الامثال کی الف بائی ترتیب نے قارئین کے مطالعے اور کتاب کے استعمال کو آسان بنا دیا ہے۔ عام ضرورت کی یہ کتاب تعریف و تحسین کے قابل ہے۔ بلاشبہ نذیر احمد تشنہ صاحب نے لمبے عرصے کے بعد نظر انداز کئے ہوئے اس اہم کام کی تجدید کی ہے، تو میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں.....

مقبول اکیڈمی۔ لاہور